

وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا  
(الحديث)

# خُطَبَاتِ قَاسِمِي

جلد پنجم

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی

مَكْتَبَةُ قَاسِمِيَّة

اے بلاک ۰ غلام محمد آباد ۰ فیصل آباد

اس کتاب کے جملہ حقوق مصنف کے ورثاء کے حق میں محفوظ ہیں کوئی صاحب  
بھی ورثاء کی اجازت کے بغیر اس کے کسی حصے کی اشاعت کی کوشش نہ کرے  
ورنہ ورثاء کو قانونی چارہ جوئی کا حق ہوگا۔

نام کتاب \_\_\_\_\_ خطبات قاسمی جلد پنجم  
مؤلف \_\_\_\_\_ مولانا محمد ضیاء القاسمی  
ناشر \_\_\_\_\_ مکتبہ قاسمیہ اے بلاک  
تاریخ اشاعت \_\_\_\_\_ مئی 2006  
مطبع \_\_\_\_\_ اصغر پریس، لاہور  
تعداد \_\_\_\_\_ گیارہ سو  
کتابت \_\_\_\_\_ قدرت اللہ فاروق ملکہ ہانس  
قیمت مجلد \_\_\_\_\_ ۱۳۰ روپے  
ملنے کا پتہ

ناظم مکتبہ قاسمیہ اے بلاک غلام محمد آباد، فیصل آباد

لاہور میں ملنے کا پتہ

مکتبہ قاسمیہ

۱۷، اردو بازار ۵ لاہور

فون: ۲۳۲۵۳۶

# جمعة المبارک رمضان

۳۔ اپریل ۱۹۹۳ء

بعد نماز جمعہ باذن اللہ و بنصرہ  
 خطبات قاسمی جلد پنجم کا آغاز کیا گیا۔  
 اللہ تعالیٰ  
 اپنے فضل و کرم..... اور  
 خصوصی نصرت سے مجھے  
 خطبات قاسمی..... جلد پنجم  
 کو مکمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## انتساب

شیخ العرب والعجم سیدی و مرشدی

حضرت مولانا

سید حسین احمد مدنی (قدس سرہ)

کے نام

جن کی نظر کی میا گرنے

اس ناچیز کو ذرے سے آفتاب بنایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

محمد ضیاء القاسمی

خطیب فیصل آباد

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	تقریر نمبر	نمبر شمار
5	انتساب		۱
17	پیش لفظ		۲
20	<u>مسئلہ توحید اور اس کی اہمیت</u>	تقریر نمبر ۱	۳
22	دعویٰ		۴
22	دلائل دعویٰ		۵
23	پہلی دلیل محکم		۶
31	شہادتِ خداوندی ثانی		۷
32	شہادتِ ثالث		۸
32	شہادتِ رابع		۹
32	شہادتِ خامس		۱۰
32	شہادتِ سادس		۱۱
32	اللہ کی شہادت ہی سب سے بڑی شہادت ہے		۱۲
33	فرشتوں کی شہادت		۱۳
34	توحید خداوندی پر انبیاء علیہم السلام کی شہادت		۱۴
34	خلاصہ تقریر		۱۵
36	<u>حضور ﷺ کی شانِ تطہیر</u>	تقریر نمبر ۲	۱۶
37	آپ کی طہارت پر قرآنی شہادت		۱۷
39	نبی کا ماحول پاک		۱۸
40	نبی کی ازواج پاک		۱۹

40	آیت تطہیر		۲۰
41	اصحاب نبی ﷺ کی طہارت		۲۱
43	شہر نبیؐ کی طہارت		۲۲
44	نبی کا شہر پاک		۲۳
47	<u>رفعت رسول کا بے مثال نظارہ</u>	تقریر نمبر ۳	۲۴
48	کلمہ طیبہ میں حضور ﷺ کا ذکر		۲۵
49	کلمہ شہادت میں حضور ﷺ کا ذکر		۲۶
	قرآن حکیم میں رفعت رسالت اور		۲۷
51	خدا اور رسول کے وصل و قرب کے جلوے		
	<u>ذکر رسول کے ساتھ ذکر اصحاب رسول کے</u>	تقریر نمبر ۴	۲۸
54	<u>ایمان افروز نظارے</u>		
56	گلدستے کا دوسرا پھول		۲۹
57	گلدستے کا تیسرا پھول		۳۰
57	گلدستے کا چوتھا پھول		۳۱
58	گلدستے کا پانچواں پھول		۳۲
59	گلدستے کا چھٹا پھول		۳۳
60	گلدستے کا ساتواں پھول		۳۴
62	گلدستے کا آٹھواں پھول		۳۵
63	گلدستے کا نوواں پھول		۳۶
64	گلدستے کا دسواں پھول		۳۷
64	گلدستے کا گیارہواں پھول		۳۸
65	گلدستے کا بارہواں پھول		۳۹
66	گلدستے کا تیرہواں پھول		۴۰

66	گلدستے کا چودھواں پھول		۴۱
67	گلدستے کا پندرہواں پھول		۴۲
67	گلدستے کا سولہواں پھول		۴۳
69	درو میں صحابہؓ کی سنگت		۴۴
	<u>صحابہ کا عمل</u>	تقریر نمبر ۵	۴۵
70	<u>خدا اور رسول کا عمل قرار پایا</u>		
72	خدا کا فعل صحابہ کا فعل		۴۶
74	صدیق کی نصرت خدا کی نصرت		۴۷
75	اصحاب رسول کی نصرت خدا کی نصرت ہے		۴۸
76	نبی کے لئے اللہ کی ذات اور صحابہ کی ذات کافی ہے		۴۹
76	صحابہؓ کے دشمن خدا کے دشمن		۵۰
77	صحابہؓ سے مذاق خدا سے مذاق ہوگا		۵۱
	صحابہؓ کے خلاف جو کوئی جیسا کہے گا اللہ تعالیٰ سے ویسا ہی		۵۲
78	سنے گا		
79	خدا دنیا اور آخرت میں صحابہ کا دوست ہوگا		۵۳
79	صحابہؓ جنتی ہوں گے		۵۴
80	صحابہؓ جنت میں مرضی کی زندگی گزاریں گے		۵۵
81	<u>عقیقہ کرنا سنت رسول ﷺ ہے</u>	تقریر نمبر ۶	۵۶
83	عقیقہ ہا ورار شادات رسول ﷺ		۵۷
83	ارشاد مصطفیٰ ﷺ		۵۸
84	ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے		۵۹
85	عقیقہ میں کتنے جانور ذبح کئے جائیں		۶۰
86	کتنے بکرے دیئے جائیں		۶۱

86	حضور ﷺ نے حسنینؓ کا عقیدہ کیا	۶۲
87	اہل الحدیث علماء کا فتویٰ	۶۳
88	<u>سیرت سیدہ زینب بنت رسول ﷺ</u>	تقریر نمبر ۷ ۶۴
89	سیدہ زینبؓ کا نکاح	۶۵
89	بچیوں میں اسلام لانے میں پہلا نمبر	۶۶
	مشرکین کا ناپاک منصوبہ	۶۷
91	ابی العاص کو طلاق دینے کی ترغیب	۶۸
91	حضور ﷺ کو ابی العاص کی یہ ادا پسند آئی	۶۹
	جنگ بدر کے دو قیدی اور	۷۰
92	حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہار	
93	محبت رسول محبت خاوند غالب آگئی	۷۱
94	حضرت زینبؓ پر مدینہ کے راستے میں حملہ	۷۲
94	بیٹی نبی کی نظر میں	۷۳
96	اولاد سیدہ زینبؓ	۷۴
96	بچے کو رسول اللہ نے گود میں لے لیا	۷۵
97	علی بنت زینبؓ	۷۶
98	امامہ بنت زینبؓ	۷۷
98	امامہ کو نبوت کا انعام	۷۸
99	سیدہ زینبؓ کی وفات	۷۹
99	سیدہ زینبؓ کا اعزاز	۸۰
100	پیغمبر کی ہر چیز مبارک	۸۱
100	سیدہ زینبؓ کا جنازہ حضورؐ نے پڑھایا	۸۲
101	قبر زینبؓ میں حضورؐ خود اترے	۸۳

103	سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ	تقریر نمبر ۸	۸۴
104	حضرت عثمانؓ کو داماد ہونے کا شرف و اعزاز		۸۵
105	سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کا عظمت عثمانؓ پر اظہار خیال		۸۶
105	علیؓ کی گواہی		۸۷
106	قریشی عورتوں کا ترانہ		۸۸
106	سیدہ رقیہ کو دو ہجرتوں کا اعزاز		۸۹
107	رسول اللہ کی بیٹی کی یاد		۹۰
107	ملا باقر مجلسی کی تائید		۹۱
108	حبشہ سے واپسی		۹۲
108	دو ہجرتیں		۹۳
108	سیدہ رقیہ کے دو بچے		۹۴
109	حضور ﷺ سیدہ رقیہ کو ہدیہ بھیجتے تھے		۹۵
109	حضرت عثمانؓ حضور ﷺ کو ہدیہ بھیجتے تھے		۹۶
110	حضرت عثمانؓ کے لئے دعاء		۹۷
111	حضرت رقیہ کی بیماری		۹۸
111	سیدہ رقیہ کی وفات		۹۹
112	حضرت فاطمہؓ کا گریہ		۱۰۰
	مدینہ شریف میں صحابہ کرامؓ کی جماعت سے پہلے شخص عثمانؓ		۱۰۱
113	بن مظعون میں جنہوں نے انتقال فرمایا		
114	سیدہ ام کلثومؓ بنت رسول اللہ ﷺ	تقریر نمبر ۹	۱۰۲
115	سیدہ ام کلثومؓ کی ہجرت		۱۰۳
115	صدیق اکبرؓ کے خزانے کا پھر منہ کھل گیا		۱۰۴
116	رسول اللہ ﷺ کا گھرانہ اور صدیق اکبرؓ کا گھرانہ		۱۰۵

117	حجرۃ عائشہ صدیقہؓ		۱۰۶
117	نکاح ام کلثومؓ		۱۰۷
118	وفات ام کلثومؓ		۱۰۸
118	عجائبات قدرت		۱۰۹
119	نماز جنازہ		۱۱۰
119	حضور ﷺ کے آنسو		۱۱۱
121	<u>سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ</u>	تقریر نمبر ۱۰	۱۱۲
121	سیدہ فاطمہؓ بصورت اور سیرت میں حضورؐ کے مشابہتیں		۱۱۳
122	عائشہ صدیقہؓ کی گواہی		۱۱۴
122	ہجرت مدینہ اور خاندان صدیقیؓ		۱۱۵
123	سیدہ فاطمہؓ کی شادی		۱۱۶
123	سیدہ عائشہؓ نے زہراؑ کا گھر سجایا		۱۱۷
124	جہیز فاطمہؓ الزہراؑ		۱۱۸
125	تقسیم کار		۱۱۹
125	غزوہ احد میں خدمت رسول		۱۲۰
126	سیدہ فاطمہؓ کو سیدہ عائشہؓ سے محبت کرنے کا حکم		۱۲۱
127	حضور ﷺ کا حکم فاطمہؓ کو		۱۲۲
128	تسبیح فاطمہؓ		۱۲۳
128	سیدہ فاطمہؓ کا جنازہ ابو بکر صدیقؓ نے پڑھایا		۱۲۴
134	<u>تین ناپسندیدہ عورتیں</u>	تقریر نمبر ۱۱	۱۲۵
135	حضرت نوحؑ کی بیوی		۱۲۶
135	حضرت لوطؑ کی بیوی		۱۲۷
137	نجات ایمان پر ہوگی		۱۲۸

137	حسب ونسب اور رشتہ پر نہیں		۱۲۹
138	حضرت لوط کی بیوی کا تذکرہ		۱۳۰
141	ابولہب کی بیوی		۱۳۱
142	انجام		۱۳۲
144	<u>سیدہ مریم طاہرہ سلام اللہ علیہا</u>	تقریر نمبر ۱۲	۱۳۳
144	حضرت مریم کا بچپن		۱۳۴
147	حضرت مریم کا مقام رفیع		۱۳۵
152	سیدہ مریم طاہرہ کی سیرت کا ایک اور ورق		۱۳۶
163	<u>انبیاء اور صحابہ پر مشترکہ نعمتوں کی بارش</u>	تقریر نمبر ۱۳	۱۳۷
164	انبیاء علیہم السلام کا انتخاب اللہ تعالیٰ کرتے ہیں		۱۳۸
164	صحابہ کی جماعت کو خدا نے چنا ہے		۱۳۹
165	حضور ﷺ اور صحابہ پر مشترکہ نعمتوں کی بارش		۱۴۰
165	رضائے صحابہ کی سند		۱۴۱
166	نبی کے لئے اجر غیر ممنون		۱۴۲
167	صحابہ کے لئے اجر غیر ممنون		۱۴۳
168	ان کا اجر جاری رہے گا		۱۴۴
168	نبی کو ثبات قلب عطا کیا گیا		۱۴۵
169	صحابہ کو ثبات قلب کی دولت سے نوازا گیا		۱۴۶
169	حضور پر سلام اور سلامتی کی نعمت		۱۴۷
170	صحابہ کے لئے سلام		۱۴۸
171	پوری امت صحابہ کو سلام کرتی ہے		۱۴۹
171	حضور رحمۃ اللعالمین ہیں		۱۵۰
171	صحابہ کے لئے خیر امت کا اعزاز		۱۵۱

172	نبی پر رب کی نعمتوں کا مرکز		۱۵۲
173	صحابہ کرامؓ پر اتنا نعمت کا اعزاز		۱۵۳
174	نبی اور صحابہ پر اللہ تعالیٰ کی مشترکہ نعمتوں کی بارش	تقریر نمبر ۱۴	۱۵۴
174	نبیؐ کے لئے کفار پر غلبہ کا وعدہ		۱۵۵
175	صحابہؓ کو کافروں پر غالب کرنا خدا کے ذمے		۱۵۶
176	حضور ﷺ کو فتح کی نعمت سے سرفراز فرمایا		۱۵۷
176	صحابہ کو فتح کی نعمت سے سربلند کیا		۱۵۸
177	اللہ اور فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں		۱۵۹
178	صحابہ پر رحمتوں کی بارش		۱۶۰
178	نبی مصطفیٰ ہیں		۱۶۱
179	اصحاب رسول بھی حسن انتخاب الہی ہیں		۱۶۲
180	نبی پر سیکینہ کا نزول		۱۶۳
180	صحابہ پر سیکینہ کا نزول		۱۶۴
181	نبی کے لئے شرح صدر کی نعمت		۱۶۵
181	شرح صدر		۱۶۶
181	صحابہ کے لئے شرح صدر کی نعمت		۱۶۷
182	ایمان میں یکجہتی		۱۶۸
182	یوم حشر نبی اور صحابہ کی عظمتوں کا ڈنکا		۱۶۹
183	حضور ﷺ قیامت میں گواہ ہوں گے		۱۷۰
183	صحابہؓ قیامت میں گواہ ہوں گے		۱۷۱
185	رسول کا دشمن جہنمی		۱۷۲
185	صحابہ کا دشمن جہنمی		۱۷۳
187	دعوت و لیبہ سنت رسول ﷺ ہے	تقریر نمبر ۱۵	۱۷۴

188	ولیمہ کانبوی حکم		۱۷۵
189	حضور ﷺ کی دعوت و ولیمہ		۱۷۶
190	حضور ﷺ کے ایک اور ولیمہ کی جھلک		۱۷۷
191	دعوت و ولیمہ میں غریبوں کو بھی شامل کریں		۱۷۸
193	کب تک ولیمہ کیا جائے		۱۷۹
194	دعوت قبول کرنا سنت ہے		۱۸۰
196	<u>شرمناک جرم..... ناپ تول میں بددیانتی کرنا</u>	تقریر نمبر ۱۶	۱۸۱
197	ستم ظریفی کی حد ہوگئی		۱۸۲
199	فسادی تاجر اور دوکاندار		۱۸۳
200	فسادی		۱۸۴
200	شعیب کی قوم کو نصیحت اور وارننگ		۱۸۵
201	ایمان داری کا انجام اچھا ہوگا		۱۸۶
202	مجرم خدا کی عدالت میں		۱۸۷
203	دیانتدار تاجر قیامت میں اونچے مقام پر ہوگا		۱۸۸
204	<u>ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک</u>	تقریر نمبر ۱۷	۱۸۹
206	پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید		۱۹۰
207	حسن سلوک کیا ہے		۱۹۱
207	رسول اللہ کی سخت وارننگ		۱۹۲
209	دور حاضر کا بدترین ہمسایہ		۱۹۳
211	جبریل امین ہمسایہ سے حسن سلوک کی تاکید کرتے ہیں		۱۹۴
211	ہمسایہ کی خدمت اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتی ہے		۱۹۵
212	پڑوسی کو تکلیف نہ دی جائے		۱۹۶
213	<u>جہاد فی سبیل اللہ اور اس کی اہمیت</u>	تقریر نمبر ۱۸	۱۹۷

215	رضائے خداوندی کا ٹھٹھکیٹ مل گیا نجات کا عظیم ذریعہ	۱۹۸	
216	خدا کے ہاں منافع بخش تجارت جہاد کرنا ہے	۱۹۹	
217	مجاہدین بلند منصب پر فائز ہوں گے	۲۰۰	
218	مظلوموں کی اعانت کے لئے جہاد کرو	۲۰۱	
219	حضور ﷺ کو جہاد کا حکم	۲۰۲	
220	کافروں کے خلاف مسلمانوں کو لڑنے کا حکم	۲۰۳	
221	مجاہدین پر انعامات کی بارش	۲۰۴	
222	جہاد قیامت تک جاری رہے گا	۲۰۵	
223	مجاہدین قیامت تک علم جہاد بلند رکھیں گے	۲۰۶	
223	حضور ﷺ کی تمنائے شہادت	۲۰۷	
224	توحید خداوندی	۲۰۸	
224	مدنی زندگی پوری عملی جہاد سے مرکب ہے	۲۰۹	
225	<u>فضائل اعتکاف</u>	۲۱۰	تقریر نمبر ۱۹
228	آخری عشرہ کا اعتکاف آپ کا معمول تھا	۲۱۱	
230	اعتکاف میں کون کون سی باتیں ممنوع ہیں	۲۱۲	
231	معتکف کا ثواب بڑھ جاتا ہے	۲۱۳	
233	سیدہ عائشہ صدیقہ رسول اللہ کے بالوں میں کنگھی کرتی تھیں	۲۱۴	
235	<u>صحابہ کرامؓ اور نظر نبوت</u>	۲۱۵	تقریر نمبر ۲۰
236	حضرت ابراہیم اور نارنمرود	۲۱۶	
237	رسول اللہ ﷺ کا اپنے یاروں کے لئے آرزوینس	۲۱۷	
241	چہرہ نبوت کی تاثیر	۲۱۸	
242	آج کا مسئلہ	۲۱۹	
		۲۲۰	

242	جمال ہمنشینِ دَرْمَن اثر کرد		۲۲۱
243	شیخ سعدی کا عجیب استدلال		۲۲۲
245	محبت رسول کا صحابہ پر اثر		۲۲۳
246	درخت اونچا ہو گیا		۲۲۴
248	نبیؐ کا دیکھنا		۲۲۵
249	<u>حضور ﷺ صحابہؓ کی مجلس میں</u>	تقریر نمبر ۲۱	۲۲۶
254	صحابہ نے رُخِ مصطفیٰ سے اپنے چہرے سنوارے		۲۲۷
255	يُرِيدُونَ وَجْهَهُ		۲۲۸
256	تمام صحابہ جنت میں جائیں گے		۲۲۹
261	ابوبکرؓ و عمرؓ پر نظرِ نبوت		۲۳۰
262	یہی بات ایک دوسرے انداز سے		۲۳۱
264	ایک نایبنا سحابی بازی لے گیا		۲۳۲
265	عبداللہ بن ام مکتوم کو تین انعام		۲۳۳
267	<u>حضور ﷺ اور صدیقؓ کا بچپن سے پارا نہ</u>	تقریر نمبر ۲۲	۲۳۴
267	حسن اتفاق یا خدائی فیصلہ		۲۳۵
267	دونوں تاجر		۲۳۶
	صدیق اکبرؓ نے خواب دیکھا		۲۳۷
268	بحیرہ راہب نے تعبیر کر دی		۲۳۸
269	عناثر میں یہ خواب حقیقت بن گیا		۲۳۹
270	حضور ﷺ اور صدیقؓ ایک ہی کمیٹی کے رکن		۲۴۰
270	شادی کا جوڑا صدیق اکبرؓ نے دیا		۲۴۱
270	غیر اللہ کو بھی سجدہ نہیں کیا		۲۴۲
	ابوبکر صدیقؓ اپنے محبوبؐ کو اعلانِ نبوت سے پہلے		۲۴۳

271	ہی نبی سمجھتے تھے		
273	صدیق اکبرؓ بازی لے گئے		۲۴۴

## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”خطبات قاسمی“ کی چار جلدیں آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔ میرا خیال تھا کہ اس سلسلہ کو چار جلدوں میں ختم کر دیا جائے گا، مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کچھ مضامین ایسے مطالعہ میں آئے جن سے میرے دل و دماغ روشن ہو گئے۔ ان میں علم تھا، روشنی تھی، روح پرور حلاوت و شیرینی تھی، ایمان اور یقین کو جلا بخشنے والی روحانی غذا اور ایمان کی تازگی کا سامان تھا۔ شعور کو ایک روشنی ملتی تھی۔

قرآن و حدیث کے ایسے شہ پارے تھے جن سے ذوق ایمان کو وجد اور روح پرور کیفیات ملتی تھیں۔ میں نے انہیں جمع کر کے خطبات میں بیان کرنا شروع کیا تو ذوق و آگہی کے نئے درپچے کھلتے گئے۔ نہایت ہی وجد آفریں سرمایہ جمع ہوتا گیا۔ علمی ذخیرہ اس قدر جمع ہو گیا کہ الحمد للہ پوری کتاب کا مواد میسر آ گیا۔ ذالک فضل اللہ۔ دل میں بار بار یہ خیال آنے لگا کہ کیوں نہ ان مضامین کو خطبات قاسمی کا حصہ بنا دیا جائے۔ اللہ کا نام لے کر کام شروع کر دیا گیا۔ اس کی نصرت خاصہ سے خطبات قاسمی کی پانچویں جلد تیار ہو گئی۔ الحمد للہ

☆ پانچویں جلد کے مضامین دلچسپ، اچھوتے اور علم کے بے پناہ ذخائر اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں، توحید، رسالت، عظمت رسالت کے اس قدر چمکتے موتی اس میں موجود ہیں جن سے قلب و جگر کو سکون اور وجدان و جذب کی ایک خاص کیفیت حاصل ہوتی ہے۔

خطیب کا کام تو صرف دلائل و برہان کا ذخیرہ جمع کرنا ہوتا ہے۔ اس میں وجدانی کیفیات کا پیدا کرنا میرے اللہ کا کام ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے کہ اس نے ذرے کو آفتاب بنا دیا۔ مٹی کو سونا بنا دیا اور بیان کو سحر اور تقریر کو تاثیر کی حلاوت سے بہرہ ور کر دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک حمدًا کثیرا

☆ میرے خیال میں ”خطبات قاسمی“ کو پانچ جلدوں پر ختم کر دیا جائے اس کے بعد جو جمع کے خطبات کا سلسلہ ہوا نہیں کسی اور نام سے ترتیب دیا جائے۔ اگرچہ میں ایک ضعیف اور کمزور خطا کار انسان ہوں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ”خطبات قاسمی“ کے اس حقیر سے ذخیرے کو علماء کرام، خطباء، طلباء، آئمہ کرام، مقررین، واعظین اور ہر طبقہ فکر کے اہل علم نے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اپنی تقریظات اور آراء گرامی سے میری اس کوشش کو سراہتے ہوئے معتمد، مستند اور علمی سرمایہ قرار دیا جو میرے لئے سرمایہ آخرت اور علمی اعزاز ہے۔

خود دیوبند کے علم شناس حلقوں نے خطبات قاسمی کو دیوبند جیسے علمی مرکز سے شائع کر کے اس کے مستند اور معتمد ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ میرے لئے اس سے بڑی اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ مادر علمی دیوبند نے مجھے سند خطبات عطا فرما کر اس طرح دستار فضیلت و عظمت سے سرفراز کر دیا ہے جو میرے لئے سونے پر سہاگہ کا کام ہے۔

☆ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس کے فضل و کرم سے بیان و تقریر میں دینِ قیم کی خدمت کا موقع ملا۔ یہ اسی کی ذرہ نوازی اور اسی کی بندہ پروری ہے۔ میں اس کے احسانات کے لئے سراپا عجز و نیاز بن کر اس کے حضور سجدہ ریز ہوں۔

☆ میرے مولیٰ خطبات قاسمی کو قبول فرماتے ہوئے اسے میرے لئے صدقہ جاریہ

بنادے۔

☆ خطبات قاسمی کو میرے لئے اجر غیر ممنون بنادے۔

☆ میرے خطاؤں اور لغزشوں کو معاف فرمادے۔ میرے قبر اور حشر کے لئے اس کتاب کو

ذریعہ نجات، مغفرت اور سکون بنادے۔

## آپ سے گزارش

میں بنیادی طور پر طالب ہوں۔ میں نے ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے قرآن وحدیث کے شکر پارے جمع کئے ہیں۔ ان میں یقیناً غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ آپ ان غلطیوں وغلط رنگ دینے کی بجائے مجھے براہ راست تخریر فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں تاکہ میں اپنی غلطیوں کی اصلاح کر سکوں۔ کیونکہ میں خطاؤں کا پتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائیں اور قلب سلیم سے نوازے!

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا.

یہ چند سطور میں نے سفر ہی میں سپرد قلم کی ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں پوری توجہ سے غلطیوں کی اصلاح کر دی جائے گی۔

میں تیرا عاجز بندہ!

محمد ضیاء القاسمی

خطیب، فیصل آباد

۱۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء

☆ رجب میں اس کا آغاز ہوا

کیم جنوری ۱۹۹۳ء

تقریر نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مسئلہ توحید اور اس کی اہمیت

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ ۵۔ (پ ۳ رکوع ۹ع)

”اللہ تعالیٰ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اللہ  
تعالیٰ کے فرشتے اور صاحب علم اس حق بات پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا  
کوئی الٰہ نہیں ہے۔ وہی زبردست حکمت والا ہے۔“

حضرات گرامی! آج کے جمعہ میں آپ کے سامنے مسئلہ توحید اور اس کی اہمیت پر  
بیان ہوگا مسئلہ توحید اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی اہمیت اپنی زبان میں  
بیان فرمائی ہے مسئلہ توحید کی نہ صرف اہمیت کو بیان کیا گیا ہے بلکہ اس کی صداقت اور سچائی پر اس  
کی عظمت و رفعت پر خداوند قدوس نے خود گواہی دی ہے گویا کہ مسئلہ توحید اس قدر اساسی اور  
بنیادی اہمیت کا حامل ہے کہ اللہ اس کی حقانیت کے اثبات کے لئے خود گواہ بن گئے ہیں اور پھر  
ملائکہ کو اس پر گواہ بنایا اس پر بھی بس نہیں ہوئی بلکہ تمام انبیاء علیہ السلام کو اس کی گواہی اور اثبات  
کے لئے اس کے فروغ اور تبلیغ کے لئے دنیا میں مبعوث فرمایا

☆ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ دَعْوَىٰ هِـ

اس دعویٰ کے ثابت کرنے کے لئے چار گواہ بنائے گئے۔

☆ پہلا گواہ	.....	اللہ تعالیٰ
☆ دوسرا گواہ	.....	جماعت ملائکہ
☆ تیسرے گواہ	.....	انبیاء کرام
☆ چوتھے گواہ	.....	علماء

حضرت گرامی!

میں چاہتا ہوں کہ قرآنی ترتیب کے مطابق سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی اپنی شہادت کو بیان کروں جو اس نے اپنی توحید کے لئے دی ہے اور جسے قرآن حکیم نے مختلف مقامات پر ریکارڈ کر کے ہم تک پہنچایا ہے۔

## پہلی شہادت:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ.

”اللہ تعالیٰ (وہ ہے کہ) کوئی مبعود اس کے سوا نہیں۔ وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ہے اسے نہ اونگھ آسکتی ہے نہ نیند اس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کون ایسا ہے جو اس کے سامنے بغیر اس کی اجازت کے شفا کر سکے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ مخلوقات کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ اس سب کو اور وہ اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو بھی گھیر نہیں سکتے سوا اس کے کہ جتنا وہ خود چاہے۔ اس کی کرسی نے سارے آسمانوں اور زمین کو اور اس پر ان کی نگرانی ذرا بھی گراں نہیں

اور وہ عالی شان ہے عظیم الشان ہے۔“

اس آیت کریم میں اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت کا دعویٰ کر کے اس کے دلائل دیتے ہیں تاکہ دعوے کو دلائل سے ثابت کر کے لوگوں کے دلوں پر نقش کر دیا جائے۔

## دعویٰ:

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

”اس دعویٰ کو ثابت کرنے کیلئے مندرجہ ذیل دلائل دیئے گئے“

○ هُوَ الْحَيُّ

○ الْقَيُّومُ

○ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ

○ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

○ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

○ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

○ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

○ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

○ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا

○ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

اس آیت کریمہ میں توحید خداوندی کے اس قدر مستحکم اور مضبوط دلائل بیان

فرماتے گئے ہیں کہ کوئی شخص ان کو چیلنج نہیں کر سکتا۔

خداوند قدوس نے اپنی زبان مبارک سے توحید پر ایسی شہادت بیان فرمائی ہے کہ

کوئی بڑے سے بڑا مشرک اس دلیل کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔

پہلی دلیل محکم:

الْحَيُّ الْقَيُّومُ..... لفظ حسی کے معنی عربی زبان میں ’زندہ‘ کے ہیں اسمائے الہیہ میں یہ لفظ لاکر یہ بتلانا مقصود ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ اور باقی رہنے والا ہے وہ موت سے بالاتر ہے۔

لفظ قیُّوم قیام سے نکلا ہے۔ قیام کے معنی کھڑا ہونا۔ قائم کھڑا ہونے والے کو کہتے ہیں۔ قیام اور قیوم مبالغہ کے صیغے کہلاتے ہیں۔ ان کے معنی ہیں وہ جو خود قائم رہ کر دوسروں کو قائم رکھتا اور سنبھالتا ہے۔ قیوم اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے جس میں کوئی مخلوق شریک نہیں ہو سکتی کیونکہ جو چیزیں خود اپنے وجود و بقاء میں کسی دوسرے کی محتاج ہوں وہ کسی دوسری چیز کو کیا سنبھال سکتی ہیں اس لئے کسی انسان کو قیوم کہنا درست نہیں ہے۔

خطیب کہتا ہے:

موت ہر شخص کو آنی ہے حتیٰ کہ اولیاء اور انبیاء علیہم السلام کو بھی موت کا مزا چکھنا پڑا..... جس سے معلوم ہوا کہ جس پر موت وارد ہوگی وہ اللہ نہیں ہو سکتا اور جو الہ ہوگا اس پر موت وارد نہیں ہو سکتی۔

قیُّوم کی صفت سے معلوم ہوا کہ تمام کائنات کا وجود اور قیام ذات باری تعالیٰ کے سہارے سے ہے۔

جو چیز یا جو شخص اپنے وجود و بقاء کیلئے کسی سہارے کا محتاج ہوگا وہ الہ اور مشکل کشا نہیں ہو سکتا اور جو الہ اور مشکل کشا ہوگا وہ کسی سہارے کا محتاج نہیں ہو سکتا۔

قیُّوم سے معلوم ہوا کہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے سہارے سے قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کو کسی سہارے کی ضرورت نہیں یہی توحید کا بنیادی نکتہ ہے جس نے عقیدہ توحید کو اساس اور بنیاد بنایا ہے..... سب کچھ اس کے سہارے پر چل رہا ہے وہ کسی کے سہارے پر قائم نہیں وہی حسی ہے وہ ہی قیوم ہے۔

☆ پوری دنیا کے مزارات اور قبرستان اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ حیات ابدی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے..... اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بقاء

نہیں۔ وَ يَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔  
 لَا تَأْتِي خُذَّةٌ سِنَةً وَلَا نَوْمٌ ☆

سِنَةً..... سین کے زیر کے ساتھ اونگھ کو کہتے ہیں جو نیند کے ابتدائی آثار ہوتے ہیں..... اور نَوْمٌ مکمل نیند کو۔ اس جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اونگھ اور نیند سے بری اور بالا ہے۔

خطیب کہتا ہے:

جسے اونگھ اور نیند آتی ہے وہ مشکل کشا نہیں ہو سکتا..... اور جو مشکل کشا ہوگا اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی..... الہ کا اونگھ اور نیند سے پاک ہونا ضروری ہے۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بعض بزرگوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے ایک دن اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے اللہ! مجھے ایک دن کے لئے خدائی کا نظام چلانے کا موقع دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے کلیم! آپ خدائی نظام کو نہیں چلا سکتے یہ آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے بار بار اصرار کیا..... تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! ایسے کرو کہ ایک پوری رات پانی کا پیالہ بھر کر تھیلی پر رکھ کر کھڑے رہو صبح کو فیصلہ کیا جائے گا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا کہ ایک پانی کا پیالہ بھر کر تھیلی پر رکھ لیا اور رات اسی طرح کھڑے ہو کر گزارنے کا فیصلہ کر لیا جب نصف رات گزر گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آ گئی اور پانی کا پیالہ ہاتھ سے گرا اور تمام پانی زمین پر گر گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پانی کا پیالہ اٹھا کر پھر کھڑے ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! اب پیالہ اٹھا کر کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

میں نے آپ کو یہی بتانا تھا کہ جو شخص ایک رات پانی کا پیالہ اٹھا کر کھڑا نہیں ہو سکتا وہ پوری کائنات کا نظام کیسے سنبھال سکتا ہے۔

☆ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جس کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اس لئے الہ بھی وہی ہو سکتا ہے۔

☆ نیند اولیاء کو بھی آتی ہے اور انبیاء علیہم السلام کو بھی نیند اور اونگھ کا آنا ہی ان کے الہ ہونے کی نفی کرتا ہے۔

☆ کسی گدی نشین سے ملاقات کرنے کے لئے رات بارہ بجے جاؤ تو جواب ملے گا حضرت صاحب آرام فرما رہے ہیں۔ مجھ خواب ہیں۔ ملاقات نہیں ہو سکتی ملاقات کے لئے کل آنا..... یہ بھی کوئی وقت ہے۔ یہ حضرت صاحب کے سونے کا وقت ہے۔

☆ معلوم ہوا کہ جو دوپہر کو اور رات کو سوتا ہے وہ بندوں کی فریاد کیسے سن سکتا ہے۔ فرمایا وہی ذات سنے گی جو چوبیس گھنٹے جاگتی ہے۔ لَا تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ۔ سبحان اللہ..... قرآن حکیم نے کس قدر آسان اور دل کو بھانے والی دلیل پیش فرمائی ہے۔ جو ان پڑھ سے ان پڑھ آدمی کو بھی آسانی سے سمجھ آ سکتی ہے۔

☆ خدا کے سوا دوسروں کو مشکل کشا کہنے والے!

ذرا ہوش کر

عقل کے ناخن لے

خدا کا شریک بنانے سے توبہ کر۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں، اپنی صفات میں وحدہ لا شریک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اپنے اعمال کو شرک کی نجاست سے آلودہ نہ کر۔

☆ اپنا عقیدہ آئیہ الکرسی کے مطابق بنا کر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا حاصل کریں۔

☆ آیۃ الکرسی کا وظیفہ بھی پڑھتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں شریک بھی کرتے ہو۔

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں  
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی  
لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

☆ لہٰ میں لامر تملیک کے معنی کے لئے آیا ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ تمام چیزیں جو آسمانوں یا زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی مملوک ہیں۔ وہ مختار ہے جس طرح چاہے ان میں تصرف کرے۔

خطیب کہتا ہے:

اللہ کی ملک	.....	زمین
اللہ کی ملک	.....	آسمان
اللہ کی ملک	.....	انسان
اللہ کی ملک	.....	عرش
اللہ کی ملک	.....	فرش
اللہ کی ملک	.....	انبیاء
اللہ کی ملک	.....	اولیاء
اللہ کی ملک	.....	مرتضیٰ
اللہ کی ملک	.....	مصطفیٰ

قُلْ اِنَّ صَلٰوَتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ

الْعٰلَمِيْنَ ۝

جو خود مملوک الہی ہوں وہ خدا نہیں ہو سکتے..... اور جو خداوند قدوس ہے وہ

مختار بھی ہے۔ مالک بھی ہے۔ جو مختار ہوگا وہ کسی کا محتاج نہیں ہو سکتا..... اور جو محتاج ہوگا وہ کبھی

مختار نہیں ہو سکتا۔

☆ عجیب بات ہے کہ مملوک بھی مانتے ہیں اور مالک بھی کہتے ہیں۔

☆ عجیب بات ہے کہ مخلوق بھی مانتے ہیں اور خالق بھی کہتے ہیں۔

☆ عجیب بات ہے کہ مولود بھی مانتے ہیں اور..... لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ..... کا  
ساجھی اور شریک بھی کہتے ہیں۔

☆ اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی۔

ذرا بتایا تو جائے کہ یہ من گھڑت شریعت تم نے شریعت مصطفوی ﷺ کے مقابل  
کیوں بنالی ہے۔

بمصطفیٰ ﷺ برسوں خویش راکہ دیں ہمہ اوست  
گو باونہ رسیدی تمام بوہی است  
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

ایسا کون ہے جو اس کے آگے کسی کی سفارش کر سکے بغیر اس کی اجازت کے اس  
میں چند نکات ذہن میں رکھنے ضروری ہیں۔

☆ جب اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا مالک ہے تو کوئی اس سے بڑا اور اس کے اوپر حاکم نہیں  
تو کوئی اس سے کسی کام کے بارے میں باز پرس کرنے کا بھی حق دار نہیں۔  
وہ جو حکم جاری فرمائیں اس میں کسی کو چون و چرا کی مجال نہیں۔

ہاں یہ ہو سکتا تھا کہ کوئی شخص کسی کی سفارش و شفاعت کرے سو اس کو بھی واضح  
فرمایا دیا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی دم زدن کی مجال نہیں ہاں کچھ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں  
جن کو خاص طور پر کلام اور شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ کیونکہ کوئی شخص بھی کسی کی بغیر  
اجازت سفارش و شفاعت بھی نہیں کر سکے گا۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روز محشر سب سے پہلے میں ساری  
اُمتوں کی شفاعت کروں گا اس کا نام مقام محمود ہے جو حضور اکرم ﷺ کی خصوصیات ہے۔

خطیب کہتا ہے:

شفاعت بھی ایک درخواست ہے جو سرکارِ دو عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں گے۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ درخواست دینے والے کا مقام اور ہوگا..... اور درخواست قبول کرنے والے کا مقام اور ہوگا۔

مقامِ عبدیت..... اور مقامِ عبودیت..... کے امتیاز کے لئے مسئلہ شفاعت بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ مانگنے والا..... اور..... دینے والا، مانگنے والا نبی ہوگا، دینے والا اللہ تعالیٰ ہوگا۔

شفاعت سب کے لئے ہوگی مگر شرک کرنے والے مشرک کے لئے شفاعت کا دروازہ بھی بند کر دیا جائے گا۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ شفیع المذنبین ہیں آپ قیامت کے دن اپنے گناہ گار امتوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور شفاعت فرمائیں گے اور اربوں کھربوں گناہ گار سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رحمتِ دو عالم ﷺ کی شفاعت سے سرفراز فرمائے..... مگر گندے عقیدے اور شرک و بدعت سے معمور اعمال والا شخص شفاعت سے محروم رہے گا۔ اس کو حضور ﷺ خود ارشاد فرمائیں گے۔

سَحَقًا سَحَقًا      دور ہو جا۔ دور ہو جا۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے آگے پیچھے کے تمام حالات و واقعات سے واقف و

باخبر ہے۔

آگے اور اور پیچھے کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے پیدا ہونے سے پہلے اور پیدا ہونے کے بعد کے تمام حالات و واقعات اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ اور یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ

آگے سے مراد وہ حالات ہیں جو انسان کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ اور پیچھے سے مراد اس سے مخفی واقعات و حالات ہوں تو معنی یہ ہوں گے کہ انسان کا علم تو بعض چیزوں پر ہے اور بعض پر نہیں کچھ چیزیں اس کے سامنے کھلی ہوئی ہیں اور کچھ چھپی ہوئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے لئے یہ سب چیزیں برابر ہیں اس کا علم ان سب چیزوں کو یکساں محیط ہے اور ان دونوں مفہوموں میں کوئی تعارض نہیں۔ آیت کی وسعت میں یہ دونوں داخل ہیں۔

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ۔

یعنی انسان اور تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے علم کے کسی حصہ کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر اللہ تعالیٰ ہی خود جس کو جتنا حصہ علم سے عطا کرنا چاہیں صرف اتنا ہی اس کو علم ہو سکتا ہے۔ اس میں بتلادیا گیا کہ تمام کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم محیط صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خصوصی صفت ہے۔ انسان یا کوئی مخلوق اس میں شریک نہیں ہو سکتی۔

خطیب کہتا ہے:

☆ عالم الغیب بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

☆ علم غیب اور چیز ہے اور اخبار غیب اور چیز ہے۔

☆ علم الہی اور چیز ہے اور علم نبوی اور چیز ہے۔

☆ خالق کا علم اور چیز ہے اور مخلوق کا علم اور چیز ہے۔

☆ علم غیب، علم نبی۔ اطلاع علی الغیب اظہار علی الغیب الگ الگ مفہوم رکھتے ہیں ان میں

غلط بحث کرنا صرف اور صرف اَللّٰهُ الْخَصَمُ لوگوں کا شیوہ ہے۔ راسخین فی العلم قرآنی

مفہوم اپنے اپنے مقام پر رکھتے ہیں۔ فافہم۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ۔

یعنی اس کی کرسی اتنی بڑی ہے جس کی وسعت کے اندر ساتوں آسمان اور زمین

سمائے ہوئے ہیں۔

کرسی سے مراد علم الہی لیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی معنی منقول ہے اور متعدد اہل تفسیر نے اس کی پیروی کی ہے۔

كُرْسِيَةُ اٰمِيْ عَلِمَهُ (ابن جریر بن عباس)

قِيْلَ مَجَازٌ عَنْ عَلِمِهِ (روح)

الْكُرْسِيُّ هُوَ الْعِلْمُ (کبیر)

☆ کرسی کے دوسرے معنی قدرت اور حکومت کے بھی ہیں۔ بہت سے اہل لغت اور

اہل تفسیر نے یہ معنی مراد لئے ہیں۔

الْكُرْسِيُّ السَّرِيْرُ (قاموس)

وَقِيْلَ كُرْسِيَةٌ مَلِكُهُ (راغب)

الْمُرَادُ مِنَ الْكُرْسِيِّ السُّلْطَانُ وَالْقُدْرَةُ وَالْمَلِكُ (الكبیر)

خطیب کہتا ہے:

☆ اس کو تمام کائنات کے ذرے ذرے کا علم حاصل ہے۔

☆ کائنات کے چپے چپے پر اس کی حکومت ہے۔

☆ کائنات کے ذرے ذرے پر اس کی حکمرانی ہے

☆ وہی حاکم اعلیٰ ہے اسے ہی تمام اختیارات ہیں۔ اس کے مقابلہ میں کسی کا حکم نہیں چلے

گا۔

☆ پوری کائنات میں اسی کا اختیار و اقتدار ہے۔

☆ جب تک اس کے تابع نظام مملکت نہیں چلایا جائے گا۔ انوارات ربانی سے محرومی

رہے گی۔

ثابت ہوا جو حاکم ہے وہی اللہ ہے جو محکوم ہو وہ اللہ نہیں ہو سکتا۔

وَلَا يَنْوَدُهُ حَفِظَهَا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو ان دونوں عظیم مخلوقات آسمان و زمین کی حفاظت کچھ گراں معلوم نہیں ہوتی۔

کیونکہ اس قادر مطلق کی قدرت کاملہ کے سامنے یہ سب چیزیں نہایت آسان ہیں۔

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

علو کا حاصل ہے تمام صفات نقص کی نفی..... اور عظمت کا حاصل ہے تمام صفات کمال کا اثبات۔

ان دو صفات کے اندر عظمت و کمال کے سلبی اور ایجابی پہلو سارے کے سارے آگئے اور ہر اس ضلالت کی تردید ہو گئی جو شرک فی الصفات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ خطیب کہتا ہے:

☆ یہ دس جملے تو حید خداوندی پر وہ بے نظیر شہادت ہیں جن کی مثال دنیائے بلاغت و فصاحت پیش نہیں کر سکتی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلیلہ کا اس قدر عظیم شاہکار ہیں جس کے سامنے دنیائے عرب مبہوت ہو کر رہ گئی۔

☆ ان دلائلِ قاہرہ نے عرب و عجم کے بت گروں کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا۔

☆ ان براہینِ قاطعہ سے مشرکین مکہ کے پتے پانی ہو گئے۔

خداوند تعالیٰ کی تو حید پر خالق کائنات کی اس قدر وقیع اور ناقابلِ تردید شہادت ہے جس نے مقدمہ تو حید کی صداقت کو پوری دنیا سے منوالیا۔

شہادتِ خداوندی ثانی:

أَنْبِئُ اَنَا اللهُ لِكَلِّهِ اِنَّا۔ (پ ۱۶)

مفہوم ترجمہ: بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں مگر میں ہی معبود

ہوں۔

توحید خداوندی پر یہ اللہ تعالیٰ ہی کا ارشاد گرامی ہے جس میں اپنی وحدانیت پر نہایت محکم انداز سے شہادت دی گئی۔

### شہادت ثالث:

فَاعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (پ ۲۶)

”یقین کر لے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔“

### شہادت رابع:

وَاللَّهُمَّ إِلَهٌ وَحْدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۵ (پ ۲)

”اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے نہیں ہے کوئی معبود اس کے سوا وہ

رحمت کرنے والا مہربان ہے۔“

معبود حقیقی وہی ہوگا جو رحمت و مہربانی کرنے میں یکتا اور بے مثال ہو۔ یہ اسی ذات باری تعالیٰ کی شان ہے جس کا حوصلہ بھی بے مثال ہے۔

### شہادت خامس:

إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ (پ ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳)

”یقیناً وہ ایک ہی معبود ہے۔“

### شہادت سادس:

وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (پ ۲۳)

”نہیں ہے کوئی معبود مگر ایک اللہ..... تمہارا بھی ہے۔“

اللہ کی شہادت ہی سب سے بڑی شہادت ہے:

قُلْ اٰمِيْ شَيْءٍ اَكْبَرٍ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ (پ ۷)  
 فرمایا دیجئے کہ کون سی بات اللہ تعالیٰ کی شہادت سے بڑی ہے۔  
 فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی بات۔

- ☆ اللہ تعالیٰ ..... سب سے بڑا ہے
- ☆ اللہ کی بات ..... سب سے بڑی ہے
- ☆ توحید کا مسئلہ ..... سب مسائل سے بڑا۔
- ☆ اللہ کی شہادت ..... سب شہادتوں سے بڑی۔
- ☆ معلوم ہوا جس مسئلہ پر اللہ تعالیٰ نے خود شہادت دی ہو وہ مسئلہ اس قدر عظیم الشان ہوگا کہ تمام مسائل کا سردار اور تمام مسائل میں بنیادی مسئلہ کی اہمیت کا حامل ہوگا۔
- ☆ جب تک اللہ تعالیٰ کی توحید کے سلسلہ میں عقیدہ درست نہیں ہوگا کوئی عبادت اور ریاضت قبول نہیں ہوگی۔
- ☆ صرف نوافل پر زور اور عقیدہ میں کمزور شخص کسی قیمت کا مستحق نہیں ہوگا۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کی توحید کے متعلق اگر عقیدہ درست نہیں ہوگا تو کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں ہوگا۔
- ☆ کسی شاعر نے نہایت ہی جان دار انداز میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ترجمانی کی ہے۔

وَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ لّٰهُ اٰيَةٌ  
 تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ وَاٰحِدٌ

ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی توحید کی نشانی موجود ہے جو اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات صرف اور صرف ایک ہے یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

توحید خداوندی پر فرشتوں کی شہادت:

يُنزِلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بِالرُّوحِ مِنْ اَمْرِهِ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ اَنْ

اَنْذِرُوْا اِنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْا (پ ۱۴، جوع ۶)

”اللہ تعالیٰ روح (جبریل) کے ساتھ فرشتوں کو نازل کرتا رہا ہے بندوں پر جس پر چاہا کہ خبردار کر دو کہ میرے سوا کوئی الہ نہیں۔“

فرشتوں کی ڈیوٹی بھی یہی لگائی گئی ہے کہ تمام عالم میں اس بات کی منادی کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پوچھنا اس کی کیا کرو۔ خوف اور ڈر بھی اسی ذات سے کیا کرو۔ کیونکہ نفع نقصان کا مالک اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

### توحید خداوندی پر انبیاء علیہم السلام کی شہادت:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِۤ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْا (پ ۱۷، جوع ۲)

”آپ سے پہلے ہم نے ہر رسول پر یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میری عبادت کیا کرو۔“

☆ انبیاء علیہم السلام نے بھی اسی مسئلہ کو اپنی جدوجہد کا مرکز و محور بنایا کہ عبادت کے لائق اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ عبادت اللہ تعالیٰ ہی کی کرو۔

معبود..... اور..... عبادت

یہ دو لفظ عربی کے ہیں اور اپنا اصل معنی اور مفہوم رکھتے ہیں جس کے بیان کرنے کیلئے الگ عنوان اور موضوع ہوگا۔ جب تک معبود اور عبادت کے لفظوں کو کھولا نہیں جائے گا۔ سامعین کو کچھ سمجھ میں نہیں آئے گا۔ علماء کو چاہیے کہ معبود اور مفہوم کو کھول کر بیان کیا جائے۔ چونکہ چنانچہ کا غبار ان الفاظ پر نہ ڈالا جائے۔

جب تک علماء حق پوری بہادری سے قرآن و سنت کی روشنی میں ان الفاظ کو نہیں

کھولتے مسئلہ توحید بیان کرنے کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا۔

## خلاصہ تقریر:

- ☆ مسئلہ توحید کی اہمیت بیان کرنے کے لئے
  - ☆ اللہ تعالیٰ کی شہادت
  - ☆ فرشتوں کی شہادت
  - ☆ انبیاء علیہم السلام کی شہادت
  - ☆ علماء راسخین فی العلم کی شہادت
- ان چار شہادتوں سے واضح ہو گیا کہ معبود حقیقی، رازق، مالک، مشکل کشا حاجت روا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔
- جب تک اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی ان صفاتِ حمیدہ کو نقش نہیں کیا جاتا اور عقیدہ درست نہیں کیا جاتا۔ اعمال کی کوئی عمارت بھی قائم اور دیدہ زیب نہیں ہو سکتی۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۲

## حضور ﷺ کی شانِ تطہیر

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَىٰ رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ يَا أَيُّهَا  
الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَتَبَارَكَ فَطَهَّرْ ۝

(پ ۲۹ سورہ مدثر)

آج میرا عنوان ہے کہ حضور ﷺ طہارت و پاکیزگی کا پیکر تھے دنیا کہتی ہے کہ فلاں شخص بہت ہی پاک صاف ہے جو شخص معاشرے میں صاف ستھرا رہتا ہو اس کی مثال دی جاتی ہے کہ فلاں شخص پاک صاف ہے ہر وقت صاف ستھرا رہتا ہے۔ لباس میں وضع قطعہ میں اخلاق میں نہایت ہی بے مثال رہتا ہے۔

اس کی طہارت اور پاکیزگی کو ہر کوئی بیان کرتا ہے۔

اس کی پاکیزگی کے تذکرے ہوتے ہیں۔

لیکن سرکارِ دو عالم ﷺ کی طہارت اور پاکیزگی اس قدر بے نظیر و بے مثال ہے

کہ مکہ کے ہر شخص کی زبان پر تھا کہ محمد ﷺ ”طاہر و امین“ ہے۔

دنیا طہارت پر فخر کرتی ہے..... اور

طہارت محمد مصطفیٰ ﷺ پر فخر کرتی ہے۔

طہارت نبوت کے لئے لازم قرار دے دی گئی۔

طہارت آپ کا وصف ذات قرار پا گئی..... اس لئے

قرآن حکیم میں جا بجا آپ کی طہارت کے تذکرے کئے گئے۔

آپ کا جسم طاہر۔

☆

- ☆ آپ کا لباس طاہر
- ☆ آپ کا ماحول طاہر۔
- ☆ آپ کا اخلاق طاہر
- ☆ آپ کا گھرانہ طاہر
- ☆ آپ کا دیوانہ طاہر
- ☆ آپ کا پسینہ طاہر
- ☆ آپ کا مدینہ طاہر
- ☆ آپ کے اصحاب طاہر
- ☆ آپ کے احباب طاہر
- ☆ آپ کی ازواج طاہر

غرضیکہ..... آپ طاہر تھے اور طاہر ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ دیا طاہر دیا..... غیر طاہر کو آپ سے الگ کر دیا..... جدا کر دیا..... دور کر دیا..... اتنا دور کر دیا..... کہ قرب کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ماشاء اللہ

### آپ ﷺ کی طہارت پر قرآنی شہادتیں:

وَتَبَايَكَ فَطَهَّرْهُ ۝ (سورہ مدثر)

”اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔“

☆ آپ جب بھی کسی دوست سے کسی شخصیت سے ملتے ہیں تو پہلی نظر اس کے لباس پر پڑے گی۔ اس کے لباس پر اگر آپ کو کوئی دھبہ کوئی داغ نظر آئے گا تو آپ فوراً اپنے دوست کو متوجہ کریں گے کہ دیکھو جی! یہ آپ کے کپڑے پر داغ ہے۔ یہ کس چیز کا داغ ہے؟ دوست دیکھتے ہی اس داغ کو دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ یا گرتا بدل ڈالے گا۔ کیونکہ لباس کا داغ اس کے اندرونی کیفیات و احساسات کی غمازی کرتا ہے۔

گویا کہ لباس طاہری انسان کی کیفیات باطنی کا ترجمان ہوتا ہے۔ اس لئے لباس

جس قدر اچھا ہوگا انسان اسی قدر اپنے ماحول کو متاثر کر پائے گا۔  
سرکارِ دو عالم ﷺ کو ارشاد فرمایا گیا کہ اپنے لباس کو پاک رکھیے۔  
خطیب کہتا ہے:

لباس آئینہ ہے شخصیت کا۔

لباس آئینہ ہے نبوت کا۔

لباس سے اندازہ ہوگا..... ذوق کا

لباس سے اندازہ ہوگا..... شوق کا

لباس سے اندازہ ہوگا..... حسنِ انتخاب کا

لباس سے اندازہ ہوگا..... حسنِ احباب کا

لباس سے اندازہ ہوگا..... حسنِ اصحاب کا

لباس سے اندازہ ہوگا..... حسنِ بود و باش کا

لباس سے اندازہ ہوگا..... حسنِ ماحول کا

لباس سے اندازہ ہوگا..... حسنِ افکار کا

لباس سے اندازہ ہوگا..... حسنِ خیالات کا

لباس جس طرح آنے والے کی حسنِ نظر کو متاثر کرتا ہے اسی طرح آنے والے

کے نظریات و خیالات کو بھی متاثر کرتا ہے۔

☆ اس لئے سرکارِ دو عالم حضرت محمد ﷺ نے انسان کو صاف ستھرا بننے کا ارشاد فرمایا

ہے۔

☆ لباس کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا ہے۔

☆ پہلی نظر جب لباس کی پاکیزگی پر پڑے گی تو یقیناً دیکھنے والے کے ذہن میں

اس شخصیت کے حسنِ کردار اور حسنِ عمل پر بھی نظر جائے گی۔

☆ نبوت تو ہوتی ہی حسن ہی حسن ہے..... بلکہ حسن تو نبوت کے حسن کا بھکاری

ہوتا ہے۔

صحن چمن کو اپنی بہاروں پر ناز تھا  
وہ آگئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے  
حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری  
آنچہ خوباں ہمہ دار ند تو تنہا داری  
☆ جب لباس پاک ہوگا..... تو نبوت کا بسترہ بھی پاک ہوگا۔

☆ خدا کو نبی ﷺ کے لباس پر کوئی دھبہ پسند ہے۔

☆ خدا کو نبی ﷺ کے بستر پر کوئی دھبہ پسند ہے۔

☆ خدا کا نبی ﷺ بھی بے داغ ہوگا۔

☆ خدا کے نبی کا گھرانہ بھی بے داغ ہوگا۔

☆ جس خدا نے نبی کو داغ والا کرتا نہیں پہننے دیا۔

☆ وہ خدا نبی کو اصحاب اور ازواج بھی داغ والے نہیں دے گا

وَتَبَايَكَ فَطَهَّرُ

نبی ﷺ کا ماحول پاک:

وَالرُّجُزُ فَاهْجُرُ (پ ۲۹)

”اور پلیدی کو دور کر“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ اے محبوب! ہر قسم کی گندگی، غلاظت، نجاست اور آلودگی سے علیحدگی اختیار کیجئے۔ میل پچیل گندگی، پلیدی آپ کے قدموں سے دور رہے۔

خطیب کہتا ہے:

☆ خدا کو نبی کے قریب نجاست کا جانا پسند ہی نہیں۔

- ☆ نجاست خواہ ظاہری ہو، خواہ باطنی نبی کے قریب جا ہی نہیں سکتی۔
- ☆ ماحول نبی میں نجاست کا داخلہ بند۔
- ☆ اس لئے نجاست اور سے ملوث افراد و نظریات مجلس نبوت میں جگہ پا ہی نہیں سکتے۔
- ☆ قرب نبوت اسے ہی حاصل ہوگا جو ظاہر اور باطنی نجاستوں سے پاک ہوگا۔
- اسی لئے!
- ☆ روضہ اطہر میں انہی شخصیات کو قرب نبی حاصل ہے جو ظاہری طور پر بھی پاک ہیں اور باطنی طور پر بھی پاک و طاہر ہیں۔
- یعنی صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما

### نبی کی ازواج پاک:

- هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ۔
- ”وہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔“
- ☆ جس طرح ظاہری لباس کا پاک رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح جب عورتیں آپ کا لباس قرار پائیں تو ان کا پاک رکھنا بھی ضروری اور لازم ٹھہرا۔
- ☆ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نبی تو پاک ہو اور ازواج غیر پاک دے دی جائیں۔
- لہذا پیغمبر کی ازواج کا پاک ہونا ضروری ٹھہرا۔
- کیونکہ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ۔

### آیت تطہیر:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ  
كُمْ تَطْهِيرًا (پ ۱۲۲ احزاب)

”یقیناً اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ اے نبی کی بیویوں کو نجاست سے تمہیں دور رکھا جائے اور تمہیں پاکیزہ اور طاہر رکھا جائے“

اس آیت کریمہ میں ”اہل البیت“ سے مراد ازواج مطہرات ہیں اور وہ آیت کا اولین مصداق ہیں۔ اس آیت کی روشنی میں ازواج مطہرات کا ہر نجاست اور آلودگی سے پاکیزہ ہونا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

### اصحاب نبی کی طہارت:

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اَنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا لِمَسْجِدٍ اَنْسَسَ عَلٰى  
التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ اِفِيْهِ رِجَالٌ يُجْبُونَ اَنْ  
يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يَحِبُّ الْمُطَهَّرِيْنَ۔

”اے محبوب! آپ ان کی قسموں پر نہ جائیے میں خود گواہی دیتا ہوں کہ یہ بلاشبہ جھوٹے ہیں۔ آپ اس مسجد میں نماز کیلئے کھڑے بھی نہ ہوں۔ البتہ جس مسجد کی بنیاد روز اول سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ زیادہ مستحق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں کیونکہ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو محبوب رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔“

خطیب کہتا ہے:

- ☆ اسلام دشمن اور دین کے دشمنوں کو قرآن نے جھوٹا قرار دیا۔
- ☆ منافقین کے متعلق اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ وہ جھوٹے ہیں۔
- ☆ معلوم ہوا جو نبی ﷺ اور اصحاب نبی کے مقابلے میں عبادت گاہ بنائے گا وہ جھوٹا ہے۔
- ☆ جھوٹوں اور منافقین کی بنائی عبادت گاہیں عبادت گاہیں نہیں ہیں اس لئے پیغمبر کو ارشاد فرمایا گیا کہ

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا۔

منافقین کی عبادت گاہ میں قیام سے نبی کو روک دیا گیا۔

- ☆ اگر مسجد نبی کی تعمیر میں کوئی ناپسندیدہ ہاتھ ہوتا تو کبھی اس مسجد کی امامت کی نبی کو

اجازت نہ دی جاتی۔

☆ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی مسجد کے۔

☆ معمار بھی پاک اور مزدور بھی پاک۔

☆ امام بھی پاک مقتدی بھی پاک۔

☆ معلم بھی پاک اور متعلم بھی پاک۔

صحابہ کی تعمیر کردہ مسجد..... اُسَسَ عَلٰی التَّقْوٰی..... تکرار پائی۔

بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔

تعمیر تقویٰ پر ہوئی۔

تظہیر تقویٰ پر ہوئی۔

صحابہ کی ہر چیز خلوص و تقویٰ کی سچی تصویر۔

☆ صحابہ بھی طہارت پسند۔

☆ خدا بھی طہارت پسند۔

☆ نبوت بھی طہارت پسند۔

لِہٰذَا اصْحَابِ نَبِیِّ-

سراپا طہارت۔

سراپا تقویٰ۔

سراپا خلوص۔

دنیا طہارت کو تلاش کرتی ہے اور طہارت صحابہ رضی اللہ عنہم کو تلاش کرتی ہے۔

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَهَّرِیْنَ-

خدا صحابہ رضی اللہ عنہم کا پیارا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم خدا کے پیارے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم

محبوب خدا بھی

محبوب مصطفیٰ ﷺ بھی

طہارت و محبوبیت کی خوشبو

مگر نگر، عالم عالم، پھیل گئی

جو خدا اپنے محبوب کو چند گھڑیوں کے لئے منافقین کے ساتھ نہیں رہنے دیتا وہ خدا

روضہ اقدس میں ان کے ساتھ کیسے سلا سکتا ہے۔

### شہر نبی کی طہارت:

لَئِن لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ  
وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا  
قَلِيلًا ۝ مَلْعُونَ فِي أَيَّمَا الْأَشْجَارِ أُخِذُوا وَقُتِلُوا ۝ تَقْتِيلًا ۝ سَنَّةَ اللَّهِ فِي  
الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ (پ ۲۲)

”منافق اور فاسق القلب اور مدینہ میں جھوٹی افواہیں اڑانے والے

اگر باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان پر ضرور مسلط کر دیں گے پھر وہ آپ کے

ہمسایہ نہیں رہیں گے مگر تھوڑے دن پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں گے

پکڑے جائیں گے اور قتل کئے جائیں گے اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں

ان کے بارے میں بھی سنت اللہ یہی ہے اور آپ سنت اللہ میں کہیں

تبدیلی نہیں پائیں گے۔“

خطیب کہتا ہے:

اس آیت کریمہ میں ان نکات کا ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

☆ مدینہ میں جو کفر کے مریض ہیں یا نفاق کے مریض ہیں ان پر نبی کو ایک نہ ایک

دن غلبہ حاصل ہو کر رہے گا۔

☆ گویا کہ مریض کفر و نفاق مغلوب ہونگے اور سرکارِ دو عالم ﷺ غالب ہونگے۔

☆ منافق کو حضور ﷺ کی مجاورت حاصل نہیں رہ سکتی۔

- ☆ منافق کو حضور کا قرب حاصل نہیں رہ سکتا۔
  - ☆ نبی اور منافق میں علیحدگی ہونا ضرور قرار پا گیا۔
  - ☆ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ منافق نبی کے قرب و جوار میں زندگی بسر کرے۔
  - ☆ نبوت میں اور منافقین میں علیحدگی کی دیواریں کھینچ دی گئیں۔
  - ☆ منافقین لعنت کی زندگی گزاریں گے۔
  - ☆ منافقین کا وجود ختم ہو جائے گا۔
  - ☆ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی ہے کہ منافقین کو نبی کا قرب حاصل نہیں کرنے دیا جائے گا۔
  - ☆ یہ اللہ کا ابدی طریقہ ہے یہی طریقہ رہا ہے یہی طریقہ رہے گا۔
  - ☆ نبی کا دشمن نبی کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔
- اللہ تعالیٰ کا یہی فیصلہ تھا، یہی فیصلہ ہے، یہی فیصلہ رہے گا۔ ماشاء اللہ سبحان اللہ۔

لہذا صدیق ﷺ و فاروق ﷺ..... جو

نبی کے ساتھ روضہ اقدس میں محو استراحت ہیں وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ابدی ازلی دوست، رفیق، ساتھی، وزیر، مشیرِ جنت کے ساتھی ہیں۔ انہیں یہ اعزاز ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حاصل ہے۔

انہیں ان کا یہ اعزاز ہمیشہ حاصل رہے گا۔

لوگوں کو جنت حشر نشر کے بعد حاصل ہوگی مگر قربان جاؤں صدیق ﷺ و

فاروق ﷺ کے کہ انہیں جنت نقدل گئی۔

جنت۔ جنت صدیق ﷺ و فاروق ﷺ کی۔

ابدی آرام گاہ..... ابدی راحت کدہ

ابدی قیام گاہ..... رَوْضَةٌ مِّن رِّیَاضِ الْجَنَّةِ

نبی کا شہرِ پاک:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ  
الْحَرَامَ بَعْدَ عَا مِهِمْ هَذَا (پ۰ سورہ توبہ)

”اے ایمان والو یقیناً شرک کرنے والے لوگ ناپاک ہیں۔ آج  
کے بعد ان کا مسجد حرام داخلہ بند ہے۔“

خطیب کہتا ہے:

- ☆ پورا مکہ مشرکوں کے وجود سے پاک کر دیا گیا۔
- ☆ پورا مکہ حضور ﷺ کے دشمنوں سے پاک کر دیا گیا۔
- ☆ پورا مکہ اصحابِ رسولؐ کے دشمنوں سے پاک کر دیا گیا۔
- ☆ پورا مکہ صدیقؓ و فاروقؓ کے دشمنوں سے پاک کر دیا گیا۔
- ☆ پورا مکہ اصحابِ رسولؐ پر ظلم کے پہاڑ توڑنے والوں سے پاک کر دیا گیا۔
- ☆ خدا کے گھر پر رسول کا قبضہ۔
- ☆ خدا کے گھر پر اصحابِ رسول کا قبضہ۔
- ☆ امام مسجد حرام رسول کا صحابیؓ۔
- ☆ موذن مسجد حرام رسول کا صحابیؓ۔
- ☆ خادم مسجد حرام رسول کا صحابیؓ۔
- ☆ کلید بردار کعبۃ اللہ رسول کا صحابیؓ۔
- ☆ کفر اور کافروں کے وجود سے ارض حرام پاک کر دی گئی۔
- ☆ جس طرح خدا کے گھر میں کوئی کافر نہیں رہ سکتا۔
- ☆ اسی طرح نبی کے گھر میں کوئی کافر نہیں رہ سکتا۔
- ☆ مکہ بھی کافروں سے پاک۔
- ☆ مدینہ بھی کافروں سے پاک۔
- ☆ مومن کے دل میں کسی کافر کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔

دلوں میں صحابہؓ سے محبت ضروری۔

دلوں میں دشمن صحابہؓ سے برأت ضروری۔

خدا کا اور رسولؐ کا گھر کفر اور کافروں سے پاک

مومن کا دل بھی کفر اور کافروں سے پاک۔

مجھے اس کمزور عقیدہ رکھنے والے پر حیرت ہوتی ہے جو اپنے کمزور اور بے قیمت

عقیدہ پر اپنی نجات کا وہم کئے بیٹھا ہے۔ ہرگز ہرگز وہ شخص نجات نہیں پاسکتا۔ جس کا توحید،

رسالت اور حُبِّ صحابہؓ پر عقیدہ کمزور ہوگا۔ خواہ وہ تمام رات ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر نوافل پڑھتا

رہے۔

تمہارے قائم کردہ وہ فرسودہ اور باطل نظریات ریت کا محل ثابت ہوں گے جو

بزعم خویش تم نے اپنی نجات کا مدار بنا رکھے ہیں۔

حب خدا..... حب مصطفیٰ ﷺ..... حب صحابہ ﷺ

ایمان کی جان..... اس کے بغیر

نہ ہی ایمان

نہ ہی رضائے رحمن

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۳

رفعتِ رسول ﷺ کا

بے مثال نظارہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُوْ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... وَرَفَعْنَا لَكَ  
ذِكْرَكَ۔

حضرات گرامی!

سرکارِ دو عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر بلند و بالا شانِ عطا فرمائی ہے کہ اس کی  
مثال پوری کائنات میں نہیں ملتی۔ قرآن مجید نے آپ کی عظمت کو مختلف مقامات پر اس انداز سے  
بیان فرمایا ہے اور رفعتِ رسالت کے ایسے دلکش حسین مناظر بیان فرمائے کہ ایمان کو عجیب سی  
لذت و چاشنی ملتی ہے۔

اس آیت کریمہ میں آپ کو فرمایا گیا ہے کہ اے محبوب ہم نے آپ کے ذکر کو بلند  
کر دیا ہے۔ اس وعدہ حبیب کی ترتیب و انداز کو جب دیکھا جاتا ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جہاں  
اللہ تعالیٰ اپنا ذکر فرماتے ہیں وہیں پر اپنے محبوب کا ذکر فرماتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں بے  
شمار مقامات پر ایسا تذکرہ کیا گیا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے دونوں جہانوں

کا۔“

خداوندِ قدوس ..... دونوں جہانوں کے رب ہیں تو

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝

”ہم نے آپ کو دونوں جہانوں کیلئے رحمت بنا کئے بھیجا ہے۔“

خدا دونوں جہانوں کا رب ہے..... تو

حضور ﷺ دونوں جہانوں کے لیے نبی ہیں۔

☆ ربوبیت خدا کی۔

☆ نبوت مصطفیٰ کی۔

☆ خدائی خدا کی۔

☆ مصطفائی مصطفیٰ کی۔

☆ خدا کے بعد خدا کوئی نہیں۔

☆ مصطفیٰ کے بعد مصطفیٰ کوئی نہیں۔

أَنَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

کلمہ طیبہ میں حضور ﷺ کا ذکر:

حضرات گرامی!

کلمہ طیبہ اسلام کی بنیاد اور اساس ہے۔

کلمہ طیبہ پڑھنے سے انسان مسلمان ہوتا ہے۔

کلمہ طیبہ ہی مسلمان کا امتیازی نشان ہے۔

کلمہ طیبہ ہی مسلمان کا زیور اور حسن ہے۔

کلمہ طیبہ میں پہلے اللہ کا ذکر ہے..... اور پھر محمد رسول اللہ کا ذکر ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ-

## کلمہ شہادت میں حضور کا ذکر:

کلمہ شہادت انسان کو اسلام کا اعزاز عطا کرتا ہے۔

کلمہ شہادت میں مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی شہادت کا شرف عطا ہوتا ہے۔ گویا کہ مسلمان خدا کی توحید اور حضور اکرم ﷺ کی رسالت کا گواہ بن گیا کتنے بڑے دعوے کا گواہ ہے۔ کیسی سچی گواہی اور کیسا سچا دعویٰ ہے۔ اس گواہی پر جس قدر فخر کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

کلمہ شہادت میں پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور پھر رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے۔ کس قدر شان و عظمت کا روح پرور منظر ہے جو روح اور ایمان کو تازگی بخشتا ہے سبحان اللہ۔

## اذان میں حضور ﷺ کا ذکر:

جب مؤذن کی آواز مسجد کے بیناروں سے بلند ہوتی ہے تو اس میں پہلے پہل اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا آتی ہے دل میں توحید خداوندی کی ایک وجدانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا کے حضور سر جھک جاتا ہے۔ دل خدا کے حضور سجدوں کے لئے مچلنے لگ جاتا ہے۔ ساتھ ہی دوسری آواز آتی ہے کہ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ

یہ آواز دل میں ایک عجیب سرور پیدا کرتی ہے۔ عشق رسالت کی تمام لذتوں سے

دل سرشار ہو جاتا ہے۔ ایک مسجد میں نہیں بلکہ ملک کی کروڑوں مسجدوں میں پانچ وقت ان کلمات سے روح پرور نظارے سامنے آتے ہیں۔ پورے عالم میں پانچ وقت توحید و رسالت کے ان نغموں سے اسلام کی عظمت کے نقشِ قلوب پر ثبت ہوتے ہیں۔ دنیائے کفر مبہوت ہو کر ان کلمات کو سنتی ہے اور پھر خداوند قدوس ان کے دلوں کے درستیچے ان الفاظ کی صداقت پر ایمان لانے کے لئے کھول دیتے ہیں۔

ذالك فضل الله يوتيه من يشاء۔

نام میں اللہ اکبر کیا تیرے تاثیر ہے  
داخل ہر باگ ہے شامل بہ ہر تکبیر ہے  
شاعر رسالت حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ جو اپنی شاعری کے ذریعے رسالت و نبوت کے ایسے ایسے جواہرات امت کو عطا کرتے ہیں کہ پورا ماحول عیش عیش کراٹھتا ہے حضرت حسان رضی اللہ عنہ اپنے مخصوص انداز میں نغمہ سرا ہیں کہ

○ وَضَمَّ إِلَّا اللَّهَ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهِ

○ إِذْ قَالَ فَيَا خَمْسَ الْمُؤَدَّنَ أَشْهَدُ

○ وَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ لِهَجَلَهُ

○ نَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ سرکارِ دو عالم ﷺ کا نام ملا لیا ہے۔ چنانچہ مؤذن پانچ وقت اذان میں اللہ کی توحید کے ساتھ حضور ﷺ کی شہادت دیتا ہے۔

☆ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے اعزاز و اکرام کے لئے اپنے نام کو شق کر کے آپ کا نام نکال لیا ہے۔ چنانچہ رب کا اسم گرامی محمود ہے اور حضور ﷺ کا اسم گرامی محمد

ہے ﷺ۔

خطیب کہتا ہے:

☆ حمد و صلوة میں حضور کا ذکر ہے۔

☆ خطبات جمعہ میں حضور کا ذکر ہے۔

☆ عالم برزخ میں حضور ﷺ کا ذکر ہے۔

☆ قبر میں حضور ﷺ کا ذکر ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ

مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ-

قبر میں جب مسلمان سے سوال کیا جائے گا تو وہ جواب میں شہادت دے گا کہ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

قرآن حکیم میں رفعت رسالت..... اور

خدا اور رسول کے وصل و قرب کے جلوے:

○ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (آل عمران)

○ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (النساء)

○ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ (پ ۲ سورہ مائدہ)

○ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (پ ۱۹)

○ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (حجرات)

○ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (پ ۱۸)

- لَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (پ ۲۹ فتح)
- لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالرَّسُولِ۔ (پ ۲۷)
- وَعَنْ لَمْ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالرَّسُولِ۔ (پ ۲۷)
- أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ۔ (پ ۳ آل عمران)
- مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔ (پ ۵)
- مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ (سورنساء)
- أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔
- إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيَقُولُونَ نُوْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا أُولَئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا وَاعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا۔

(پ ۶ سورہ نساء)

”اللہ تعالیٰ اور اس کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو لوگ اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان (ایمان لانے میں) فرق رکھیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعضوں پر تو ایمان لاتے ہیں اور بعضوں کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایک بین بین راہ تجویز کریں۔ ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

حضرات گرامی! قرآنی آیات کے اس ایمان پر در منظر سے آپ نے اندازہ کر لیا

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کا اپنے نام کے ساتھ کس قدر پیار کے اندازے سے ذکر فرمایا ہے اور کس طرح مختلف پیرایہ بیان سے آپ کی عظمت کو بیان فرمایا ہے جس سے ثابت ہوا کہ

..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ.....

کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا فرما کے شان رسالت کا ڈنکا پورے عالم میں بجا دیا۔  
حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا حق ادا کر دیا..... اور اللہ تعالیٰ نے رفعت رسالت کا سماں باندھ دیا۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی دھرتی پر محمد الرسول اللہ ﷺ جیسا بچہ نہ کسی ماں نے جنا ہے اور نہ قیامت تک جن سکتی ہے۔

آپ ہی رحمۃ العالمین ہیں۔

آپ ہی شفیع المذنبین ہیں۔

آپ ہی خاتم النبیین ہیں۔

سیادت و قیامت کا تاج آپ ہی کو زیبا ہے

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۴

## ذکر رسول ﷺ کے ساتھ

ذکر اصحاب رسول کے ایمان افروز نظارے

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُو بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ  
سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهِ وَعَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(پ ۱۰ سورہ توبہ)

”اس کے بعد اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول ﷺ پر اور مومنین

پر تسلی نازل کی۔“

حضرات گرامی! آج کی تقریر کا عنوان بھی عجیب ہے اور بات بھی عجیب ہے یہ بات تو آپ ہمیشہ سنتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس قدر بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ جہاں اللہ کا نام آتا ہے وہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد الرسول ﷺ کا ذکر کیا ہے۔ جہاں جہاں اسم خدا آیا وہیں اسم مصطفیٰ ﷺ آیا۔ لیکن آج میں آپ کے سامنے ایک ایسا خوشبودار عنوان پیش کر رہا ہوں کہ جہاں جہاں ذکر رسول ہو اوہیں وہیں ذکر اصحاب رسول ہو۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ کے صحابہؓ سے..... یاران رسول سے اس قدر محبت ہے کہ اس نے جہاں اپنے پیارے رسول کا ذکر کیا ہے وہیں اپنے رسول کے صحابہؓ کا ذکر کیا ہے۔ اس وقت میں قرآن حکیم کے گلدستے سے صحابہ کرام کی عظمت کے وہ پھول پیش کروں گا جو شاخ رسالت پر اس طرح مہکتے ہیں کہ پورا گلشن ان کی خوشبو سے معطر ہو گیا ہے۔ چنانچہ اسی آیت کریمہ کو ملاحظہ فرمائیے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهِ وَعَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے سکینہ نازل کرتے وقت اصحابؓ رسولؐ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ برابر شریک رکھا، تاکہ معلوم ہو جائے کہ جو نعمت نبیؐ کو دی جائے گی وہی نعمت صحابہؓ کو دی جائے گی جو تسلی نبیؐ کو دی جائے گی وہی تسلی صحابہؓ کو دی جائے گی نبیؐ کو بھی جہاد میں غلبے کا یقین دلایا گیا صحابہؓ کو بھی جہاد میں غلبے کا یقین دلایا گیا نبیؐ کی تسلی بھی عطیہ خداوندی صحابہؓ کی تسلی بھی عطیہ خداوندی کیوں.....؟

اس لئے کہ رسولؐ کا غلبہ..... خدا کا غلبہ  
اس لئے کہ صحابہؓ کا غلبہ..... خدا کا غلبہ  
مقصود جو ایک تھا  
منزل جو ایک تھی  
مدعی جو ایک تھا..... اعلائے کلمۃ اللہ  
اصحاب رسولؐ کے دشمن غور کریں۔

جب خداوند کریم صحابہؓ کو غالب کرنے کے لئے تسلیاں دے رہا ہے تو کون ہوتا ہے ان کو مغلوب کرنے والا۔

کائنات میں ان کو مٹانے والے مٹ گئے..... مگر اصحاب رسولؐ کا نام اور کام نہ مٹا ہے۔ نہ ہی قیامت تک مٹے گا۔

## گلدستے کا دوسرا پھول:

صحابہ سے دوستی لازم ہے۔

اِنَّمَا وَلِيَّكُمْ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا۔

(پ ۶ سورہ مائدہ)

”تمہارے دوست تو بس اللہ اور اس کا رسول ﷺ اور ایمان

والے ہیں۔“

خطیب کہتا ہے

☆ امت کی دوستی.....اللہ تعالیٰ، رسول ﷺ اور صحابہ ﷺ سے ہوگی۔

☆ ان میں سے کسی سے بغض ہو تو ایمان ختم۔

☆ اسی لئے کہا جاتا ہے۔

حب صحابہ رحمت اللہ

بغض صحابہ لغتہ اللہ

☆ دوستی کا مزہ ہی یہاں ہے

☆ خدا بھی وفادار

☆ رسول خدا ﷺ بھی وفادار

☆ اصحاب رسول ﷺ بھی وفادار

☆ خدا سے بغض رکھنے والا غدار

☆ مصطفیٰ ﷺ سے بغض رکھنے والا غدار

☆ صحابہ کرام ﷺ سے بغض رکھنے والا غدار

غدار ہے۔ غدار ہے..... جو صحابہ ﷺ سے بے زار

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے محبوب کے تذکرے کے ساتھ

صحابہ کرام ﷺ کا بھی تذکرہ فرمایا..... تاکہ معلوم ہو جائے جو ان کا ہوگا وہی ہمارا ہوگا۔

## گلدستے کا تیسرا پھول:

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ  
الْغَالِبُونَ (پ ۶، ماندہ، رکوع ۱۱)  
”اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں سے دوستی رکھے گا  
سو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔“

خطیب کہتا ہے:

قرآن حکیم سے معلوم ہوا کہ غلبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی دوستی رکھنے والوں کو حاصل ہو

گا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دوستوں کا بول بالا

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمنوں کا منہ کالا

صحابہ رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے حزب اللہ کا نام دیا ہے

جب صحابہ رضی اللہ عنہم حزب اللہ ہوئے تو ہمُ الْغَالِبُونَ کی بشارت ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم حِزْبُ الرَّحْمَنِ

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن حِزْبُ الشَّيْطَانِ

## گلدستے کا چوتھا پھول:

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَالرَّسُولُ وَلِلْمُؤْمِنِينَ (پ ۲۸ منافقون)  
”عزت تو بس اللہ ہی کی ہے اور اس کے رسول (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور  
ایمان والوں کی۔“

خطیب کہتا ہے:

☆ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب رسول کو اپنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

تذکرے میں ساتھ رکھا..... اور ایک عظیم فیصلہ سنایا کہ..... کہ عزت تو

در اصل اللہ ہی کی ہے..... پھر رسول اللہ ﷺ کی..... پھر صحابہؓ کی.....  
 عزت سے مراد غلبہ اور اقتدار لیا ہے یہ تو خداوند تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔  
 ☆ معلوم ہوا یہ صحابہؓ کے لئے آنکھیں فرشِ راہ کرے گا۔ اس نے خدا اور رسول کے لئے  
 آنکھیں بچھائیں۔ صحابہؓ کی تعظیم کرنا خدا اور رسول کی تعظیم کے مترادف ہے۔  
 ☆ جو صحابہؓ کا گستاخ، وہ خدا اور رسول ﷺ کا گستاخ۔

## گلدستے کا پانچواں پھول:

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ۔

(پ ۲۸، سورہ تحریم)

”پیغمبر ﷺ کا رفیق تو اللہ تعالیٰ ہے اور جبرائیل علیہ السلام اور نیک

مسلمان ہیں۔“

خطیب کہتا ہے:

- ☆ پیغمبر کا رفیق تو حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہے
- ☆ جبریل بھی رفیقِ نبوت ہے..... اور
- ☆ صحابہؓ بھی رفیقِ نبوت ہیں
- ☆ خدا کا ذکر
- ☆ رسول ﷺ کا ذکر
- ☆ صحابہ کرامؓ کا ذکر
- ☆ کیا روح پرور..... ایمان پرور نظر رہے۔
- ☆ صحابہ کرامؓ..... رفقاءِ مصطفیٰ۔
- ☆ صحابہ کرامؓ..... دکھ کے ساتھ۔
- ☆ صحابہ کرامؓ..... سکھ کے ساتھ۔
- ☆ صحابہ کرامؓ..... بدر کے ساتھ حضر کے ساتھ۔

صحابہ کرام ﷺ.....حشر کے ساتھی نشر کے ساتھ۔

صحابہ کرام ﷺ.....جنت کے ساتھی۔

إِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ -

صحابہؓ.....اور.....رسولؐ

حقیقی دوست.....حقیقی محبوب

حقیقی مقتدا.....حقیقی پیشوا

حقیقی رہبر.....حقیقی راہنما

حقیقی دلبر.....

حقیقی مرید.....حقیقی پیر

کیسا گل دستہ ہے اور کیسی مہکتی ہوئی خوشبو ہے۔ سبحان اللہ۔

## گلدستے کا چھٹا پھول:

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَ

الْمُؤْمِنُونَ۔ (پ ۱۱ سورہ توبہ)

”اور آپ کہہ دیجئے کہ عمل کئے جاؤ سو تمہارے عمل کو اللہ اور اس کا

رسول اور مومنین ابھی دیکھے لیتے ہیں۔“

خطیب کہتا ہے:

☆ تمہارے اعمال کا جائزہ اللہ رسول مومن لیں گے۔

☆ گویا کہ اعمال تمہارے ہوں گے جائزہ صحابہ کرام لیں گے

☆ صحابہ کرام ﷺ بتائیں گے کہ کھر اکون ہے کھوٹا کون ہے؟

☆ صحابہ کرام ﷺ معیار ہوں گے کھرے کھوٹے کا۔

- ☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ترازو میں اعمال کو تو لا جائے گا۔
- ☆ وہ ترازو توڑ دیا جائے گا۔
- ☆ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے ترازوں میں تولنے کی کوشش کرے گا۔
- ☆ اس لئے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ صحابہ معیار حق ہیں۔
- ☆ صحابہ کے دشمنو! تم داہی تباہی بکتے جاؤ۔
- ☆ فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنُونَ۔

### گلدستے کا ساتواں پھول:

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ  
فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ (پا اسورہ توبہ رکوع ۳)

”بے شک اللہ تعالیٰ نے نبی پر اور مہاجرین و انصار پر رحمت کے  
ساتھ توجہ فرمائی جنہوں نے نبی ﷺ کا ساتھ تنگی کے وقت میں دیا۔“  
خطیب کہتا ہے:

فیه مدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذین عزوا معہ من

المہاجرین والانصار۔

قَدْ تَابَ عَلَيْهِمْ ..... أَيْ ..... وَقَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ وَرَضِيَ أفعالهم

(بصا ص)

خطیب کہتا ہے:

- ☆ پہلے خدا کا ذکر
- ☆ پھر رسول کا ذکر
- ☆ پھر مہاجرین کا ذکر
- ☆ پھر انصار کا ذکر

☆ فِي سَاعَةِ الْعَسْرِ

جنگ تبوک کے انتہائی دکھ بھرے دن

☆ سخت گرمی۔ تیز دھوپ۔ طوفان

☆ فصلیں کا ٹٹنے کے دن

☆ شمرات جمع کرنے کے ایام

سواریاں عنقا۔ مسافت بہت دور۔ سامانِ رسد کی کمی۔ مقابلہ میں رومی فوج کا لشکر جرار۔ اور صحابہ کا چہرہ پیغمبر ﷺ اور دیدار نبوت سے سیراب ہو کر سفر کرنا اور ان حالات میں پیغمبر ﷺ کی رفاقت کو نہ چھوڑنا اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آیا کہ..... رحمت حق جوش میں آئی اور صحابہ سے اپنی رضا کا اعلان کر دیا۔

ذالك فضل الله يوتييه من يشاء

خدا صحابہؓ سے راضی

سنی صحابہؓ سے راضی

خدا مہاجرین سے راضی

سنی مہاجرین سے راضی

خدا انصار سے راضی

سنی انصار سے راضی

جو خدا سے ناراض ہوگا

سنی اس سے ناراض ہوگا

جو رسول اللہ ﷺ سے ناراض ہوگا

سنی اس سے ناراض ہوگا

جو صحابہؓ سے ناراض ہوگا

سنی اس سے ناراض ہوگا

جو مہاجرین سے ناراض ہوگا  
 سنی اس سے ناراض ہوگا  
 جو انصار سے ناراض ہوگا  
 سنی اس سے ناراض ہوگا  
 دشمن صحابہؓ سے خدا ناراض۔ رسول اللہ ﷺ ناراض۔ صحابہ ناراض۔ امت  
 ناراض۔ اس لئے سنی ناراض۔

### گلدستہ کا آٹھواں پھول:

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي  
 (پ ۱۳ سورہ یوسف)

”آپ کہہ دیجئے میرا طریق یہی ہے میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا  
 ہوں۔ دلیل پر قائم ہوں میں بھی اور میرے پیروں بھی۔“  
 خطیب کہتا ہے:

اللہ کے راستے کے دو داعی  
 رسول۔ اصحاب رسول  
 رسول کے پاس بھی دلیل دعویٰ  
 صحابہ کے پاس بھی دلیل دعویٰ  
 رسول بھی سچا۔ صحابہ ﷺ بھی سچے  
 رسول بھی وکیل دین الہی  
 صحابہ بھی وکیل دین الہی  
 صحابہ پر جرح دین کے وکلاء پر جرح ہوگی  
 صحابہ پر جرح کرنے والے  
 دین کے دشمن..... سبیل دین کے دشمن

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اس لئے جرح کر رہے ہیں تاکہ دین الہی کو مشکوک کر دیا جائے مگر انہیں اطمینان خاطر رہنا چاہیے کہ تماری اس جرح سے تمہی مشکوک قرار پائے جاؤ گے..... تمہارا ایڈووکیٹ جنرل عبداللہ بن سبا یہودی اصحاب رسول کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تم بھی کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔

### گلدستے کا نواں پھول:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ  
آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ (پ ۳ کو ع ۱۵ آل عمران)

”بے شک ابراہیم سے سب سے قریب لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے  
ان کی پیروی کی تھی اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ لوگ ہیں جو ان پر ایمان  
لائے اور اللہ ایمان لانے والوں کا حامی ہے۔“

☆ اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل ابراہیمی تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عقائد و نظریات میں ساتھ دیا۔

یا اصلی ابراہیمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو عقائد و اعمال میں ان کے  
پیروکار ہیں۔

خطیب کہتا ہے:

آل ابراہیم دراصل اصحاب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں  
آل ابراہیم ہی دراصل برکات و ثمرات کی مستحق ہے۔  
آل ابراہیم کو درود شریف میں برکات و انوارات کا مرکز و محور قرار دیا گیا ہے۔

ابراہیمی..... انوارات

محمد صلی اللہ علیہ وسلم..... انوارات

سب کا مرکز

اصحاب رسول..... اصحاب محمد..... اصحاب مصطفی

اللهم صلی علیف محمد وعلیف افل محمد

## دسواں پھول:

قُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ (پ ۳ آل عمران)

”آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اپنا رخ اللہ کی طرف کر چکا ہوں اور جو

میرے پیروکار ہیں وہ بھی۔“

کیا عجیب ارشاد ہے کہ میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تو اپنا رخ اللہ کی طرف کر

چکے ہیں۔

☆ اپنے ساتھ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ فرمایا۔

☆ میں اور میرے صحابہ تو اپنا رخ اللہ کی طرف کر چکے ہیں

☆ معلوم ہوا کہ صحابہ کا رخ ہی سیدھا ہے۔

☆ جس کے عقائد و اعمال کا رخ ان کے رخ کی طرح ہوگا وہ مقبول ہوگا۔ جن کا رخ ان

کے رخ سے بدل جائے گا وہ مردود۔

## گلدستہ کا گیارہواں پھول:

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثِي اللَّيْلِ وَنُصْفَهُ وَ

ثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ (سورہ مزمل رکوع ۲)

”آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ والوں

میں سے کچھ لوگ رات کی دو تہائی اور کبھی آدھی رات کبھی تہائی رات

کھڑے رہتے ہیں۔“

خطیب کہتا ہے:

☆ تہجد گزار نبی کے تہجد گزار صحابہ

- ☆ رات کو جاگنے والے نبی کے رات کو جاگنے والے صحابہؓ
- ☆ رات کو خدا کے حضور سجدہ کرنے والے نبی کے سجدہ گزار صحابہؓ
- ☆ رات کو امت کے غم میں رونے والے نبی کے راتوں کو رونے والے صحابہؓ
- ☆ رات کو قرآن پڑھنے والے نبی کے
- ☆ رات کو قرآن پڑھنے والے صحابہؓ
- ☆ جو عمل نبی کا..... وہی عمل صحابہ کا
- ☆ نماز کے رفیق صحابہؓ
- ☆ حج کے رفیق صحابہؓ
- ☆ فرائض کے رفیق صحابہؓ
- ☆ نوافل کے رفیق صحابہؓ
- ☆ دعاؤں کے رفیق صحابہؓ
- ☆ رات کی صداؤں کے رفیق صحابہؓ
- ☆ جہاد کے رفیق صحابہؓ
- ☆ تہجد کی خصوصی ساعتوں کے رفیق صحابہؓ
- ☆ تہجد کی خصوصی سعادتوں کے رفیق صحابہؓ
- ☆ غرضیکہ..... جہاں پیغمبر۔ وہاں صحابہؓ
- ☆..... رضوان اللہ علیہم اجمعین.....
- ☆..... سبحان اللہ۔ ماشاء اللہ.....

گلدستہ کا بارہواں پھول:

مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ

گلدستہ کا تیرہواں پھول:

لَكِنَّ الرَّسُولَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

خطیب کہتا ہے:

مُحَمَّدَ الرَّسُولَ اللَّهُ

وَالَّذِينَ مَعَهُ

جہاں..... رسول اللہ

وہاں..... اصحاب رسول اللہ

رسول کا ذکر پہلے..... صحابہ کا تذکرہ ساتھ ہی ساتھ

ایک ساتھ..... ایک سفر..... ایک منزل

گلدستہ کا چودہواں پھول:

فَأَسْتَقِمُّ كَمَا أَمَرْتُ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

”پس آپ مستقیم رہئے جیسا کہ آپ کو حکم ہوا ہے اور وہ لوگ بھی جو

تاب ہو کر آپ کے ہمراہ ہیں۔“

خطیب کہتا ہے:

وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

جو سب کو چھوڑ کر تیرے پاس آئے

آپ رب سے جوڑ کر..... ان کی جھولی بھر دیں

دین ان کا..... قرآن ان کا..... اسلام ان کا

میں ان کا..... آپ ان کے

جنت ان کی

رضائے الہی ان کی

رضائے مصطفیٰ ان کی

..... ماشاء اللہ.....

جب انہوں نے سب کچھ میرے لئے چھوڑ چھاڑ دیا ہے  
تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو اپنا مرکز تجلیات بنا لیا۔

مرکز انوار الہیہ

مرکز انوار نبوت

سُبْحَانَ اللَّهِ

### گلدستہ کا بندر ہواں پھول:

اَسْتَغْفِرُ لِدُنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

☆ دعاؤں میں صحابہؓ اور صحابیاتؓ کو بھی یاد رکھیں

☆ استغفار کا حکم نبوت کا بلند درجات کے لئے ہے

☆ جیسے اہدانا الصراط المستقیم میں صراط مستقیم تو پہلے ہی حاصل ہے۔ اس میں صراط مستقیم

میں انوارات و روشنی میں ترقی مقصود ہے۔

### گلدستہ کا سولہواں پھول:

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ (پ ۲۸ سورہ

تحریم، رکوع ۲۰)

”جس دن اللہ نہ نبی کو رسوا کرے گا اور نہ ان لوگوں کو جو اس کے

ساتھ ایمان لائے۔“

قیامت کے دن حضور ﷺ کا میاب ہوں گے۔

- قیامت کے دن صحابہ رضی اللہ عنہم کا میاب ہوں گے۔
- قیامت کے دن رسوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں جائے گی۔
- قیامت کے دن رسوائی صحابہ رضی اللہ عنہم کے قریب نہیں جائے گی۔
- قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرخرو ہوں گے۔
- ☆ رسوائی..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے حصے میں آئے گی۔
- ☆ رسوائی..... صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمنوں کے حصے میں آئے گی۔
- ☆ عزت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گی۔
- ☆ عزت صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملے گی۔
- ☆ عزت غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گی۔
- ☆ عزت غلامان صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملے گی۔
- ☆ بہت عجیب منظر ہوگا۔
- ☆ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عزت ووقار سے جنت جائیں گے۔
- ☆ بہت عجیب منظر ہوگا۔
- ☆ جب صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن نہایت ذلت ورسوائی سے جہنم میں جائیں گے۔
- ☆ کوئی برالفظ صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے لغت میں ہے ہی نہیں۔
- ☆ رسوائی، ذلت، ہلاکت، ضلالت، دھتکار..... صرف اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لئے۔

سنی اس دنیا میں بھی ان شاء اللہ کامیاب۔

سنی اس دنیا میں بھی ان شاء اللہ کامیاب۔

## درود میں صحابہ کی سنت:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ-

”آل محمد ﷺ سے مراد اصحاب رسول بھی۔ ازواج مطہرات بھی۔

اہل بیت بھی گویا جہاں درود وہاں صحابہ..... سبحان اللہ“

## سلام میں صحابہ کی سنت:

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ-

☆ عباد اللہ الصالحین

کا اولین مصداق جماعت صحابہؓ۔

جہاں سلام..... وہاں صحابہؓ۔

جہاں رحمت..... وہاں صحابہؓ۔

جہاں عظمت..... وہاں صحابہؓ۔

جہاں جنت..... وہاں صحابہؓ۔

حضرات گرامی!

کس قدر ایمان افروز نظر اے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت اور سنت کے ساتھ صحابہ کرام ﷺ کے ملاحظہ فرمائے۔ یہی ایمان پرور نظر اے ہیں جو ایمان اور مسلمان کی جان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے قلب و جگر کو ان کی روحانی کیفیات کی لذتوں سے ہمیشہ بہرہ مند فرمائے۔

وَأَخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۵

## صحابہؓ کا عمل

خدا اور رسول ﷺ کا عمل قرار پایا

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... إِنَّ الَّذِیْنَ  
يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ -

(پ ۲۶ سورہ فتح)

”بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ اللہ ہی سے  
بیعت کر رہے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر۔“

حضرات گرامی!

آج کی تقریر میں آپ کے سامنے ان دلائل و براہین کا تذکرہ ہوگا جن میں صحابہ  
کرامؓ کے عمل کو اللہ اور رسول ﷺ کا عمل قرار دیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصحابؓ رسول  
خدا اور رسول کے رنگ میں اس قدر رنگے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ  
کی پسند اور رضامندی ان کی زندگی کا حصہ بن چکی تھی۔ ان کا اٹھنا، ان کا بیٹھنا، ان کا کھانا، ان کا  
پینا مرضی خداوندی کے اس قدر تابع ہو چکا تھا کہ ان کے عمل کو خداوند قدوس نے کئی دفعہ اپنا عمل  
قرار دیا اور ان کی نسبت رسول اور نسبت خداوندی اس قدر مضبوط اور مستحکم ہو گئی تھی کہ بلا تکلیف  
انہیں فنا فی التوحید اور فنا فی الرسالہ کے شاہکار قرار دیا جاسکتا ہے۔

خطیب کہتا ہے:

جن صحابہ نے حضور ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی گویا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

جو صحابہ کرام ﷺ رسول ﷺ کے مرید ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے مرید ہیں۔

☆ صحابہ کرام ﷺ مرید خدا اور مرید رسول ہیں۔

☆ صحابہ ﷺ کا ہاتھ رسول کے ہاتھ میں۔

☆ رسول ﷺ کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ میں۔

☆ اللہ کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں پر

☆ جو صحابہ ﷺ کے ہاتھ پر حملہ کرے گا۔

اس نے

خود رسول خدا کے ہاتھ پر حملہ کیا

☆ اب دیکھئے قیامت کے دن۔

☆ اصحاب رسولؐ کا ایک ہاتھ خدا کے ہاتھ میں۔

☆ اصحاب رسولؐ کا دوسرا ہاتھ رسول کے ہاتھ میں

اے دشمن رسول ﷺ اور دشمن اصحاب رسولؐ

اگر تجھ میں طاقت ہے تو خدا اور رسول کے ہاتھوں سے صحابہ کے ہاتھ چھڑا کر

دکھا؟

☆ خدا اور رسول اپنے پیاروں کو محبت سے پیار سے اپنے ہاتھوں سے جنت میں لے

جائیں گے۔

☆ دشمن اصحاب رسول ہاتھ ملتا رہ جائے گا۔

اگر چوں چرا کرے گا تو اس کے دونوں ہاتھ ابولہب کی طرح بر باد کر دیئے جائیں

گے۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ صحابہ کے دشمنوں کے دونوں ہاتھ ہر سال اپنی ہی چھریوں سے

زخمی کرائے جاتے ہیں۔

☆ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ محفوظ ہاتھ کون سے ہیں اور مردود ہاتھ کون سے ہیں؟

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اس آیت میں بتایا گیا کہ

نبی ﷺ کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں

صحابہؓ کا ہاتھ نبی کے ہاتھ میں

خدا کا ہاتھ

صحابہ کرامؓ اور رسول کے مقدس ہاتھوں پر

..... سبحان اللہ..... ماشاء اللہ.....

☆ آیت نمبر ۲:

### خدا کا فعل صحابہ کا فعل:

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ (پس سورہ انفال)

”سو تم نے ان کو قتل نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا ہے“

غزوہ بدر میں شریک صحابہ کرامؓ جب اللہ کا نام لے کر کفار پر حملہ آور

ہوئے تو ان کے پرچے اڑادیئے اور ان کی گردنیں اڑا کر زمین پر

لاشوں کے ڈھیر لگا دیئے اس پر اللہ تعالیٰ نے اصحابؓ رسولؐ کو ارشاد فرمایا

کہ تم نے ان کفار کو قتل نہیں کیا بلکہ ان کو قتل ہم نے کیا ہے۔

خطیب کہتا ہے:

یہ عجیب بات ہے کہ مشرکین کا قتل صحابہؓ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ تم نے قتل نہیں کیا بلکہ ہم نے قتل کیا ہے۔

غور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اصحابؓ رسولؐ کے عمل اور فعل کو اپنی طرف نسبت کر کے

انہیں اعزاز دے رہے ہیں کہ تمہارا عمل میرا عمل۔ سبحان اللہ جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ

وَمَا رَمَيْتُ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ-

”اور آپ نے ان پر خاک کی مٹھی نہیں پھینکی جب کہا آپ نے وہ

پھینکی بلکہ اللہ نے وہ پھینکی۔“

☆ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ

أَيُّ لَيْسَ بِحَوْلِكُمْ وَتَوْتِكُمْ قَتَلْتُمْ أَعْلَ أَيْكُمْ مَعَ كَثْرَةِ عَدُوِّهِمْ وَقِلَّةِ عَدُوِّهِمْ أَيْ بَلْ هُوَ الَّذِي أَظْفَرَ كُمْ عَلَيْهِمْ - (ابن کثیر)

”تم نے اپنی طاقت اور قوت سے ان دشمنوں کو قتل نہیں کیا ان کی

تعداد کی کثرت و قلت کے باوجود سب کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کامیابی اور

فتح نصیب فرمائی۔“

○ وَمَا رَمَيْتُ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ-

یعنی آپ کے یا کسی مخلوق کے بھی بس میں نہ تھا کہ خاک کے وہ ذرے ہر کافر کی

آنکھ تک پہنچادیں۔ رمی کا معجزانہ عمل تمام تر قدرت الہی کا کرشمہ تھا۔

إِنَّ اللَّهَ بَلَّغَ بِذَلِكَ التُّرَابِ وَجُوهَهُمْ وَعِيُونَهُمْ إِذْ لَمْ يَكُنْ فِي وَسْعِ أَحَدٍ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ أَنْ يَبْلُغَ ذَلِكَ التُّرَابِ عِيُونَهُمْ .....  
مِنْ مَوْضِعِ الَّذِي كَانَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

(جصاص)

”اللہ تعالیٰ نے کفار کے چہروں اور آنکھوں میں مٹی ڈال دی جب کہ مخلوق کے کسی فرد کے ہاتھ میں یہ طاقت نہیں تھی کہ یہ خاک کسی کی آنکھوں میں ڈال سکے۔ اس کی تعبیر یہ ہوگئی۔

☆ ہاتھ نبی ﷺ کا تھا..... طاقت خدا کی تھی۔

☆ اسی طرح جب صحابہ کرام ﷺ کافروں کو قتل کر رہے تھے..... تو ہاتھ صحابہ کرام ﷺ کا تھا اور طاقت اللہ کی تھی۔

تلو اور صحابہ ﷺ کے ہاتھ میں تھی..... طاقت خدا کی تھی

یلغار صحابہ ﷺ کی تھی..... یا خدا کی تھی

ذٰلِكَ فَضَلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَاءُ

☆ آیت نمبر ۳:

صدیق کی نصرت خدا کی نصرت ہے:

إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيًا

اثنینِ اذْهُمَا فِي الْغَارِ (پ ۱۰ سورہ توبہ)

”اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اس وقت کر چکا

ہے جب کہ کافروں نے آپ کو مکہ معظمہ سے نکال دیا تھا۔ دو آدمیوں

میں سے ایک آپ تھے جب کہ دونوں غار میں تھے۔“

خطیب کہتا ہے:

☆ رسول ﷺ اور صدیق ﷺ..... دونوں نے دین کی مدد کی

☆ رسول ﷺ اور صدیق ﷺ..... دونوں کی خدا نے مدد کی

- ☆ رسول ﷺ بھی خدا کا
- ☆ مدد بھی خدا کی
- ☆ صدیق ﷺ بھی خدا کا
- ☆ مدد بھی خدا کی
- ☆ کفر نبی ﷺ کو گھر سے نکالتا ہے
- ☆ صدیق ﷺ گھر سے نکل کر نبی ﷺ کا ساتھ دیتا ہے
- ☆ کفر کا کام ہے نبی ﷺ کو ملک بدر کرے..... اور
- ☆ صدیق ﷺ کا کام ہے کہ وہ اپنے کندھوں پر نبوت کو اٹھا کر چلے..... اور نبی ﷺ کو جھولی میں سلائے
- ☆ غار کے اندر ساتھ رہے..... اور
- ☆ مزار کے اندر ساتھ رہے
- ☆ آیت نمبر ۴:

### اصحاب رسول ﷺ کی نصرت خدا کی نصرت ہے:

هُوَ الَّذِي آيَّدَكَ بِنُصْرِهِ وَ بِالْمُؤْمِنِينَ (پ ۱۰ انفال)

”اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے اپنی مدد اور صحابہ کے تعاون سے آپ کو استحکام بخشا۔“

- ☆ خدا نے صحابہ ﷺ کے تعاون کو اپنی نصرت کے ساتھ رکھا
- ☆ کیونکہ صحابہ کرام ﷺ مرضیات الہیہ میں اپنے آپ کو گم کر چکے تھے۔
- ☆ آیت نمبر ۵:

نبی کیلئے اللہ کی ذات اور صحابہ کی ذات کافی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبِكَ اللَّهُ وَمَنْ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

”عجیب بات ہے کہ میرے محبوب آپ کو میں اور آپ کے صحابہ کافی

ہیں آپ بے فکر رہیں۔“

معلوم ہوا کہ خدا کی طاقت اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی نصرت کے بعد آپ کو کسی اور کی

ضرورت نہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کون تھے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت کیا ہے؟ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی اہمیت کیا ہے اگر کسی کی سمجھ میں نہیں آئی تو ہو خدا سے پوچھئے۔

☆ آیت نمبر ۶:

صحابہؓ کے دشمن خدا کے دشمن:

وَأَعْدُو لَهُمْ مَا سَتَعْتَمِدُوا مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ

بِهِمْ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ (پ۱۰ انفال)

”اور ان سے مقابلہ کرنے کے لئے جس قدر بھی تم سے ہو سکے

سامان درست رکھو۔ قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جس کے

ذریعہ سے تم اپنا رعب رکھتے ہوئے اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں پر۔“

خطیب کہتا ہے:

عَدُوِّي ..... وَعَدُوَّكُمْ

میرے دشمن ..... تمہارے دشمن

تمہارے دشمن ..... میرے دشمن ..... یعنی .....

خدا کے دشمن صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن خدا کے دشمن

میرا دین..... تمہارا دین

میرا قرآن..... تمہارا قرآن

میرا رسول صلی اللہ علیہ وسلم..... تمہارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جو تمہارا دشمن، تمہارے مقام کا دشمن، تمہارے اعمال کا دشمن، تمہارے افعال کا

دشمن..... وہ میرا دشمن..... کیونکہ تمہارا عمل میرا عمل..... میرا عمل تمہارا عمل۔

☆ آیت نمبر:۔

صحابہ رضی اللہ عنہم سے مذاق خدا سے مذاق ہوگا:

رِدِّوْا رِدِّوْا مِنْهُمْ فَسَخَّرَ اللَّهُ مِنْهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

”پھر ان سے تمسخر کرتے ہیں۔ اللہ ان سے تمسخر کرتے ہیں اور ان

(صحابہ رضی اللہ عنہم پر تمسخر کرنے والوں) کے لئے آخرت میں دردناک عذاب

ہے۔“

☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تضحیک کرنے والے خدا کے گستاخ۔

☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کا مذاق اڑانے والے جہنم میں جائیں گے۔

☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمنوں کا جہنم شدت سے انتظار کر رہی ہے۔

☆ پھر آگ میں ماتم کرنے کا مزہ آجائے گا۔

☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمنوں کے لئے ان کی پسند کے مطابق جہنم میں آگ کا انتظام ہو

گا۔

☆ آگ پر چلنا چونکہ ان کا محبوب مشغلہ تھا اس لئے آگ میں قیام کا بندوبست کر دیا گیا۔

☆ آیت نمبر ۷:

صحابہؓ کے خلاف جو کوئی جیسا کہے گا اللہ تعالیٰ سے ویسا ہی سنے گا:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمَ امْنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ  
السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِن لَّا يَعْلَمُونَ۔

”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ ایسا جیسا کہ ایمان لائے  
لوگ (یعنی صحابہ) انہوں نے کہا کہ کیا ہم ایمان لائیں ان بے وقوف  
لوگوں کی طرح خبردار یہی منافقین بے وقوف ہیں لیکن ان کو اس بات کی  
خبر نہیں ہے۔“

خطیب کہتا ہے:

- ☆ صحابہؓ کی توہین خدا کی توہین ہے۔
- ☆ صحابہؓ کو گالی دینا..... خدا کو گالی دینا ہے۔
- ☆ صحابہؓ پر تبرا کرنا..... خدا کو تبرا کرنا ہے۔
- ☆ گستاخ خدا۔ گستاخ رسول ﷺ۔ گستاخ صحابہؓ کی سزا ایک ہوگی۔
- ☆ جب صحابہؓ کی توہین خدا برداشت نہیں کرتا تو ہم کیوں کریں۔
- ☆ جو صحابہؓ کو کافر کہے گا اس آیت کی روشنی میں وہ خود کافر ہوگا۔
- ☆ جو صحابہؓ کو کافر کہے گا وہ خود کافر۔
- ☆ جو صحابہؓ کو منافق کہے گا وہ خود منافق۔
- ☆ جو صحابہؓ کو فاسق کہے گا وہ خود فاسق۔
- ☆ جو صحابہؓ کو غاصب کہے گا وہ خود غاصب۔

☆ جو صحابہؓ کو زندیق کہے گا وہ زندیق ہوگا۔

☆ انگریز کا قانون انگریز کے لئے ہے۔

☆ قرآن کا قانون مسلمانوں کے لئے ہے۔

امن و امان ضروری ہے..... تو ایمان و ایقان بھی ضروری ہے۔

افسوس ہے حکمرانوں کو اپنا اقتدار تو محبوب ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے اربوں

روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ مگر صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ان کی غیرت و حمیت

مردہ ہو چکی ہے۔ یا حسرتیٰ۔

☆ آیت نمبر ۹:

خدا دنیا اور آخرت میں صحابہؓ کا دوست ہوگا:

نَحْنُ أَوْلِيَاءُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ -

☆ آداب دوستی تمہیں معلوم ہے۔

☆ دوستی کے آداب میں شامل ہے کہ دوست کو دوست ہمیشہ اونچا دیکھنا چاہتا ہے۔

سکھی دیکھنا چاہتا ہے۔ باوقار دیکھنا چاہتا ہے۔ باعظمت دیکھنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ

صحابہ رضی اللہ عنہم اونچے بھی ہیں۔

☆ آیت نمبر ۱۰:

صحابہؓ جنتی ہوں گے:

وَأَبَشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ -

☆ صحابہؓ کو جنت کا وعدہ سنا دیا گیا۔

☆ جنت صحابہؓ کی ملکیت بنا دی گئی۔

☆ کیونکہ صحابہ کے دل فنا فی التوحید اور فنا فی الرسالہ ہو چکے تھے۔

ان سے نسبت خدا سے نسبت..... ان سے پیار خدا سے پیار۔

صحابہؓ جنت میں من مرضی کی زندگی گزاریں گے:

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُ أَنْفُسُكُمْ

صحابہؓ نے دنیا میں زندگی خدا چاہی گزارى..... اور..... صحابہؓ جنت

میں زندگی من چاہی گزاریں گے۔

خطیب کہتا ہے:

مدح صحابہؓ کے مہکتے ہوئے پھول

چن چن کر گلہستے میں سجادیئے گئے ہیں۔

اب اس کا کام ہے کہ

وہ ان مہکتے ہوئے پھولوں کی خوشبو سے محفل کو خوشبودار کر دیں۔

سامعین کے دامن ان پھولوں سے سجادیں..... سُبْحَانَ اللَّهِ

وَأٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۶

## عقیدہ کرنا سنتِ رسول ﷺ ہے

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْبَةً فَأَهْرَقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى (بخاری جلد دوم)

”حضرت سلمان عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ بچے کے لئے عقیدہ ہے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس سے میل پچیل دور کرو۔ جانور ذبح کیا جائے اس کے سر کے بال صاف کئے جائیں اس کی میل پچیل دور کی جائے۔“

حضرات گرامی!

آج کے جمعہ میں آپ کے سامنے عقیدہ کی فضیلت اور اس کے مسائل بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ اس گئے گزرے دور میں نبی اکرم ﷺ کی ایک مرغوب اور پسندیدہ سنت کو زندہ اور تابندہ کر سکیں۔

عقیدہ کسے کہتے ہیں اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ مشہور محدث حضرت العلام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اے ذبیحہٴ مسنونۃ وہی شاةٌ تَذْبَحُ عَنْ الْمَوْلُودِ الْيَوْمِ السَّابِعِ مِنْ وَلَا رْتَهُ سَمِيَتْ بِذَلِكَ لِأَنَّهَا تَذْبَحُ حِينَ يَحْلِقُ عَقِيْبَهُ وَهُوَ الشَّعْرَ الَّذِي لَكُونُ عَلَى الْمَوْلُودِ حِينَ يُولَدُ۔

(شرح مرقاة ص ۱۵۴ جلد ۸)

عقیقہ یعنی ذبیحہ مسنونہ وہ بکری جو پیدا ہونے والے بچے کی طرف سے اس کی ولادت سے ساتویں دن بعد میں ذبح کی جاتی ہے۔  
عقیقہ..... ان بالوں کو کہتے ہیں جو پیدائش کے وقت بچے کے سر پر ہوتے ہیں۔

☆ عقیقہ انعام الہی پر اظہار مسرت ہوتا ہے۔

بیٹا اور بچہ اللہ تعالیٰ کے انعامات ہوتے ہیں بچے کی پیدائش پر تمام گھرانا مسرتوں اور خوشیوں سے سرشار ہوتا ہے ایسے وقت اور ایسے عالم میں جب گھرانا خوشیوں سے معمور ہوتا ہے شریعت نے انسان کو اللہ کے حضور قربانی اور شکرانے کا سبق دیا ہے۔ چنانچہ عقیقہ اسی شکرانے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں نیاز مندی کے اظہار کا نام ہے۔

مالی قربانی دیتے وقت دل پر آدمی بوجھ محسوس کرتا ہے مگر اللہ کے حضور مالی قربانی سے تمام مصائب اور آلام کے بوجھ اتر جاتے ہیں۔

در اصل اسلام کی تربیت ہی یہی ہے کہ اپنی خوشی اور غم دونوں اللہ کی رضا اور مرضی کے تابع کر دو۔ اسی میں دونوں جہاں کی برکتیں ہیں۔ اسی میں فلاح ہے اور اسی میں نجات ہے جس خدانے تمہیں بچے کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے اس کی رضائے کے لئے اللہ کے راستہ میں جانور ذبح کر کے غریبوں اور ناداروں کو بھی اس مسرت میں شریک کرو۔ سبحان اللہ۔  
خطیب کہتا ہے:

عید الفطر ہو تو ..... غریب کا خیال رکھو

عید الاضحیٰ ہو تو ..... غریب کا خیال رکھو

رمضان شریف ہو تو ..... غریب کا خیال رکھو

بچہ پیدا ہو تو ..... غریب کا خیال رکھو  
پوری دنیا کو غریب کا خیال رکھنے کا حکم صرف اور صرف دین اسلام کے احکامات  
میں مضمر ہے۔

کمپوزم۔ امپریل ازم۔ سب دھرے کے دھرے رہ گئے۔ اسلام سب ازموں  
پر غالب آ گیا۔

☆ ملا علی قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کے ثمرات و برکات کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں  
کہ عقیقہ بچے کے لئے سلامتی اور خیر و برکت کا باعث ہوتا ہے۔ اگر عقیقہ نہ ہو تو بچہ مرض میں مبتلا  
رہتا ہے اور انوارات خداوندی سے محروم رہتا ہے۔ عقیقہ سے بچہ کی میل کچیل دور ہو جاتی ہے اور  
اسے روحانی صحت نصیب ہو جاتی ہے۔

### عقیقہ اور ارشاداتِ رسول ﷺ :

عقیقہ کے متعلق سرکارِ دو عالم ﷺ نے نہایت واضح ارشادات سے امت کی  
راہنمائی فرمائی ہے۔ اس وقت میں آپ کے سامنے عقیقہ کے بارے میں چند احادیث مبارکہ  
عرض کرتا ہوں تاکہ آپ ارشاداتِ رسول کی موجودگی میں عقیقہ کے برکات و انوارات سے بہرہ  
ورہ سکیں۔

### ارشادِ مصطفیٰ ﷺ :

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الصَّنَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَهُ فَأَهْرَقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيْطُوا عَنْهُ  
هُ الْاُدْي (رواه البخاری)

”حضرت سلمان بن عامر صنبی سے روایت ہے کہ میں نے رسول

اللہ ﷻ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بچے کے ساتھ عقیدہ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ جس کو بچہ عطا فرمائے تو وہ عقیدہ کرے) لہذا بچے کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس کا سر صاف کرو۔“

☆ اس حدیث میں بچے سے میل کچیل دور کرنے کا بھی مطلب ہے کہ بچے سے عقیدہ کرنے کے بعد روحانی آلودگی دور ہو جاتی ہے اور اسے روحانی بالیدگی حاصل ہوتی ہے بچہ زندگی میں فطرتاً روحانیت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اس لئے مسلمان کو چاہیے کہ بچے کی پیدائش کے بعد اس کا عقیدہ کرے۔

### ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے:

عَنْ الْحَسَنِ ابْنِ سَمْرَةَ أَنَّ جَنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّ غُلَامٍ رَهِينَةٍ بَعِثْتَهُ تَذْبَعُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى (ابوداؤد ص ۳۱۲ ترمذی جلد اول ص ۱۵)

”حضرت حسن بن سمرۃ بن جندب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷻ نے فرمایا کہ ہر بچہ اپنے عقیدہ کے عوض میں رہن ہوتا ہے جو ساتویں دن اس کی جانب سے ذبح کیا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے اور

نام رکھا جائے۔“

خطیب کہتا ہے:

☆ ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے۔

☆ بچے کا سر منڈایا جائے۔

☆ بچے کا نام رکھا جائے۔

- ☆ تین باتیں پیدائش کے بعد بچے کے لئے والدین کو کرنا چاہئیں۔
- ☆ بچہ والدین کے لئے راحت ہوگا اور والدین بچے کے لئے روحانی راحت کا سامان کریں۔

### عقیقہ میں کتنے جانور ذبح کئے جائیں:

عَنْ امِ كُرَيْبٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانَا كُنَّ  
أَوْ إِنَاثًا۔

(ترمذی جلد اول۔ نسائی۔ ابوداؤد)

- ”حضرت ام کرئہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ عقیقہ کے بارے میں فرما رہے تھے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے۔“
- ☆ دو بکریوں کا ذبح کرنا مستحب ہے لیکن اگر ایک بکری بھی ذبح کر دیا جائے تو دوست

ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَكَدًّا فَاحِبُّ أَنْ يَنْسِكَ عَنْهُ فَلْيَنْسِكْ  
عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً۔

(ابوداؤد ص ۳۹۲ نسائی ج ۲)

- ”حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ہاں بچہ ہو وہ اس کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔“

## کتنے بکرے دیئے جائیں:

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسِكُ أَحَدُنَا عَنْ  
وَلَدِهِ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَنْسِكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيُغْعَلْ عَنِ  
الْغُلَامِ شَاتَانٍ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً-

(ذاد المعاد جلد اول ص ۲۵۴)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنے بچے کی پیدائش پر دو بکروں اور بچی کی پیدائش پر ایک بکری ذبح کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

☆ حضرت العلام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ ان روایات سے استدلال کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

هَذَا يَدُلُّ عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ-

عقیقہ مستحب ہے اور ان روایات سے علامہ عینی کے نزدیک اس کا استحباب ثابت

ہوتا ہے:

## حضور ﷺ نے حسین کا عقیقہ کیا:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ  
الْهُؤَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا (ابوداؤد)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ

نے حسین اور حسین کا عقیقہ ایک مینڈھے سے کیا۔“

☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنے نواسوں کی طرف سے خود عقیقہ کیا۔ جو امت کے لئے راہنمائی اور روشنی مثال ہے۔

☆ سنت رسول کو زندہ کرنا امت کا فریضہ ہے۔ اب سنت کا احیاء خیر و برکات پیدا کرے گا

اور بچے میں روحانی کیفیات پیدا ہوں گی اور روح میں بالیدگی پیدا ہوگی جس سے اس کے مستقبل میں انابت الی اللہ کا ذوق پیدا ہوگا۔

### اہل حدیث علماء کا فتویٰ:

فتاویٰ نذیریہ میں ہے:

عقیدہ جمہور کے نزدیک سنت ہے واجب نہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد سوم)  
حضرات گرامی!

میں نے آپ حضرات کے سامنے اس وقت حکم رسول اور عمل رسول کے متعلق ارشادات رسول کا ایک گلدستہ پیش کیا ہے جس میں بچے کی پیدائش پر عقیدہ کرنے کی سنت کا عمل ظاہر کیا ہے۔ ان پر عمل پیرا ہو کر اس کی خوشبو گھر پھیلائی جائے ایک ایسا عمل جس سے خیرات و برکات کا عمل سنت رسول کی پیروی میں زندہ ہو جائے اس سے ایمان اور عمل میں ایک ولولہ تازہ پیدا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۷

## سیرت سیدہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ خَيْرُ بَنَاتِي أُصِيبَتْ فِيَّ هِيَ أَفْضَلُ بَنَاتِي  
أُصِيبَتْ فِيَّ -

(مجمع الزوائد للبيهقي - دلائل نبوة للبيهقي جلد ۲)

”جسے میری وجہ سے ستایا گیا یہ میری افضل بیٹی ہے جسے میری وجہ

سے دکھ پہنچائے گئے۔“

حضرات گرامی!

آپ کو معلوم ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں اور اللہ تعالیٰ نے  
چاروں کو ممتاز مقام عطا فرمایا تھا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ چاروں سے بے پناہ پیار کرتے تھے۔  
بیٹی ویسے بھی والد کو زیادہ پیاری ہوتی ہے اور جب وہ اپنی صلاحیتوں اور انسانی  
خوبیوں سے مالا مال ہو تو والد کو خصوصی توجہات کی مستحق ہوتی ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی چار صاحبزادیاں حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کطن مبارک  
سے پیدا ہوئی تھیں۔ ان پر جمہور اہل سنت کا اتفاق ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے صرف  
رائفی فرقہ اس سے اختلاف کرتا ہے۔ ان کے اختلاف کی وجہ سے صحابہ کرامؓ سے دشمنی اور بغض  
ہے کیونکہ اگر وہ حضور ﷺ کی چار صاحبزادیاں تسلیم کرتے ہیں تو انہیں حضرت سیدنا عثمان  
غنی رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ داماد رسول ثابت ہوتے ہیں

توپوری دنیائے شیعیت کا مکمل دھڑام سے زمین بوس ہو جاتا ہے اور شیعہ ازم کا پورا خاکہ نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس فرقہ نے رسول اللہ ﷺ کی چار صاحبزادیوں کا انکار کیا ہے مگر یہ ان کا فریب نفس اور دھوکا ہے حضور سرور کائنات ﷺ کی صاحبزادیوں کی تعداد کا چار ہونا شیعہ سنی کتابوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہے جس کا انکار کوئی نہیں کر سکتا۔

ان چار صاحبزادیوں میں سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب ؓ ہیں  
سیدہ ام کلثوم ؓ، سیدہ ام رقیہ ؓ، سیدہ فاطمہ ؓ، تینوں حضرت زینب ؓ سے  
چھوٹی تھیں۔

### سیدہ زینبؓ کا نکاح:

سیدہ زینب ؓ کا نکاح حضرت سیدہ خدیجہ ؓ نے اپنی ہمشیرہ کے بیٹے  
ابی العاص سے حضور ﷺ کی اجازت سے کر دیا تھا۔  
رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ ؓ کے اس فیصلہ کو قبول فرمایا لیا اور اس کی  
مخالفت نہیں فرمائی۔

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخَالِفُهَا۔ (البدایہ

والنہایہ ج ۳)

### بچیوں میں اسلام لانے میں پہلا نمبر:

حضرات محترم! آج تک آپ نے اسلام لانے والے حضرات کا تذکرہ اس  
ترتیب سے سنا ہوگا کہ اسلام لانے والوں میں ترتیب یوں ہے:

مردوں میں اول نمبر..... حضرت ابو بکر صدیق ؓ

عورتوں میں اول نمبر..... حضرت سیدہ خدیجہ طاہرہ ؓ

غلاموں میں اول نمبر..... حضرت زید ؓ

بچوں میں اول نمبر.....حضرت علیؓ

مگر بچیوں میں اول نمبر کس کا ہے اس کو شہرت نہیں ہے یا شہرت نہیں دی گئی۔ حالانکہ اہل سنت کی کتابوں میں اس بات کا تذکرہ موجود ہے۔ اور وہ کتابیں ہمارے ہر کتب خانہ کی زینت ہیں لیکن آپ بھی اس حوالہ کو ذہن نشین کر کے اسے عام کیجئے اور عوام کے دل و دماغ میں راسخ کیجئے اور اسے بار بار بیان کیجئے بار بار دہرائیئے کہ بچوں میں سب سے پہلے سب سے اول ایمان لانے میں سیدہ رقیہؓ اور سیدہ ام کلثومؓ کا اول نمبر ہے یہ بچیوں میں ایمان لانے میں اولیت کا درجہ رکھتی ہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ یہ دونوں بیٹیاں۔

☆ سیدہ خدیجہؓ کی بیٹیاں ہیں۔

☆ محمد الرسول اللہؐ کی صاحبزادیاں ہیں۔

☆ سیدنا عثمان غنیؓ کی بیویاں ہیں۔

☆ عثمان غنیؓ داماد رسولؐ ہیں

☆ یہ اعزاز صرف اور صرف سیدنا عثمان غنیؓ کو حاصل ہے کہ آپ کے نکاح میں پیغمبرؐ کی دو بیٹیاں ہیں۔

☆ فَلَمَّا أَكْرَمَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُبُوَّتِهِ أَمَّنْتُ خَدِيجَةَ وَبَنَاتَهُ  
(البدایۃ والنہایۃ ج ۳ ص ۳۱۱)

جب سرکارِ دو عالمؐ نبوت کے اعزاز سے مشرف ہوئے خدیجہ اور

آپ کی بیٹیوں نے ایمان قبول کیا اس طرح بچیوں میں سب سے پہلے

ایمان لانے کی انہیں سعادت حاصل ہوگئی۔

اس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے ایمان لانے میں

مردوں میں اول نمبر.....صدیق اکبرؓ ہے۔

عورتوں میں اول نمبر.....خدیجہ طاہرہؓ ہے۔

بچوں میں اول نمبر.....علی مرتضیٰ ﷺ کا ہے۔  
 بچیوں میں اول نمبر.....ام کلثوم ﷺ اور رقیہ ﷺ کا ہے۔  
 غلاموں میں اول نمبر.....زید ﷺ کا ہے۔

### مشرکین کا ناپاک منصوبہ ابی العاص کو طلاق دینے کی ترغیب:

سرکارِ دو عالم ﷺ کو مشرکین مکہ تکلیف پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ جب سرکارِ دو عالم ﷺ نے..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... کی صدائے پورے مکہ میں انقلابی فضا پیدا کر دی تو مشرکین مکہ نے ابی العاص کو بات پر اکسایا کہ نبی اکرم ﷺ کی بیٹی کو طلاق دے دی جائے ابی العاص پر بہت دباؤ ڈالا گیا۔ مگر آپ نے قریش مکہ کے کسی دباؤ کو قبول نہیں کیا اور نہایت سختی سے ان کی بات کو مسترد کر دیا اس طرح تاریخ میں ابی العاص زندہ جاوید ہو گئے۔

فَلَمَّا نَادَى قُرَيْشًا بِاسْمِ اللَّهِ تَعَالَى اتَّوَا أَبَا الْعَاصِ صَبْنًا رِيحًا  
 فَقَالُوا فَارِقْ صَاحِبَتِكَ وَنَحْنُ نَنْزِرُ وَجْكَ بِأَيِّ امْرَأَةٍ شِئْتَ مِنْ قُرَيْشٍ  
 فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَفَارِقُ صَاحِبَتِي وَمَا يَسْرُنِي أَنْ لِي بِأَمْرَأَتِي  
 أَفْضَلُ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ (البدایہ والنہایہ ج ۳)

ہدایت کسی دوکان سے تھوڑا ہی ملتی ہدایت کا خزانہ تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس نے ہی ابی العاص کے دل میں یہ بات ڈالی کہ زینب کو طلاق نہ دی جائے یہی عورت تیری عاقبت میں سرفرازی کا باعث بنے گی

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

حضور ﷺ کو ابی العاص کی یہ ادا پسند آئی:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَكَرَ مَصَاهِرَةَ  
وَأَثْنَى خَيْرًا حِينَ أَبِي أَنْ يُطْلَقَ زَيْنَبُ لَمَّا سَأَلَتْهُ قُرَيْشٌ ذَلِكَ -

(البدایہ ص ۳۱۲)

”رسول اللہ ﷺ نے ابی العاص کی دامادی کو بنظر تحسین دیکھا اور اس  
بات کو بے حد سراہا کہ اس نے زینبؓ کو طلاق کے مسئلہ میں قریش کی  
شرارت کو ناکام بنا دیا۔“

ابی العاص کی یہی ادا ان کو دولت ایمانی سے مالا مال کرنے کا ذریعہ بن گئی

سُبْحَانَ اللَّهِ -

### جنگ بدر کے دو قیدی اور حضرت زینبؓ کا ہار:

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ جنگ بدر کے قیدیوں میں حضور ﷺ کے چچا  
حضرت عباس اور آپ کے داماد ابی العاص بھی شامل تھے۔

یہ دو عجیب قیدی تھے ایک چچا تھا ایک داماد تھا اس سے بڑھ کر اور تعجب کیا ہوگا کہ چچا  
بھیبتے کے خلاف اور داماد سرکے خلاف لڑنے کے لئے آئے تھے۔

کیا اختلاف تھا؟

یہی عقیدے کا اختلاف تھا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اختلاف تھا۔

توحید و سرک کا اختلاف تھا۔

یہی ایک ہی اور ایک بھی کا اختلاف تھا جس نے

ایک گھر، ایک قبیلہ، ایک خاندان کے افراد کو نبی کے مقابلے میں لاکھڑا کیا

تھا۔

چچا بھی گرفتار ہو گیا..... اور داماد بھی

چچا میرے تھا اس نے اپنا فدیہ ادا کر دیا۔ مگر دماد کے پاس کچھ نہیں تھا اس نے مکہ میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے مکہ سے فدیہ کا سامان بھیجے وقت اپنا ہار بھی گلے سے اتار کر بھیج دیا جو آپ کو حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے شادی کے وقت دیا تھا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خدیجہ کا دیا ہوا بیٹی کا ہار پہنچا تو آپ پر رقت طاری ہو گئی اور آپ کا دل بھرا آیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ماضی کی یاد تازہ ہو گئی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کا تاب ناک دور یاد آ گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب رسول سے فرمایا کہ تمہاری مرضی ہو تو بیٹی کو ماں کی یادگار واپس کر دو؟ سب نے تسلیم کیا۔ گردنیں جھکا دیں اور وہ ہار واپس کر دیا۔

فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقًّا لِمَا رَقَّتْ شَدِيدَةً  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو ہار واپس کرنے کا ارشاد فرمایا تھا تو سب  
نے مال و اسباب اور ہار خوشی سے واپس کر دیا۔

قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاطْلُقُوهُ وَرَدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا وَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ عَلَيْهِ وَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْلِي ذَيْنَبَ إِلَيْهِ۔

(دلائل نبوة للبيهقي جلد ۲)

”صحابہ نے ابی العاص کا مال و اسباب واپس کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ابی العاص سے وعدہ لیا کہ وہ واپس جا کر زینب کو مدینہ بھیج دے۔ ابی  
العاص نے وعدہ کے مطابق زینب کو واپس بھیج دیا۔“

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت خاوند پر غالب آگئی:

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ اور ایک انصاری صحابی کو حضرت زینب کو مکہ مکرمہ  
سے مدینہ منورہ لانے کے لئے بھیجا۔

وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا  
مِّنْ أَنْصَارٍ - (ابی داؤد ج ۲)

”سیدہ زینبؓ کو جب اپنے والد گرامی کا پیغام پہنچا تو آپ نے فوراً  
مدینہ منورہ روانگی کے لئے تیار ہو گئیں۔“

### حضرت زینبؓ پر مدینہ کے راستہ میں حملہ:

جناب ابی العاص نے اپنے بھائی کنانہ کے ساتھ آپ کو روانہ کر دیا مگر ہمارا نامی  
ایک شخص نے عداوت مصطفیٰ ﷺ کی وجہ سے حضرت زینبؓ پر تیر سے حملہ کیا آپ اونٹ سے گر کر  
زخمی ہو گئیں اور یہ تکلیف آپ کو عمر بھی رہی مگر آپ چند یوم ٹھہرنے کے بعد پھر مکہ مکرمہ روانہ ہو  
گئیں۔ اور اس طرح سیدہ زینبؓ اپنے والد گرامی کے پاس پہنچ گئیں۔

### بیٹی نبی ﷺ کی نظر میں:

سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت زینبؓ کے متعلق ارشاد

فرمایا:

هِيَ خَيْرُ بَنَاتِي أُصِيبَتْ فِيَّ -

”زینبؓ میری بہترین بیٹی ہے جس کو میری وجہ سے ستایا گیا۔“

یہ افضل بیٹی ہے جسے میری وجہ سے دکھ دیا گیا

(مجمع الزوائد للبيهقي ج ۹ دلائل البنوة للبيهقي ج ۳)

بیٹی بیٹی ہی ہوتی ہے اور جب نسبت مصطفیٰ ﷺ کا تعلق بھی نظر

آئے تو فضائل مراتب میں ایک اور ایک بھی عظمتیں پیدا ہو جاتی

ہیں۔

## ابی العاص دولتِ ایمان سے سرفراز ہو گئے:

چند سال کے بعد جناب ابی العاص ملک شام سے تجارت کا مال لے کر آ رہے تھے کہ مسلمان دستوں نے ان کو مال و اسباب کے ساتھ گرفتار کر لیا تمام مال ایک ایک سپاہی پر تقسیم کر دیا گیا یہ چھپ کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں پہنچے انہوں نے انہیں پناہ دے دی۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی اس پناہ کو قبول فرمایا اور مسلمانوں سے فرمایا کہ اگر مناسب سمجھو تو ابی العاص کا مال و اسباب واپس کر دو۔ پھر تمام مسلمانوں کی تسلیم کی گردنیں جھک گئیں اور سپاہیوں نے ایک ایک دھاگا واپس کر دیا۔

اب یہ ایسا دار نہ تھا جو خالی جاتا ابو العاص واپس مکہ آئے اور تمام شرکاء کو ان کا ماحول حوالے کر دیا اور بناگ و ہل ..... اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد اعبده و رسولہ ..... پڑھ کر اسلام کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔

خطیب کہتا ہے:

خدمت رسول کا صلہ ..... ابی العاص کو مل گیا.....

ایمان مل گیا

اسلام مل گیا

خدا مل گیا

مصطفیٰ ﷺ مل گیا

مدینہ مل گیا

مدینے والا مل گیا

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ابی العاص کی مدینہ واپسی پر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح

کی تجدید فرمادی۔

## اولاد سیدہ زینبؓ:

حضرت سیدہ زینبؓ کو اللہ تعالیٰ نے دو فرزند عطا فرمائے۔ ان میں سے ایک فوت ہو گیا اور دوسرے بیٹے کا نام..... علی ہے ایک بیٹی تھی جس کا نام امامہ تھا۔  
حضرت زینبؓ کا ایک بچہ جب فوت ہونے لگا تو آپ نے رسول ﷺ کو پیغام بھیج کر اطلاع کی تو آپ نے فرمایا کہ صبر کرو۔

لِلّٰهِ مَا أُعْطِيَٰ وَلِلّٰهِ مَا أَخَذَ۔

”اللہ کی چیز ہے اسی نے واپس لے لی۔“

خطیب کہتا ہے:

زندگی کا یہی خلاصہ ہے۔

زندگی کا یہی ما حاصل ہے۔

لوگ بڑی بڑی مویشیاں پیدا کرتے ہیں۔

لوگ زندگی کے بہت فلسفے بیان کرتے ہیں۔

زندگی کا لب لباب اور خلاصہ۔

جو زبان نبوت سے بیان ہوا۔

وہ اس قدر جامع ہے کہ

لِلّٰهِ مَا أُعْطِيَٰ.....وَلِلّٰهِ مَا أَخَذَ

جو کچھ دیا وہ بھی اللہ ہی کا ہے اور جو کچھ واپس لیا وہ بھی اللہ ہی کا

تھا۔

## بچے کو رسول اللہ ﷺ نے گود میں لے لیا:

سرور دو عالم ﷺ حضرت زینب کے بچے کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تو بچہ لو آپ کی گود میں رکھ دیا گیا.....وَنَفْسُهُ تَتَقَعَّقُهُ..... یعنی بچے کے آخری سانس تھے۔ بچہ کی یہ

حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ پر رقت طاری ہو گئی اور آپ کے آنسو جاری ہو گئے۔  
سعد بن عبادہ ؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ﷺ یہ کیا ہے؟ تو آپ  
آنسو بہا رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ یہ تو رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھ  
دی ہے۔

فَاتِمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادَةِ الرَّحْمَاءِ  
(مشکوٰۃ باب البرکاء علی المیت)

خطیب کہتا ہے:

- ☆ بے اختیار آنسو اور ہوتے ہیں۔
- ☆ با اختیار آنسو اور ہوتے ہیں۔
- ☆ دل کے آنسو اور ہوتے ہیں۔
- ☆ بل کیا آنسو اور ہوتے ہیں۔
- ☆ درد سے پتہ چلتا ہے کہ
- ☆ رونے والا دل سے مغموم ہے۔ یا رونے والا کرائے کا مغموم ہے۔
- ☆ برادران یوسف کے آنسو اور تھے۔
- ☆ حضرت یعقوب علیہ السلام کے آنسو اور تھے..... پتہ چلا۔
- ☆ کچھ آنسو محبوب ہوتے ہیں۔
- ☆ کچھ آنسو مردود ہوتے ہیں۔

علی بن زینبؓ:

قبیلہ بنو ضامرہ میں دودھ پلانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ آپ کا جب دودھ چھڑایا  
گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی تربیت اور کفالت اپنے ذمہ لے لی۔

## امامہ بنت زینبؓ:

حضرت امامہ بنت زینبؓ دو رسالت میں پیدا ہوئیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کے آستانہ عالیہ میں پرورش پائی۔

حضرت امامہؓ کے ساتھ سرکارِ دو عالم ﷺ بہت ہی پیار کرتے تھے حضرت ابوقتاہہؓ انصاری ذکر فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص آپ کے دوش مبارک پر تھیں۔ آپ نماز ادا فرماتے رہے جب رکوع فرماتے تو اس کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب آپ کھڑے ہوتے تھے تو اس کو اٹھا لیتے تھے۔ (بخاری ج ۲۔ با برحمتہ ولد)

خطیب کہتا ہے:

امامہؓ بنت زینب رسول اللہ کے کندھوں پر  
حسن و حسین بن علی رسول کے کندھوں پر..... اور.....  
محمد الرسول اللہ ہجرت کی رات صدیق کے کندھوں پر۔ سبحان اللہ  
یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

## امامہؓ کو نبوت کا انعام:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک قیمتی ہار پیش کیا گیا۔ تمام ازواجِ مطہرات آپ کے پاس جمع تھیں اور حضرت امامہؓ میں کھیل رہی تھیں۔ آپ نے ازواجِ مطہرات سے سوال کیا کہ یہ ہار کیا ہے؟  
سب نے کہا کہ ایسا ہار تو ہم نے بھی نہیں دیکھا۔ یہ تو بہت ہی عمدہ ہار ہے آپ نے ہار کو پکڑا اور فرمایا کہ

لَا وَفَعَتْهَا إِلَىٰ أَحَبِّ أَهْلِي إِلَيَّ -

”یہ ہار میں اس کو دوں گا جو میرے اہل بیت میں مجھے سب سے  
محبوب ہوگا آپ نے وہ قیمتی ہار حضرت امامہؓ کو عطا فرمادیا۔“ (الغابہ  
جلد ۵ الاصابہ جلد ۴)

### سیدہ زینبؓ کی وفات:

سیدہ زینبؓ کا زخم تازہ ہو گیا اور اس کی وجہ سے بیماری شدید ہو گئی اور آپ  
آٹھ ہجری میں وفات پا گئیں۔ حضرت زینبؓ کی وفات سے سرکارِ دو عالمؐ کو شدید  
صدمہ پہنچا اور آپ کی تمام بہنیں اس حادثہ فاجعہ سے بے حد غمگین ہو گئیں تمام مدینہ کی عورتیں جمع  
ہو گئیں اور شدتِ جذبات سے رونے لگیں۔

حضرت عمرؓ سیدہ زینبؓ کی وفات کا سن کر تشریف لائے۔ آپ نے  
عورتوں کو روتے دیکھ کر انہیں رونے سے منع فرمایا۔ سرکارِ دو عالمؐ نے اس موقع پر ارشاد  
فرمایا کہ

مَهْمَا يَأْتِيَا عَمْرًا قَالَا يَا كُنَّ وَتَعْيِقُ الشَّيْطَانَ ثُمَّ قَالَ أَنَّهُ

فرمایا جب غسل سے فارغ ہوں تو مجھے اطلاع کرنا پس ہم نے  
اطلاع کر دی تو سرکارِ دو عالمؐ نے اپنا تہبند اتار کر جسمِ اطہر سے عنایت  
فرمایا اور فرمایا کہ میرے تہبند کو کفن کے اندر رکھ دو۔ (بخاری جلد اول  
کتاب الجنائز)

خطیب کہتا ہے:

☆ آپ کی چادر کفن میں رکھی گئی

☆ معلوم ہوا کہ آپ کے لباس میں برکات نبوت ہیں۔

☆ علمائے دیوبند اہل سنت و الجماعت پیغمبر کے لباس اور جسمِ اطہر کے ساتھ ملی ہوئی

چیزوں کو بابرکت سمجھتے ہیں۔

- ☆ نبی ﷺ مبارک۔
- ☆ جسم نبی ﷺ مبارک۔
- ☆ اسم نبی ﷺ مبارک۔
- ☆ لباس نبی ﷺ مبارک۔

### پیغمبر ﷺ کی ہر چیز مبارک:

- ☆ نبی ﷺ کی مسجد مبارک۔
- ☆ نبی ﷺ کا مصلیٰ مبارک۔
- ☆ نبی ﷺ کا منبر مبارک۔
- ☆ نبی ﷺ شہر مبارک۔
- ☆ نبی ﷺ کا سفر مبارک۔
- ☆ نبی ﷺ کا بدر مبارک۔
- ☆ نبی ﷺ کا مکہ مبارک۔
- ☆ نبی ﷺ کا مدینہ مبارک۔
- ☆ نبی ﷺ کا سینہ مبارک۔
- ☆ نبی ﷺ کا پسینہ مبارک..... سبحان اللہ۔

### سیدہ زینبؓ کا جنازہ حضور ﷺ نے پڑھایا:

وَصَلَّى عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”حضرت زینبؓ کا جنازہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے پڑھایا۔“

مدینہ منورہ کے تمام صحابہؓ اور صحابیات سیدہ زینبؓ کے جنازہ میں شریک ہوئے حضرت فاطمہؓ بھی جنازہ شریک تھیں۔ حضور ﷺ زینبؓ کی قبر میں خود اترے اور اس

طرح قبر مبارک کو مطہر کر دیا۔

## قبر زینبؓ میں حضور ﷺ خود اترے:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو صحابہ کرام حضور ﷺ کا معیت میں سیدہ زینبؓ کو دفنانے کے لئے حاضر ہوئے ہم قبر پر پہنچے تو سرکارِ دو عالم ﷺ مغموم بیٹھے تھے۔ ہم سے کسی کو بھی رسول اللہ ﷺ کو مغموم دیکھ کر بات کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ ابھی قبر کی لحد تیار ہونے میں کچھ دیر تھی۔ سرکارِ دو عالم ﷺ قبر کے قریب بیٹھ کر انتظار فرمانے لگے جب قبر تیار ہوگئی تو آپ کو اطلاع دی گئی ہم سب حیرانی سے خاموش بیٹھے رہے جب آپ کو اطلاع ہوگئی تو آپ خود قبر کے اندر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد آپ نے قبر سے باہر تشریف لائے آپ کا چہرہ مبارک کھلا ہوا تھا اور غم کے آثار کم ہو گئے تھے طبیعت بشاش تھی ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس سے پہلے آپ کی طبیعت کے مغموم ہونے کے پیش نظر بات کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اب آپ کی طبیعت میں بشاش ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبر کی تنگی اور خوفِ ناکی مرے سامنے تھی یہ بات مجھے ناگوار گزر رہی تھی۔ اس لئے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ زینبؓ کے لئے اس حالت کو آسان کر دیا جائے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی جسے اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا اور زینبؓ کے لئے آسانی فرمادی۔

قَالَ كُنْتُ اذْكَرُ ضَيْقَ الْقَبْرِ وَغَمَّهُ وَضَعْفَ زَيْنَبَ فَكَانَ ذَلِكَ  
يُسْقِي عَلَيَّ فِدَا عَوْتُ عَوْتُ اللَّهِ عَدَّ وَجَلَّ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهَا فَفَعَلَ

-(مجمع الزوائد)

حضرات گرامی! میں نے بڑی تفصیل سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبات اور فضائل و مراتب آپ کے سامنے عرض کر دیئے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک بیٹی نہیں تھی بلکہ آپ کی چار بیٹیاں تھیں جن میں حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سب سے بڑی تھیں اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بے پناہ محبت فرماتے تھے اور آپ کا مرتبہ اور مقام بھی بہت اونچا تھا۔ اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے متعلق ارشاد فرمایا کہ

رَدُّ دُعَاؤِي أَصِيبَتْ فِيَّ

وَآخِرُ دُعَاؤَانَا اِنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۸

## سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ

نُحْمَدُهَا وَنُصَلِّيَ عَلٰی رُسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... وَاَسْلَمْتُ حِيْنَ  
اَسْلَمْتُ اُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَبَايَعْتُ رُسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هِيَ وَاِخْوَتُهَا حِيْنَ بَايَعَهُ النِّسَاءُ (طبقات ابن سعد ج ۷)

”سیدہ رقیہ اسی وقت ایمان لے آئی تھیں جس وقت حضرت خدیجہ  
بنت خویلد نے ایمان قبول کیا تھا۔ اور جب دوسری عورتوں نے رسول  
اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اسی وقت حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی  
بہنوں نے رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی لی تھی۔“

### بچپوں میں پہلا نمبر:

حضرات گرامی! آج کے خطبہ میں آپ کے سامنے سرکارِ دو عالم ﷺ کی حقیقی  
صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا جائے گا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے تھیں  
اور انہیں اسلام لانے میں بھی پہلا نمبر حاصل ہے کیونکہ آپ نے اسی وقت کلمہ اسلام پڑھ لیا تھا  
جب سیدہ خدیجہ الکبریٰ نے اسلام کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اسے دل و جان سے قبول کر لیا  
تھا اس طرح بچپوں میں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو اسلام لانے میں اولیت کا شرف حاصل ہے نہ  
صرف آپ کو بچپوں کے گروہ میں ایمان لانے میں اولیت حاصل ہے بلکہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی  
بیعت کرنے میں بھی آپ کو شرف بیعت کا اعزاز حاصل ہے گویا کہ

- ☆ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ ہیں۔
- ☆ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔
- ☆ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بچیوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں۔
- ☆ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے خواتین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے شرف بیعت حاصل کیا۔

قَالَ لَهُ أَبُوهُ أَبُو لَهَبٍ رَأَيْتُ مِنْ رَأْسِي حَرَمًا لَمْ يُسَلِّقْ أَبْنَتَهُ  
فَقَارَ فَهَذَا وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۸)

”جب سرکارِ دو عالم ﷺ مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ تبت  
یٰ ابا لہب نازل فرمائی تو ابولہب نے عتبہ اور عتیبہ سے کہا کہ تمہارا اور  
میرا ملنا جلنا اس وقت تک حرام رہے گا جب تک تم محمد ﷺ کی بیٹیوں کو  
طلاق نہیں دے دیتے۔“

ابولہب کے کہنے پر انہوں نے حضور ﷺ کی چار بیٹیوں کو طلاق دے  
کر جدا کر دیا لیکن ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی تھی۔

### حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دامادِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا شرف و اعزاز:

اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دامادِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کے شرف سے  
سرفراز فرماتا تھا۔ اس لئے یہ اعزاز نہیں حاصل ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح  
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ  
تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ میں اپنی عزیزہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان بن  
عقمان رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔ چنانچہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مکہ مکرمہ میں  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا اور ساتھ ہی رخصتی کر دی۔ (کنز العمال جلد ۶)

خطیب کہتا ہے:

عثمان رضی اللہ عنہ ..... دماؤ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم -

عثمان رضی اللہ عنہ ..... معتمدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم -

عثمان رضی اللہ عنہ ..... عظمت اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم -

عثمان رضی اللہ عنہ ..... عظمت وقار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم -

عثمان رضی اللہ عنہ ..... کے خلاف زبان درازی ..... نبوت کے خلاف زبان درازی ہوگی۔

عثمان رضی اللہ عنہ کا گستاخ ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ اور ..... خاندا رسول کا گستاخ۔

## سیدنا علی المرتضیٰ کا عظمت سیدنا عثمانؓ پر اظہار خیال:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عظمتوں پر اس طرح پھول

برساتے ہیں کہ

وَرَوَّجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ

(کنز العمال جلد ۲)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت

عثمانؓ سے کیا“

## علیؓ کی گواہی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاحوں کی گواہی خدا نے دی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاحوں کی

گواہی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دی۔

☆ نکاح بھی سچا

☆ گواہ بھی سچا

☆ اگر کسی حاسد اور معاند کو اعتراض ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف زبان درازی

کر کے دیکھے پھر کس طرح جہنم میں جاتا ہے۔

☆ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

## قریشی عورتوں کا ترانہ:

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے موقع پر قریش کی عورتوں نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو اس طرح خراج عقیدت پیش کیا جس کی دھوم ساری خدائی میں مچ گئی۔

وَتَزَّجَهَا عَثْمَانُ ابْنُ عَفَّانٍ وَكَانَتْ نِسَاءً قُرَيْشٍ يَقْلُنَ حِينَ تَزَّ  
وَجَهَا عَثْمَانُ أَحْسَنُ شَخْصِينَ رَأَى إِنْسَانٌ رَقِيَّةَ وَبَعَثَهَا عَثْمَانُ  
(تفسیر قرطبی جلد ۱۲)

حضرت رقیہ اور ان کے خاندان عثمان سے زیادہ اچھا انسان کسی نے نہیں دیکھا۔

## سیدہ رقیہ کو دو ہجرتوں کا اعزاز:

جس وقت مکہ کی سرزمین مسلمانوں کے لئے تنگ کر دی گئی۔ اس وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ تم ارض حبشہ کی طرف ہجرت کر جاؤ وہاں کا بادشاہ کسی مظلوم کو دکھ نہیں دیتا ظلم نہیں کرتا۔

جب مسلمانوں پر آسانیاں ہو جائیں گی تو پھر تم واپس آ جانا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق صحابہ کرام نے ارض حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت کرنے والوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور آپ زوجہ محترمہ حضرت رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل تھیں چنانچہ صاحب البدایہ تخریر فرماتے ہیں۔

مَنْ خَرَجَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَثْمَانُ ابْنُ عَفَّانٍ وَزَوْجَتُهُ رَقِيَّةُ بِنْتُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (البدایہ والنہایہ ص ۶۶ ج ۳)

## رسول ﷺ اللہ کو بٹی کی یاد:

سرکارِ دو عالم ﷺ کو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی یاد ستاتی رہتی اور لوگوں سے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں دریافت کرتے رہتے۔  
ایک مرتبہ ایک قریشی عورت آئی تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا تو اس عورت نے عرض کیا کہ

فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدٌ قَدَرَأَيْتُ خُتْنَكَ وَمَعَهُ إِسْرَائِيلُ قَالَ عَلَىٰ آيٍ  
حَالٍ رَأَيْتَهَا!  
قَالَتْ رَأَيْتَهُ قَدْ حَمَلَتْ إِمْرَأَتَهُ عَلَىٰ حِمَارٍ مِنْ هَذِهِ الدُّبَابَةِ وَهُوَ  
يُسَوِّقُهَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِحَ لَهَا اللَّهُ إِنَّ عَثْمَانَ  
أَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ بِأَهْلِهِ بَعْدَ لُوطٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
اے محمد ﷺ میں نے آپ کے داماد کو دیکھا کہ ان کیساتھ ان کی بیوی تھی  
آپ نے فرمایا کہ تم نے انہیں کس حال میں دیکھا تھا؟

تو اس نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ وہ ایک سواری پر سوار تھیں اور  
حضرت عثمانؓ نے اس سواری کی لگام تھام رکھی تھی۔ وہ اسے چلا رہے تھے  
سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو خیر اور بھلائی عطا  
فرمائے حضرت عثمانؓ وہ شخص ہیں جنہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے  
بعد پہلی مرتبہ اللہ کے راستے میں ہجرت کی ہے۔

## ملا باقر مجلسی کی تائید:

شیعہ مصنف ملا باقر مجلسی نے جلاء العیون میں لکھا ہے کہ پس یا زوہ مردود چہار  
زن خفیہ از اہل کفر گریختند بجانب حبشہ رواں شدند از جملہ آنہا عثمانؓ بود و رقیہؓ حضرت رسول کہ زن

ابوہود۔ (حیات القلوب ص ۲۳۰ ج ۲)

### حبشہ سے واپسی:

وَالَّذِي عَلَيْهِ أَهْلُ السَّيْرَانِ عُثْمَانَ رَجَعَ إِلَى مَكَّةَ مِنْ حَبْشَةَ مَعَ  
مَنْ رَجَعَ ثُمَّ هَاجَرَ بِأَهْلِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

(الاصابہ ابن حجر جلد ۴)

”اہل تاریخ اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عثمان غنیؓ حبشہ سے مکہ کی طرف واپس آئے اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔“

### دو ہجرتیں:

اس طرح حضرت ﷺ کو دو ہجرتوں کا اعزاز و سعادت حاصل ہوئی اول ہجرت حبشہ اور ثانیاً ہجرت مدینہ۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے دو ہجرتوں کی اس طرح تصدیق فرمائی  
لَهُ وَكَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ  
(مسلم شریف جلد ثانی)

ہجرت حبشہ چونکہ کشتیوں کے ذریعہ ہوئی تھی اس لئے مہاجرین حبشہ کو اہل سفید کہا

گیا ہے۔

### سیدہ رقیہؓ کے دو بچے:

حضرت رقیہؓ کے دو بچے ہوئے پہلا بچہ تو نا تمام پیدا ہوا اور دوسرا بچہ جس کا

نام عبداللہ تھا چھ برس کی عمر میں وفات پا گیا (اسد الغابہ جلد ۵)

جب عبداللہ کا انتقال ہوا تو سرکارِ دو عالم ﷺ نہایت غم گین ہوئے آپ ﷺ نے

اپنے نواسے کو گود میں لے لیا اور آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ

وَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنَ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ وَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَذَلَ عُثْمَانَ فِي حُفْرَتِهِ-

(انساب الاشراف بلاذری جلد ۱)

### حضور ﷺ رقیہ کو ہدیہ بھیجتے تھے:

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ایک گوشت کا پیالہ بھر کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر بھیجا جب میں ہدیہ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچا تو دونوں میاں بیوی تشریف فرماتے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِصُحُفَةٍ فِيهَا حَمٌّ إِلَى عُثْمَانَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ رُقِيَّةَ  
مَا رَأَيْتُ زَوْجًا أَحْسَنُ مِنْهَا (کنز العمال ج ۲)

### حضرت عثمان رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ بھیجتے تھے:

جس طرح سرکارِ دو عالم ﷺ حضرت عثمان کو ہدیہ بھیجتے تھے اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ بھیجتے تھے ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے شہداورگی سے تیار کیا ہوا ایک کھانا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ اس روز آپ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کے گھر جلوہ فرماتے تھے حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں وہ کھانا پیش کیا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ ہدیہ کس نے بھیجا ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ حضرت عثمان نے بھیجا ہے۔

حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے اسی وقت اللہ تعالیٰ

کے حضور دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور فرمایا کہ

فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ سَيِّدُ تَرَضَاكَ فَارْضَ عَنْهُ (البدایہ ج ۷)

خطیب کہتا ہے:

- ☆ تحفہ دینا..... ہدیہ دینا سنت رسول ہے۔
- ☆ معاشرے میں ہدیے کی سنت کو زندہ کیا جائے۔
- ☆ رشتہ داروں میں ہدیے کی سنت کو زندہ کیا جائے۔
- ☆ دوستوں میں ہدیے کی سنت کو زندہ کیا جائے۔
- ☆ ہدیہ دینے سے محتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ☆ ہدیہ دینے سے نفرتوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔
- ☆ ہدیہ معاشرے میں باہمی یگانگت پیدا کرتا ہے۔
- ☆ اگر معاشرے میں سکون، محبت، بھائی چارے کی خوشگوار فضا پیدا کرنا چاہتے ہو تو ایک دوسرے کے گھروں میں تحفے اور ہدیے بھیجا کرو۔
- ☆ میں نے دیکھا ہے کہ آج سے چالیس سال پہلے اگر کسی گھر میں گوشت پکایا جاتا تھا تو لوگ اپنے ہمسایوں کو تھوڑا تھوڑا سالن بھجتے تھے۔
- ☆ تھوڑا سا شور بہ بھیجنے پر محبت کا رشتہ اس قدر مضبوط ہوتا تھا کہ سارا محلہ دو قالب اور یک جان محسوس ہوتا تھا۔
- ☆ لوگ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے تھے اور پورا معاشرہ تسبیح کے دانوں کی طرح ایک دھاگے میں پرویا ہوتا تھا۔
- ☆ یہ سب خوشیاں اور خوشگوار فضا صرف اور صرف سنت رسول کو زندہ رکھنے میں مضمر ہے۔

### حضرت عثمانؓ کے لئے دعا:

- رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ حضرت عثمانؓ کے لئے دعا کے لئے اٹھ گئے کہ یا اللہ! عثمانؓ آپ سے راضی ہے۔
- آپ عثمان سے راضی ہو جائیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ
- ☆ عثمانؓ سے خدا تعالیٰ راضی۔

- ☆ عثمان رضی اللہ عنہ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم راضی۔
- ☆ عثمان رضی اللہ عنہ سے مدینے والا راضی۔
- ☆ عثمان رضی اللہ عنہ کے جگہ قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
- ☆ عثمان رضی اللہ عنہ رضائے خداوندی کا سند یافتہ۔

### حضرت رقیہؓ کی بیماری:

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا شدید بیمار ہو گئیں۔ ان دنوں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تمام اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے ہمراہ تھے مگر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں ٹھہرنے کا حکم فرمایا کہ آپ یہیں ٹھہر کر رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کریں جو ثواب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بدر کی شرکت کی وجہ سے ملے گا اللہ تعالیٰ آپ کو رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کی وجہ سے یہاں مدینہ میں ہی آپ کو عطا فرمادیں گے۔

إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ - (بخاری ج ۱)  
 وَتَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ عَلَيْهَا بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَانَ أَهْلِ بَدْرٍ  
 - (مجمع الزوائد جلد ۹)

خطیب کہتا ہے:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بازی لے گئے  
 بدری بھی ہو گئے ابدی بھی ہو گئے  
 سب کو ایک حصہ..... عثمان رضی اللہ عنہ کو دو حصے  
 سیدر رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری رفعتوں کا نشان

### سیدہ رقیہؓ کی وفات:

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہجرت سے سترہ ماہ بعد ہوئی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بدر

سے واپسی پر سیدہ رقیہ کی قبر پر جنت البقیع تشریف لے گئے حضور ﷺ کی آمد کا سن کر عورتیں بھی جمع ہو گئیں اور رونا شروع کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے عورتوں کو رونے سے سختی سے منع فرمایا تو آپ ﷺ نے عمرؓ کو فرمایا

مَهْ يَأْعَمْرُ ثُمَّ قَالَ أَيَاكُنَّ وَلَعَبِقُ الشَّيْطَانُ فَإِنَّهُ مَهْمَا يَكُونُ  
مِنَ الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ فَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا يَكُونُ مِنَ اللِّسَانِ وَالْيَدِ فَمِنُ  
الشَّيْطَانِ (مسند ابی داؤد)

### حضرت فاطمہؓ کا گریہ:

حضرت سیدہ فاطمہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی بہن رقیہ کی

قبر پر گئیں.....

وَجُعِلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَبْكِي عَلَى شَفِيرِ قَبْرِ رَقِيَّةٍ  
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْحَ الدَّمُوعِ وَجْهَهَا بِالْيَدِ  
وَقَالَ بِاللَّوْثِ (طبقات ابن سعد)

حضرت فاطمہؓ حضرت رقیہؓ کی قبر کے کنارے کھڑی ہو کر رونے

لگی۔ سرکاروں عالم ﷺ حضرت فاطمہ کے آنسو ان کے چہرے سے صاف فرما رہے تھے پونچھ رہے تھے۔

حضرت رقیہؓ کے لئے حضور ﷺ دعا فرما رہے تھے

الْحَقِيقِيُّ بِسَلْفِنَا عَثْمَانَ ابْنَ مِظْعُونِ (طبقات ابن سعد)

اے اللہ! میری بیٹی کے ہمارے پہلے گزرنے والے عظیم انسان عثمان بن مظعون

کے گروہ میں شامل فرما جو جنتیوں میں سبقت لے جانے والوں سے ہے۔

مدینہ شریف میں صحابہ کرامؓ کی جماعت سے پہلے شخص عثمان بن

مظعون ہیں جنہوں نے انتقال فرمایا:

جنت البقیع میں مہاجرین میں سے حضرت عثمان بن مظعون پہلے شخص تھے جو دفن ہوئے حضور ﷺ آپ کے انتقال سے بے حد مغموم ہوئے اور آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور آپ کو سلف میں سے قرار دیا۔  
خطیب کہتا ہے:

☆ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے لئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رونا

بہنوں کے درمیان محبت و پیار کی علامت ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ کا سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے آنسو پونچھنا انتہائی محبت کی علامت ہے۔

☆ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے انتہائی مغموم تھیں۔

☆ حضور ﷺ کی چاروں صاحبزادیاں آپس میں پیار و محبت کا سنگم تھیں۔

☆ ان چاروں میں تفریق اور تنقیص کا پہلو اختیار کرنے والے واصل جہنم ہوں گے۔

حضرات گرامی!

آپ نے رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی اور آپ کے فضائل و مناقب سماعت فرمائے آپ نے ان سے آپ کے مراتبہ اور مقام کا اندازہ کیا ہوگا کہ مولیٰ کریم نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو کس قدر عظمتوں سے سرفراز فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کا احترام اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب

فرمائے۔ آمین

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۹

## سیدہ ام کلثومؓ بنت رسول اللہ ﷺ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... وَبَايَعْتُ رَسُولَ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ وَإِخْوَتُهَا حِينَ بَايَعَهُ النِّسَاءَ (طبقات  
ابن سعد)

”سیدہ ام کلثومؓ نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر اپنی بہنوں اور  
دوسری خواتین کے ہمراہ بیعت کی۔“

حضرات گرامی!

حضرت سیدہ ام کلثومؓ رسول اللہ ﷺ کی تیسری بیٹی تھیں جو حضرت خدیجہ  
رضی اللہ عنہا کے لطن مبارک سے پیدا ہوئیں اور آپ کی تربیت نبی اکرم ﷺ نے فرمائی آپ کو سرکارِ دو  
عالم ﷺ پر ایمان لانے کا شرف اسی وقت حاصل ہو گیا تھا جب آپ کی والدہ نے اپنی دوسری  
چہیتی بیٹیوں کے ساتھ سرکارِ دو عالم ﷺ کی دعوت پر لبیک کہہ دیا تھا  
سیدہ ام کلثومؓ سے حضور ﷺ بہت ہی پیار فرماتے تھے اور آپ کی تربیت کا خاص  
خیال رکھتے تھے۔

آپ کی منگنی عتبہ سے ہوئی تھی مگر اس نے اپنے والد کے کہنے پر سیدہ ام کلثومؓ  
رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تھی اس طرح سرکارِ دو عالم ﷺ کی اس چہیتی بیٹی کو اوائل عمر میں ہی  
صدمات سے دوچار ہونا پڑا یہ مصائب صرف اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے پیش آئے۔

## سیدہ ام کلثومؓ کی ہجرت:

سرکارِ دو عالم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ کے خاندان کے جو افراد مکہ مکرمہ گئے تھے ان میں حضرت ام کلثومؓ بھی شامل تھیں رحمتِ دو عالم ﷺ کو اپنی بچوں کی جدائی کا بے حد خیال رہتا تھا چنانچہ آپ نے ان کو لانے کے لئے سواری کا انتظام فرمایا تاکہ آپ کے خاندانِ نبوت کو لانے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے اور کوئی تکلیف نہ اٹھانا پڑے۔

## صدیق اکبرؓ کے خزانے کا پھر منہ کھل گیا:

حضرت صدیق اکبرؓ ہمہ وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لئے مستعد رہتے تھے۔ اس لئے آپ نے مکہ مکرمہ سے آپ کی بیٹی کو لانے کے لئے تمام مصارف خود ادا کئے اس لئے صدیق اکبرؓ پھر نمبر لے گئے اور پانچ سو درہم مصارف سفر صدیق اکبرؓ نے اپنی جیب خاص سے ادا کئے۔

پروانے کو شمعِ بلبل کو پھول بس  
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

خطیب کہتا ہے:

- ☆ صدیق ﷺ رسول اللہ ﷺ کا وزیرِ خزانہ تھا
- ☆ جان کی ضرورت ہو تو صدیق ﷺ حاضر
- ☆ مال کی ضرورت ہو تو صدیق ﷺ حاضر
- ☆ صدیق ﷺ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو لاکھوں کا مالک تھا
- ☆ صدیق ﷺ دنیا سے گیا تو کفن بھی پرانا لیا
- ☆ صدیق ﷺ نے سب کچھ اسلام سے لینا ہے
- ☆ صدیق ﷺ کے ذمے کسی کا کوئی بقایا نہیں ہے

- ☆ اونٹنیاں بھی صدیق اکبر ﷺ نے خرید کر دیں
- ☆ صدیق ﷺ کا گھرانہ پھر جیت گیا
- ☆ صدیق ﷺ نے سفر ہجرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا
- ☆ صدیق ﷺ کے گھرانے نے رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کے ساتھ سفر ہجرت کیا کیا شان ہے۔

زندگی میں کیسا حسن اتفاق ہے۔

صدیق ﷺ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور صدیق کا گھرانہ رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کے ساتھ اکٹھے مدینہ منورہ ہجرت کر کے پہنچے۔

ذالك فضل الله يؤتیه من یشاء

### رسول اللہ ﷺ کا گھرانہ اور صدیق اکبر ﷺ کا گھرانہ:

سفر ہجرت میں پھر دنیا نے دیکھا کہ دونوں گھرانوں کے مقدس افراد نے پھر اکٹھے ہجرت کی اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اکٹھے پہنچے۔

اس قافلہ میں ام المومنین حضرت سودہ ﷺ اور حضرت فاطمہ الزہراء ﷺ شامل تھیں زید بن حارثہ ﷺ کی بیوی ام ایمن ﷺ اور اسامہ بن زید ﷺ بھی اس قافلہ میں شامل تھے۔

صدیقی خاندان میں حضرت عبداللہ بن ابی اکبر ﷺ، سیدنا صدیق اکبر ﷺ کی زوجہ محترمہ ام رومان اور سیدہ عائشہ صدیقہ ﷺ اور حضرت اسماء ﷺ بھی شامل تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ قافلہ خیر و عافیت سے مدینہ پہنچ گیا۔ جب یہ قافلہ مدینہ منورہ پہنچا تو سرکارِ دو عالم ﷺ مسجد نبوی تعمیر کر رہے تھے۔ حضور ﷺ نے اپنے خاندان کو حارثہ بن نعمان کے ہاں ٹھہرایا۔

## حجرہ عائشہ صدیقہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لئے وہ حجرہ مبارکہ تعمیر کرایا جس میں آپ اس وقت استراحت فرما ہیں۔ جو گنبدِ حُضْرَا کے مبارک نام سے مشہور ہے اس حجرہ شریف کا ایک دروازہ مسجد کی طرف رکھوایا گیا۔  
خطیب کہتا ہے:

☆ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے نکلوسیدھے مسجد جاؤ۔

☆ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سیدھا مسجد لے جائے گا۔

☆ مسجد نبوی سیدھی حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا لے جائے گی۔

☆ مسجد نبوی اور جنت دونوں ہمسائے ہیں سبحان اللہ۔

اس لئے حجرہ عائشہ کو جنت بنا دیا گیا۔

تا کہ اس میں استراحت کرنے والوں کو نقد جنت دے دی جائے۔

## نکاح ام کلثوم:

حدیث و سیر کی کتابیں اس بات کی گواہ ہیں کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ یہ نکاح آپ نے وحی الہی کی بنیاد پر کیا۔ اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

مَا أَنَا أَوْ وَجَّهْتُ بِنَايَ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَزُوِّجُهُنَّ۔

(مستدرک حاکم جلد ۴)

”میں نے اپنی بیٹی کا نکاح اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی

سے کیا ہے۔“

خطیب کہتا ہے:

- ☆ حضور اکرم ﷺ کی بیویوں اور بیٹیوں کے نکاح کا فیصلہ فرش پر نہیں عرش پر ہوتا ہے۔
- ☆ پسند رحمان کی زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ کی۔
- ☆ عثمان رضی اللہ عنہ خدا کو پسند۔
- ☆ عثمان رضی اللہ عنہ مصطفیٰ رضی اللہ عنہ کو پسند۔
- ☆ عثمان رضی اللہ عنہ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پسند۔
- ☆ عثمان رضی اللہ عنہ ملائکہ کو پسند۔
- ☆ عثمان رضی اللہ عنہ کی دھوم آسمان پر۔
- ☆ عثمان رضی اللہ عنہ کی دھوم جہان پر۔
- ☆ سنی کی پسند وہی جو مصطفیٰ رضی اللہ عنہ کی پسند۔
- ☆ ذوالنورین کا خطاب اسی رشتہ کی وجہ سے ملا۔
- ☆ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے کوئی اولاد نہیں ہے یہ اللہ کی شان ہے۔

## وفات ام کلثوم:

شعبان ۲ھ میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔

## عجائبات قدرت:

اللہ تعالیٰ کی قدرت ملاحظہ فرمائیں کہ حضور ﷺ کے تمام بیٹوں اور تین بیٹیوں کا انتقال حضور ﷺ کی زندگی میں ہوا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس قدر عظیم مرتبہ اور مقام رکھتے تھے کہ جب حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو سرور دو عالم ﷺ نے حضرت عثمان کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

لَوْ كُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتَهُنَّ عُمَانَ (طبقات ابن سعد ج ۸)

”اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے میں ان کا نکاح

عثمانؓ سے کرتا۔“

یعنی ایک کی اگر وفات ہو جاتی تو دوسری کا رشتہ عثمانؓ سے کرتا۔ اسی طرح یہ

تعلق عثمان سے ہی قائم رکھتا۔

معلوم ہوا کہ حضرت عثمان عنیؓ آپ کے اعلیٰ اور ارفع داماد تھے۔ داماد بھی تو

اہل بیت ہی میں شمار ہوتا ہے۔ داماد بھی تو سر کے لئے بیٹوں کی طرح پیارا ہوتا ہے۔

حضرت عثمانؓ کو پوری امت میں یہ نمایاں اور ممتاز حیثیت حاصل ہے کہ

آپ کی زوجیت میں نبی کی دو بیٹیاں ہیں۔ سبحان اللہ

### نماز جنازہ:

حضرت سیدہ ام کلثومؓ کا جنازہ حضورؐ نے خود پڑھایا۔

قَالَ ابْنُ سَعْدٍ صَلَّى عَلَيْهَا أَبُوهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(مواہب لدنیہ زرقانی جلد ۳)

نبی اکرمؐ نے ام کلثومؓ کا جنازہ خود پڑھایا۔ خوش نصیبی کی انتہا کہ خود

رسول اللہؐ نے پڑھایا..... جنت مل گئی۔

### حضورؐ کے آنسو:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَهِدُ نَابِتَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَدُّ فَنُ وَّرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ

فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدُّ مَعَانَ - (مشکوٰۃ شریف باب ذن المیت)

”ہم حضورؐ کی بیٹی کی وفات پر حاضر ہوئے ہم نے دیکھا کہ

حضور ﷺ قبر کے قریب تشریف فرما تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔“

خطیب کہتا ہے:

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا جنازہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا۔ باپ کا بیٹی کو دعاؤں سے رخصت کرنا تھا۔ بیٹی کے عظیم ہونے کی دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے آنسو.....

☆ بیٹی کے لئے رحمت اور شفقت کا نذرانہ تھے۔

☆ رحمت کے آنسو تھے۔

☆ شفقت کے آنسو تھے۔

☆ محبت کے آنسو تھے۔

☆ رافت کے آنسو تھے۔

☆ نبوت کے آنسو تھے۔

☆ ایک رحیم اور شفیق والد کے آنسو تھے۔

☆ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے لئے والد کا آخری تحفہ تھا۔

☆ بیٹی کے لئے اندرونی جذبات کے ترجمان تھے۔

☆ آنسو..... جو رب کی رحمت کو لوٹتے ہیں..... اور یاس کو آس سے بدلتے

ہیں۔ سبحان اللہ

حضرات محترم!

میں نے آپ کے سامنے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے چند پھول آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں امید ہے آپ ان کی خوشبو سے ایمان کی حلاوت اور روشنی حاصل کریں گے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۱۰

## سیدہ فاطمہؑ بنتِ رسول اللہ ﷺ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُوْ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ  
مِنْیَّ -

”حضور ﷺ نے فرمایا فاطمہؑ میرے دل کا ٹکڑا ہے“

حضرات گرامی! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیدہ فاطمہؑ بنتِ رسول  
اللہ ﷺ کی سیرت پاک اور ان کی مقدس زندگی کے روشن پہلو۔

سیدہ فاطمہؑ حضور ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں جو سیدہ  
خدیجہ طاہرہؑ کے بطن سے پیدا ہوئیں رسول اللہ ﷺ آپ سے بہت پیار فرماتے تھے آپ کا  
لقب زہر اور بتول تھا۔

## سیدہ فاطمہؑ صورت اور سیرت میں حضور ﷺ کے مشابہ تھیں:

سیدہ فاطمہؑ صورت و سیرت میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے مشابہ تھیں آپ کی  
رفتار گفتار اٹھنا بیٹھنا عادات و اطوار اپنے والد گرامی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ملتے جلتے اور  
مشابہت رکھتے تھے۔

فَاطِمَةُ تَمْشِيْ مَاتَخْطِيْ مَسِيْمَةَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
(مسلم جلد ثانی)

”حضرت فاطمہؑ جس وقت چلتی تھیں تو آپ کی چال ڈھال

آپ کے والد مکرم ﷺ کے مشابہ ہوتی تھی۔“

## سیدہ عائشہؓ کی گواہی:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سِمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

”نبی کریم ﷺ کے ساتھ قیام و قعود اور نشست و برخاست اور عادات و اطوار میں حضرت فاطمہؓ سے زیادہ مشابہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔“

خطیب کہتا ہے:

- ☆ سیدہ فاطمہؓ کے تمام اوصاف جمیلہ کی گواہ سیدہ عائشہؓ۔
- ☆ بیٹی مصطفیٰ ﷺ کی..... گواہی عائشہؓ کی۔
- ☆ ماں اور بیٹی کی لازوال محبت۔
- ☆ ماں کا بیٹی کی عظمتوں پر گواہی۔
- ☆ معلوم ہوا کہ ماں اور بیٹی میں اعتماد و محبت کا رشتہ نہایت مضبوط تھا۔

## ہجرت مدینہ اور خاندان صدیقؓ:

سیدنا صدیق اکبر ﷺ کا خاندان جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ روانہ ہوا تو حضرت فاطمہ الزہراءؓ بھی اسی قافلہ میں سفر کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئیں۔ اور اس سفر کے تمام اخراجات حضرت صدیق اکبر ﷺ نے برداشت کئے۔

صدیق اکبر ﷺ رسول اللہ ﷺ کے اس قدر جانثار ساتھی تھے کہ ہر آڑے وقت میں رسول اللہ ﷺ کے جان اور مال کا نذرانہ پیش کر کے اول نمبر حاصل کر لیتے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

## سیدہ فاطمہؓ کی شادی:

- ☆ سیدہ فاطمہؓ کا نکاح حضرت علی المرتضیٰؓ سے ہوا۔
- ☆ سیدہ فاطمہؓ کے نکاح کے گواہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروق اعظمؓ ہیں۔
- ☆ آپ کے جہیز کا سامان سیدنا صدیق اکبرؓ خرید کر لائے۔ گویا کہ صدیقؓ کی پسند خدا کی پسند مصطفیٰؐ کی پسند زہراؓ کی پسند قرار پائی اور عرش و فرش پر اس نکاح کی دھوم مچ گئی۔

## سیدہ عائشہؓ نے زہراؓ کا گھر سجا دیا:

حضرت فاطمہؓ کی رخصتی کے وقت تمام تیاری حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے ہاتھوں سے فرمائی۔ اور جس مکان میں حضرت فاطمہؓ نے قیام فرمایا اس کی تمام تیاری حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے کی یہی محبت و خلوص کا رشتہ تھا جس نے بیٹی کو ماں کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ بنا رکھا تھا۔

وَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ۔

”فاطمہؓ کی شادی سے بہترین میں نے کوئی شادی نہیں دیکھی۔“

(ابن ماجہ کتاب النکاح)

## جہیز فاطمہ الزہراؑ:

سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کو جو جہیز دیا اس کی سادگی عالم میں اپنی نظیر آپ ہے اور پوری امت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

عن علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ لما ذَوَّجَهُ  
فاطمَةَ بَعَثَ مَعَهَا جَمِيلَةً وَسَادَةً مِنْ أَدَمِ خَشُو هَالِيفٌ وَرَحِيْنٌ  
وَسِقَاءٌ وَجَرْتِيْنِ۔

”ایک بڑی چادر، ایک چمڑے کا تکیہ جو کھجور کی چھال یا اذخر  
(خوشبودار گھاس) سے بھرا ہوا تھا ایک چکی آٹا پیسنے کے لئے ایک مشکیزہ  
اور دو گھڑے تھے۔“

خطیب کہتا ہے:

سیدہ زہراؑ کے اس جہیز پر تمام دولت و شکوہ قربانِ رحمتِ دو عالم کی چہیتی بیٹی  
..... اور زندگی کا عظیم اثاثہ چکی کا آٹا..... جو سیدہ ؑ اپنے ہاتھوں سے پیستی تھیں یہی  
آٹا تھا جس نے حسین کو بہادری شجاعت کا پیکر بنایا، ماں فاطمہ ؑ ہوگی تو  
بیٹے..... عبادت و ریاضت کے مجسمہ ہوں گے۔

فریبِ جن نہیں..... گھڑے

ٹھنڈے گھڑے مٹی کے گھڑے مشک

مشروبات..... شربت نہیں

مدینے کا پانی..... روح افزا

یہ تھا حقیقی روح افزا

کچا مکان..... جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول۔ دن بھر قرآن مجید کی

رات کو آہیں، آنسو سوز و گداز سے بھر پور سجدے یہ تھا فاطمہؑ کا گھر اور اس کی

دولت۔ سبحان اللہ!

## تقسیم کار

سرکارِ دو عالم ﷺ نے میاں بیوی کے اوقات اور لمحات کو ذمہ داریوں کو دونوں

میں تقسیم کر دیا۔

قضیٰ رسول اللہ ﷺ علیٰ ابنتہ فاطمہ نجدمة البیت و قضیٰ

علیٰ عی رضی اللہ عنہ لَمَا كَانَ خَدَارَ جَاءَ مِنَ الْبَيْتِ مِنْ خَدْمَتِهِ۔

(حلیۃ الاولیاء ابی نعیم اصفہانی جلد)

حضور ﷺ نے دونوں کے کام تقسیم کر دیئے۔ حضرت فاطمہؑ کے ذمہ گھر

کے تمام کام لگا دیئے اور حضرت علیؑ کے ذمے گھر سے باہر کے تمام امور لگا دیئے گئے۔

گویا کہ داخلی امور حضرت فاطمہؑ کے ذمہ..... اور خارجی امور حضرت علیؑ

المرتضیٰ ﷺ کے ذمے۔

خطیب کہتا ہے:

☆ میاں بیوی کے درمیان امور کار کی نبوی تقسیم ملاحظہ فرمائیے۔

☆ گھر کا کام کاج اور ذمہ داریاں بیوی ادا کرے۔

☆ بیرونی کام کاج شوہر کے ذمے۔

## غزوہ احد میں خدمت رسول:

سرکارِ دو عالم ﷺ جب غزوہ احد میں زخمی ہو گئے تو سیدہ فاطمہ الزہراؑ نے

سرکارِ دو عالم ﷺ کے زخموں پر مرہم پٹی کا بے مثال کارنامہ سرانجام دیا۔

كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْلُهُ وَعَلَى يَدِ كَبِّ الْمَاءِ  
بِالْمَجْنِ نَامَارَأْتُ فَاطِمَةَ أَنَّ الْمَاءَ يَزِيدُ الدَّمَ الْكَثْرَةَ اخذت قطعة  
من حَصِيرٍ فَاحْتَرَقَتْهَا وَالصَّقْتَهَا فَتَمَسَكَ الدَّمَ -

سیدہ فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کے زخموں کو دھورہی تھیں اور حضرت علیؓ  
پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے  
خون کثرت سے بہ رہا ہے تو آپ نے ایک چٹائی جلا کر اس کی راکھ  
زخموں پر لگائی جس سے خون بند ہو گیا۔ (بخاری جلد ثانی)

خطیب کہتا ہے:

- ☆ نبی ﷺ کا خون اسلام کی سر بلندی کے لئے بہا۔
- ☆ نبی ﷺ کے خون سے اسلام کا گلشن سدا بہار ہو گیا۔
- ☆ سیدہ فاطمہؓ نے میدان جہاد میں نبوت کے زخموں پر مرہم رکھا۔
- ☆ حضرت سیدہ فاطمہؓ نے اپنے پیارے والد اور رحمت دو عالم ﷺ کی خدمت کا  
حق ادا کر کے خواتین کا اسلامی تاریخ میں نام و کردار روشن کر دیا۔
- ☆ میدان جہاد میں اسلامی قدروں کے فروغ کے لئے خود روشن کار نامہ سر انجام دیا۔

سیدہ فاطمہؓ کو سیدہ عائشہؓ سے محبت کرنے کا حکم:

سیدہ فاطمہؓ ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں ازواجِ مطہرات  
کی ایک عرضداشت لے کر حاضر ہوئیں تو آپ نے نہایت محبت سے حضرت فاطمہؓ نے  
فرمایا کہ

أَنْتِ بِنْتُ الْعَسْتِ تُحِبِّينَ مَا أَحَبَّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحْبِبِي هَذِهِ  
(مسلم جلد ۲)

”اے بیٹی! کیا تو اس سے محبت نہیں کرے گی جس سے میں محبت کرتا

ہوں۔“

فاطمہ ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ضرور میں بھی اس سے محبت کروں گی۔ آپ نے فرمایا کہ تو بھی (عائشہ ؓ) سے محبت کیا کر۔  
خطیب کہتا ہے:

☆ عائشہ ؓ حمیہ حبیب ﷺ۔

☆ عائشہ ؓ حمیہ سیدہ زہرا ؓ۔

☆ عائشہ ؓ سے محبت رسول اللہ سے محبت۔

☆ عائشہ ؓ سے عداوت رسول اللہ ﷺ سے عداوت۔

عائشہ ؓ کا دشمن بتائے؟ کہ قیامت کو رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھائے گا؟

سیدہ فاطمہ ؓ اہل بیت کی خدمت۔ سیدہ عائشہ ؓ حضرت سیدہ فاطمہ ؓ کی خدمت۔

### حضور ﷺ کا حکم فاطمہ ؓ کو:

محبت عائشہ ؓ ..... محبت عائشہ ؓ ..... محبت عائشہ ؓ

عائشہ ؓ حمیہ حبیب خدا ..... عائشہ ؓ حمیہ حبیب خدا

سیدہ عائشہ ؓ کا دشمن ..... مردود

سیدہ عائشہ ؓ کا خادم ..... محبوب

عائشہ صدیقہ ؓ ..... پوری امت کی ماں

کسی کا دل مانے نہ مانے ماں کا تو احترام کرنا ہی پڑے گا۔

تعظیم عائشہ ؓ ..... نبی ﷺ کا حکم ہے۔

تکریم عائشہ ؓ ..... نبی ﷺ کا حکم ہے۔

جو حکم عدولی کرے گا..... مردود ہی مردود۔

## تسبیح فاطمہ:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر گھریلو کام کاج کا بوجھ زیادہ ہو گیا تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خدمتگار گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانے کے لئے مانگا..... تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سے فرمایا کہ بیٹی! میں تمہیں خادم سے بہتر چیز دیتا ہوں جس سے آپ کے تمام کام آسان ہو جائیں گے۔

ہر نماز کے بعد ۳۳ بار..... سبحان اللہ..... ۳۳ بار..... الحمد للہ..... اور ۳۴

مرتبہ..... اللہ اکبر..... پڑھ لیا کرو۔

خطیب کہتا ہے:

سُبْحَانَ اللَّهِ..... اللہ کی پاکیزگی کا بیان۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ مِیں..... اللہ کی حمد و ثنا کا بیان۔

اللَّهُ أَكْبَرُ مِیں..... اللہ کی بڑائی کا بیان۔

معلوم ہوا خدا کے ذکر سے مشکلیں حل ہو جاتی ہیں • خدا کی توحید ہی تمام مشکلات

کا حل ہے۔ یک درگیر محکم گیر۔

## سیدہ فاطمہ الزہراء کا جنازہ ابو بکر صدیق نے پڑھایا:

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریفہ کے بعد حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہمیشہ غمگین

اور پریشان رہنے لگیں۔ سیدہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر نہایت درد و سوز کے عالم میں

فرمایا تھا کہ

صَبْتُ عَلَى مَصَائِبٍ لَوْ أَنَّهَُا

صَبْتُ عَلَى الْأَيَّامِ صِرُنَ لِيَا لِيَا

”مجھ پر مصیبتوں کے اس قدر پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں کہ اگر یہی پہاڑ

دنوں پر ٹوٹے تو وہ دن راتیں ہو جاتے۔“

یہ صدمہ اور غم تھا جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کی وجہ سے حضرت سیدہ فاطمہ ؓ کو لاحق تھا۔ اس لئے وہ دن رات اسی غم میں گھلتی گئیں۔ بالآخر آپ کی وفات کے تقریباً چھ ماہ بعد دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ آپ کی وفات سے پورا مدینہ سو گوار ہو گیا۔ تمام صحابہ کرام غم و اندوہ میں ڈوب گئے اور آپ کی وفات کا صدمہ سب کے لئے المناک حادثہ بن گیا جس کی وجہ سے تمام صحابہ اداں اور پریشان ہو گئے۔

سیدہ فاطمہ الزہراء ؓ کے جنازہ پڑھنے کے لئے تمام مدینہ جمع ہو گیا۔ اور

حضرت فاطمہ ؓ کا جنازہ امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر ؓ نے پڑھایا۔

عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَلَيَّ فَاطِمَةَ  
بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا - (طبقات  
ابن سعد جلد ۷)

ابو بکر صدیقؓ نے فاطمہ الزہراءؓ بنت رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ

پڑھائی اور اس میں چار تکبیر پڑھی گئیں۔

عن جعفر بن محمد عن أبيه قَالَ مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لِيُصَلُّوا فَقَالَ لِعَلِيِّ بْنِ  
أَبِي طَالِبٍ تَقَدَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَتَقَدَّمَ وَأَنْتَ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا - (كنز العمال  
ج ۶)

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب فاطمہ بنت

رسول ﷺ کا انتقال ہوا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نماز جنازہ

پڑھنے کے لئے آئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ آپ

نماز جنازہ پڑھائیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں خلیفہ رسول کی موجودگی میں نماز نہیں پڑھاؤں گا آپ ہی پڑھائیں۔ اس پر ابو بکر صدیقؓ نے آگے بڑھ کر حضرت فاطمہؑ کا جنازہ پڑھایا۔

عن مالك عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جدّه علي بن حسين قال ماتت فاطمة بين المغرب والعشاء فحضرها ابو بكر وعمر و عثمان والزبير و عبد الرحمن ابن عوف فلما وضعت ليصلي عليها قال علي تقدم يا ابا بكر قال وانت شاهد يا ابا الحسن قال نعم- تقدم والله لا يصلي عليها غيرك فيصلي عليها ابو بكر-

”حضرت فاطمہؑ کا انتقال مغرب اور عشاء کے درمیان ہوا۔ حضرت

ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ، جنازہ پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ جب جنازہ رکھا گیا تو حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ جنازہ پڑھائیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ آپ کی موجودگی میں..... حضرت علیؓ نے فرمایا ہاں آگے تشریف لے جائیں خدا کی قسم آپ کی موجودگی میں کوئی اور جنازہ نہیں پڑھا سکتا۔ تو ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؑ کی نماز جنازہ پڑھائی“

خطیب کہتا ہے:

☆ حضرت ابو بکرؓ کو سیدہ فاطمہؑ کے انتقال کا شدید صدمہ ہوا۔

☆ سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عثمان غنیؓ، سیدنا

زبیرؓ، سیدنا عبد الرحمن بن عوفؓ اور اکابر صحابہ سیدہ فاطمہؑ کے جنازہ میں شریک

ہوئے۔

☆ سیدنا صدیق اکبر ؓ سے حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے حضرت فاطمہ ؓ کا

جنازہ پڑھوایا۔

☆ سیدنا صدیق اکبر ؓ نے علی المرتضیٰ ؓ سے فرمایا کہ آپ جنازہ پڑھائیں تو

حضرت علی ؓ نے تاریخی جواب دیا کہ

مَا كُنْتُ لِاتَّقَدَّمَ وَأَنْتَ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کے آگے کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھا سکتا۔

☆ علی ؓ مقتدی ہوگا..... ابو بکر ؓ مقتدا ہوگا۔

☆ علی ؓ مقتدی ہوگا..... صدیق ؓ امام ہوگا۔

☆ جو فیصلہ علی ؓ کا ہے..... وہی فیصلہ سنی کا ہے۔

☆ علی ؓ کا امام بھی صدیق ؓ ہے۔

☆ سنی کا امام بھی صدیق ؓ ہے۔

☆ اگر فدک کا کوئی رنج ہوتا تو آج حضرت علی المرتضیٰ ؓ ضرور اس کا اظہار کرتے۔

☆ علی المرتضیٰ ؓ نے حضرت فاطمہ ؓ کا جنازہ صدیق ؓ سے پڑھوا کر ثابت کر

دیا کہ علی مرتضیٰ ؓ اور فاطمہ الزہراء ؓ کو صدیق اکبر ؓ سے کوئی ناراضگی اور گلہ

نہیں تھا۔

یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

☆ خاندان صدیق اکبر ؓ اور خاندان علی المرتضیٰ ؓ باہمی شیر و شکر تھے۔

☆ علی المرتضیٰ ؓ کا یہ ارشاد بھی آسمانی سیادت پر قطب ستارے کی طرح چمکتا

رہے گا کہ اے ابو بکر ؓ! آپ فاطمہ ؓ کا جنازہ پڑھائیں۔ کیونکہ

فَوَاللَّهِ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا غَيْرُكَ..... فَيُصَلِّي عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ

(ریاض النضرۃ لمح الطبری ج ۱)

اے صدیق ﷺ! تیرے بغیر کوئی فاطمہ ﷺ کا جنازہ پڑھا ہی نہیں سکتا۔ سبحان اللہ۔

- ☆ اعتراف عظمت صدیق ﷺ اعتراف عظمت سیادت صدیق ﷺ۔
- ☆ اعتراف عظمت قیادت صدیق ﷺ۔
- ☆ اعتراف عظمت امامت صدیق ﷺ۔
- ☆ زبان علی ﷺ کی.....شان صدیق ﷺ کی۔
- ☆ مدینہ اس عظمت کا گواہ۔
- ☆ اہل مدینہ اس عظمت کے گواہ۔
- ☆ جنازہ صدیق نے پڑھایا۔
- ☆ خواہش علی المرتضیٰ ﷺ نے کی۔ سبحان اللہ

چار دانگ عالم میں

اس اعتماد کا

اس اعتراف کا

اس وقار کا

اس منصب کا

اس اہمیت کا

ڈنکا بج گیا۔

امت کا امام بھی صدیق اکبر ﷺ.....خاندان نبوت کا امام بھی

صدیق اکبر ﷺ۔

حضرات گرامی! میں نے نہایت تفصیل سے سیدہ فاطمہ الزہرا ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف گوشے آپ کے سامنے بیان کئے ہیں۔ ان کو اگر دیانت و امانت کی نظر سے دیکھا جائے گا سنا جائے گا یا پڑھا جائے گا تو جہاں حضرت فاطمہ الزہرا ﷺ کی سیرت طیبہ سے آپ

کا ایمان جلا حاصل کرے گا۔ وہیں اصحابِ رسولؐ کا خاندانِ نبوت سے عقیدت و محبت کا پہلو بھی آپ کے سامنے آئے گا جس سے آپ کو ایمان کی حلاوت اور چاشنی بھی میسر آئے گی۔

حضور سرورِ کائنات ﷺ کی چاروں صاحبزادیوں کے مقدس حالات سے آپ کے ایمان کو منور کر دیا ہے ان معلومات کے ہوتے ہوئے کوئی کو رباطن ہی آپ کی چار صاحبزادیوں کا انکار کر سکتا ہے۔

کوئی ایمان دار حضور ﷺ سے محبت کرنے والا آپ کی چار صاحبزادیوں کا انکار نہیں کر سکتا۔

چار صاحبزادیاں تسلیم کرنے سے صدیق ﷺ، فاروق ﷺ، اور عثمان ﷺ کی عظمتوں کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے منکرینِ خاندانِ رسالت نے سرے سے حضور ﷺ کی چار بیٹیوں میں سے تین کا انکار کرنا ہی مناسب سمجھا..... مگر

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن  
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاءُ الْمُبِينُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۱۱

## تین ناپسندہ عورتیں

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا  
لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأةَ نُوحٍ وَامْرَأةَ لُوطٍ ا  
”اللہ ان لوگوں کے لئے جو کافر ہیں مثال بیان کرتا ہے نوح علیہ  
السلام کی بیوی اور لوط علیہ السلام کی بیوی کی۔“

حضرات گرامی!

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے چند خواتین کا ذکر کیا ہے ان میں سے کچھ خواتین  
ایسی ہیں جن کا کردار اور اعمال اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ تھا۔ اس لئے ان کا تذکرہ نہایت ہی احسن انداز  
سے کیا ہے اور ان کا اسوہ تمام خواتین کے لئے مشعل راہ قرار دیا گیا ہے۔ اور چند خواتین ایسی ہیں  
جو اپنے کردار، عقیدے اور عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت ناپسندیدہ ہیں اس لئے ان سے  
نفرت بیزاری اور عبرت کا درس ملتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آج کی تقریر میں ان خواتین کا تذکرہ  
کروں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ تھیں اور انہوں نے اپنے عمل اور کردار سے دین کو نقصان پہنچایا۔  
پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا اور آخرت میں ذلیل و رسوا کر دیا اور آج تک ان کا تذکرہ قرآن مجید  
نہایت حقارت سے کرتا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اصل چیز تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے  
احکامات کو تسلیم کرنا ہے اور ان پر عمل کرنا ہے۔

اگر ایسا نہیں ہے تو انسانی زندگی کا کوئی قیمت نہیں ہے۔ جن عورتوں کو قرآن مجید

نے ناپسند قرار دیا ہے وہ تین ہیں۔

☆ نوح علیہ السلام کی بیوی۔

☆ لوط علیہ السلام کی بیوی۔

☆ ابولہب کی بیوی ام جمیل

میں ان تینوں کا تذکرہ آپ حضرات کے سامنے تفصیل سے کرنا چاہتا ہوں تاکہ

ان کے حالات سے باخبر ہو سکیں۔

### حضرت نوحؑ کی بیوی حضرت لوطؑ کی بیوی:

حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اور نہ ہی حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا پیغمبر تسلیم کرتی تھی بلکہ آپ کے دشمنوں کو حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف اکساتی رہتی تھی اور آپ کے مشن میں آپ کا ساتھ نہیں دیتی تھی۔ اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو

فَخَانَتْهُمَا فَلَمْ يَغْنَبْهَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا

ان دونوں نے خیانت کی تو دونوں اللہ کے نیک بندے (نوح علیہ

السلام اور لوط علیہ السلام) ان عورتوں کے کام نہ آسکے۔ (سورہ تحریم پ

۲۸) چنانچہ قرآن حکیم ان دونوں عورتوں کے متعلق یوں تذکرہ کرتا ہے کہ

صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَةَ لُوطٍ

كَانَتَا تَحْتِ عِبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحِينَ فَخَانَتْهُمَا فَلَمْ يَغْنَبْهَا عَنْهُمَا

مِنَ اللَّهِ وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّٰخِلِينَ۔

(پ ۲۸ سورہ تحریم)

”اللہ لوگوں کے لئے جو کافر ہیں مثال بیان کرتا ہے نوحؑ کی بیوی

اور لوطؑ کی بیوی کی وہ دونوں ہمارے خاص بندوں سے دو بندوں کے

نکاح میں تھیں لیکن انہوں نے ان کے حق ضائع کئے تو وہ دونوں نیک

بندے اللہ کے مقابلے میں ان کے ذرا کام نہ آسکے اور دونوں عورتوں کو حکم ملا کہ تم بھی دوزخ میں داخل ہو۔“

یہ دونوں عورتیں اپنے خاوندوں کے عقیدہ اور مشن پر نہیں تھیں۔ نوح علیہ السلام کی بیوی اپنی قوم کے ساتھ مل کر حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کا خفیہ مذاق اڑایا کرتی تھی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی ان کے مہمانوں کی چغلی کھایا کرتی تھی۔

دشمن ان کی نشان دہی پر حضرت لوط علیہ السلام کے مہمانوں کی بے عزتی کا باعث

بنا کرتے تھے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ان دونوں عورتوں کو دنیا اور آخرت کی رسوائی نصیب ہوئی۔

☆ فَخَانَتْهُمَا..... خداوند قدوس نے ان کی بددیانتی کو آشکارا کر دیا کریکٹر کی خیانت نہ کی۔

☆ یہ خیانت عقیدے کی خیانت تھی۔ کیونکہ پیغمبر کی بیوی فاحشہ نہیں ہو سکتی۔

☆ عقیدے کی نجاست اس قدر بری ہے کہ ان دونوں کو پیغمبر ﷺ سے علیحدہ کر دیا گیا۔

☆ جو عورت بدعقیدہ ہو پیغمبر کی دعوت کو قبول نہ کرتی ہو۔ اسے پیغمبر سے علیحدہ کر دیا جاتا

ہے۔

☆ بدعقیدہ عورتوں کو پیغمبر کی ابدی زوجیت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

☆ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ازواجِ مطہرات ایمان و ایقان کی سچی دولت سے مالا مال تھیں

اس لئے آپ کو ارشاد فرمایا گیا کہ آپ ان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی زوجیت میں رکھیں اور انہیں اب جدا نہیں کیا جاسکتا۔

قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ

لَا تَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ -

(احزاب پ ۲۲)

”یعنی اے نبی آئندہ ان ازواج کے سوا کوئی عورت آپ کے لئے

حلال نہیں ان ازواج میں سے طلاق دے کر آپ اس کے بدلے میں کسی اور عورت کو اپنی بیوی بنا سکتے ہو۔ اب دنیا اور آخرت میں یہی بیوی آپ کی رفیقہ حیات رہے گی۔“

### نجات ایمان پر ہوگی حسب و نسب اور رشتہ پر نہیں:

فَلَمْ يَغْنَبْهَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا (پ ۲۸ تحریم)

تو وہ دونوں نیک بندے اللہ کے مقابلے میں ذرا کام نہ آسکے۔

معلوم ہوا نجات کا دار و مدار ایمان اور اعمال صالحہ پر ہوگا۔

☆ قیامت کے دن صحیح عقیدہ کام آئے گا۔

☆ بد عقیدہ کافر مشرک نہ بخشش کے مستحق ہوں گے۔ اور نہ رسول اللہ ﷺ کی

شفاعت کے۔

☆ یہ مشرک نہ عقیدہ قیامت میں دھرے کا دھرا رہ جائے گا جب انبیاء و اولیاء کسے

مشرک اور کافر کی شفاعت نہیں کریں گے۔

☆ سب انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمۃ اللہ علیہم بارگاہ خداوندی کے محتاج ہیں۔ خداوند

کسی کا محتاج نہیں۔

خطیب کہتا ہے

☆ نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویاں عقیدہ توحید اور رسالت کے انکار کی

وجہ سے جہنم کا ایندھن بن گئیں۔

☆ مشرکوں اور کافروں کی شفاعت نہیں ہوگی۔

☆ پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے عقیدہ صالح فرما کر دنیا کو باور کرا دیا۔ عبدیت کا ملہ بڑا

اعجاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو عطا فرمایا۔

☆ عبدیت اعزاز اور تمغہ ہے۔

☆ پست فطرت اور بے علم لوگوں نے عبدیت کو نہایت کم درجے کی چیز سمجھا ہے

حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بہت بڑا مقام ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے لیے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ کے معزز خطاب سے نوازا ہے۔

☆ جن عورتوں نے پیغمبر کا ایمان و یقین میں ساتھ نہیں دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو جہنم رسید کر دیا۔

قَبِيلٌ أَدْخَلْنَا مَعَ الدَّٰخِلِينَ

تم بھی جہنم میں داخل ہو جاؤ داخل ہونے والوں کے ساتھ۔

☆ جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے ساتھ مخلص پایا اور ان کی شب و روز کی سرگرمیوں میں پیغمبر کے ہمنوا پایا انہیں جنت کا پروانہ دیا گیا بلکہ ان کے حجرے کو جنت بنا دیا گیا۔ سبحان اللہ۔

### حضرت لوطؑ کی بیوی کا تذکرہ:

پہلی آیتوں میں حضرت نوحؑ کی بیوی اور حضرت لوطؑ کی بیوی کا ذکر کیا گیا تھا جس کے مطالب اور مفہوم آپ نے سماعت فرمائے۔ اب میں آپ کے سامنے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کا ذکر کرتا ہوں۔ سورہ ہود میں بیان فرمایا گیا ہے کہ

قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرَبَ إِلَىٰ مَقْعَدِ الْبُقْعَةِ  
مِّنَ الْيَمِّ وَلَا يُلْتَفِتُ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَمْرَاتُكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ  
إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ۝ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا  
عَالِيَهَا سَآءًا فَلَهَا وَأَمْطَرْنَا ..... عَلَيْهَا حِجَابًا مِّن سَجِيلٍ  
مِّنصُودٍ ۝ مَسْؤَمَةٌ عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بَعِيدٍ ۝ (سورہ  
ہود پ ۱۲)

”وہ فرستادہ بولے لوط! ہم تو آپ کے پروردگار کے فرستادہ ہیں۔“

ان کی رسائی آپ تک نہیں ہو سکے گی۔ آپ رات ہی کے کسی حصے میں گھر والوں کو لے کر نکل جائیں اور تم میں سے کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے گا ہاں مگر

آپ کی بیوی دیکھے گی۔ اسے بھی آفت آئے گی جو ان سب پر نازل ہو گی۔ ان پر عذاب کے وعدہ کا وقت صبح کا ہے اور صبح میں اب دیر ہی کیا ہے۔ اور جب ہمارا حکم پہنچا ہم نے اس زمین کے بلند کو اس کا پست بنا دیا اور ہم نے اس پر برسادیئے پتھر کھگر کے تہ بہ تہ خاص نشان لئے ہوئے آپ کے پروردگار کے پاس اور وہ مقام ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔“

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ اس واقعہ کے بعد جب قوم لوط ان کے گھر پر چڑھ آئی تو لوطؑ نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا تھا۔ اور یہ گفتگو اس شریقو م سے پس پردہ ہو رہی تھی۔ فرشتے بھی مکان کے اندر تھے ان لوگوں نے دیوار پھاندا کر اندر گھسنے کا اور دروازہ توڑنے کا ارادہ کیا۔ اس پر لوطؑ کی زبان پر کلمات آئے۔ جب فرشتوں نے حضرت لوطؑ کا یہ اضطراب دیکھا تو حقیقت کھول دی اور کہ دیا کہ آپ دروازہ کھول دیں۔ اب ہم ان کو عذاب کا مزہ چکھاتے ہیں۔ دروازہ کھولا تو جبریل امین نے اپنے پر کا اشارہ ان کی آنکھوں کی طرف کیا جس سے سب اندھے ہو گئے اور بھاگنے لگے اس وقت فرشتوں نے حکم ربانی حضرت لوطؑ کو کہا کہ

فَاسْرِبْ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ الْآيِلِ ۝

یعنی آپ رات کے آخری حصہ میں اپنے اہل و عیال کو لے کر یہاں سے نکل جائیے اور یہ ہدایت کر دیجئے کہ ان میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے بجز آپ کی بیوی کے کیونکہ اس پر یہی عذاب پڑنے والا ہے جو قوم پر پڑے گا۔

اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ بیوی کو ساتھ نہ لیں اور یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ بیوی ہونے کی حیثیت سے وہ آپ کے اہل میں داخل ہو کر ساتھ چلے گی مگر وہ آپ کے اس حکم پر عمل نہ کرے گی جو آپ اپنے اہل و عیال کو دیں گے کہ کوئی مڑ کر نہ دیکھے۔

بعض روایات میں ہے کہ یوں ہی ہوا یہ بیوی ساتھ چلی مگر جب قوم پر عذاب آنے کا دھماکہ سنا تو پیچھے مڑ کر دیکھا اور قوم کی تباہی پر اظہار افسوس کرنے لگی اس وقت ایک پتھر آیا

جس نے اس کا بھی خاتمہ کر دیا۔

(قرطبی۔ منظری۔ معارف القرآن)

خطیب کہتا ہے:

رات کو ہجرت کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔

ہجرت میں محبوب ساتھ جاتے ہیں اور مردود ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی چونکہ مردود تھی..... اس لئے راستہ میں ہی ہلاک کر دی گئی۔

معلوم ہوا کہ

☆ سفر ہجرت میں حضرت صدیق اکبر ؓ محبوب رسول ﷺ تھے اس لئے ساتھ ساتھ رہے۔

☆ سنت اللہ یہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے بد عقیدہ لوگ توڑ دیئے جاتے ہیں۔

☆ خوش عقیدہ لوگ جوڑ دیئے جاتے ہیں۔

☆ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ

دشمن حضرت لوط علیہ السلام کے قریب نہیں آسکے۔

☆ جس طرح حضرت لوط علیہ السلام نے سفر ہجرت میں دشمنوں کو دور رکھا اسی طرح سرکار

دو عالم حضرت محمد ﷺ سے بھی ہجرت کے سفر میں دشمنوں کو دور رکھا۔

☆ دشمن کا فصل ضروری ہے۔

☆ دوست کو وصل ضروری ہے۔

☆ صدیق اکبر ؓ سفر ہجرت میں بھی ساتھ تھے..... اور آج گنبد خضرا میں بھی

ساتھ ہیں۔

☆ نبوت پر خدا کا پہرہ ہوتا ہے۔

☆ دشمنان رسول کو لوط علیہ السلام سے دور رکھا۔

☆ دشمنان رسول کو محمد الرسول اللہ ﷺ سے بھی دور رکھا۔

- وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ  
 ☆ لوط علیہ السلام پر خدا کا پہرہ۔  
 ☆ محمد الرسول اللہ ﷺ پر خدا کا پہرہ۔  
 ☆ فَاسْرِبْ بِأَهْلِكَ  
 ☆ اہل بیت میں بیوی بھی شامل ہوتی ہے۔  
 ☆ خوش عقیدہ بیوی پیغمبر کے ساتھ رہے گی۔  
 ☆ بد عقیدہ بیوی کو پیغمبر سے جدا کر دیا جائے گا۔ سُبْحَانَ اللَّهِ

### ابولہب کی بیوی:

تیسری عورت جو اللہ تعالیٰ کے ہاں نہایت ناپسندیدہ ہے وہ ابولہب کی بیوی ہے۔ قرآن حکیم اس کا تذکرہ اس طرح فرماتا ہے۔  
 وَأُمَّرَاتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ۔

جس طرح ابولہب کو رسول اللہ ﷺ سے سخت دشمنی تھی اس کی بیوی بھی اس دشمنی اور رسول اللہ ﷺ کی ایذا رسانی میں اس کی مدد کرتی تھی جس کی کنیت ام جمیل ہے۔  
 قرآن کریم کی اس آیت نے بتلایا کہ یہ بد بخت بھی اپنے شوہر کے ساتھ جہنم کی آگ میں جائے گی اس کے ساتھ اس کا ایک حال یہ بتلایا کہ وہ.....حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ہے۔  
 جس کے لفظی معنی سوختہ کی لکڑیاں لادنے والی یعنی آگ لگانے والی عرب کے محاورات میں چغل خوری کرنے والے کو جمال الحطب کہا جاتا ہے کہ جیسے کوئی سوختہ کی لکڑیاں جمع کر کے آگ لگانے کا سامان کرتا ہے چغل خوری کا عمل بھی ایسا ہی ہے کہ وہ اپنی چغل خوری کے ذریعے افراد اور خاندان میں آگ بھڑکا دیتا ہے۔

یہ عورت رسول اللہ ﷺ کی ایذا رسانی کے لئے چغل خوری کا کام بھی کرتی تھی اس آیت میں ابولہب کی بیوی کو حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کہنے کی تفسیر حضرت ابن عباس، مجاہد کرمہ وغیرہ ایک جماعت مفسرین نے یہی کی ہے کہ یہ چغل خوری کرنے والی تھی اور ابن زید ضحاک وغیرہ نے

اس کو اپنے حقیقی معنی میں رکھا ہے جس کی وجہ یہ بتلاتی ہے کہ یہ عورت جنگل سے خاردار لکڑیاں جمع کر کے لاتی اور رسول اللہ ﷺ کے راستے میں بچھا دیتی تھی تاکہ آپ کو تکلیف پہنچے۔ اس کی اس ذلیل اور خسیس حرکت کو قرآن مجید نے..... حَمَّالَةَ الْحَطَبِ سے تعبیر فرمایا ہے۔ اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس کا یہ حال جہنم میں ہوگا کہ اپنے شوہر پر جہنم کے درختوں زقوم وغیرہ کی لکڑیاں لاکر ڈالے گی تاکہ اس کی آگ اور بھڑک جائے جس طرح دنیا میں وہ اس کے کفر و ظلم کو بڑھاتی تھی آخرت میں اس کے عذاب کو بڑھائے گی۔

فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ-

مَسَدٌ مَّسْكُونٌ سِین مصدر ہے جس کے معنی رسی یا ڈور بننے کے ہیں یا اس کو تار چڑھا کر مضبوط کرنے کے ہیں۔

مَسَدٌ اس رسی یا ڈور کو کہا جاتا ہے جو مضبوط بنائی گئی ہو خواہ وہ کسی چیز کی ہو کچھو ریا ناریل وغیرہ سے یا آہنی تاروں سے ہر طرح کی مضبوط رسی اس میں شامل ہے۔

☆ جہنم میں مضبوط آہنی تاروں سے بنا ہوا طوق گلے میں ہوگا۔

☆ اگرچہ ابولہب اور اس کی بیوی مال دار اور غنی اور اپنے قوم کے مال دار سردار مانے جاتے تھے مگر اس کی اپنی خست طبیعت اور کنجوسی کے سبب جنگل سے سوختہ کی لکڑیاں جمع کر کے لاتی اور اس کے رسے کو اپنے گلے میں ڈال لیتی تھی کہ یہ گھٹاسر سے گرنے جائے اور یہ یہی ایک روز اس کی ہلاکت کا سبب بنا۔ لکڑیوں کا گھٹاسر اور رسی گلے میں تھی تھک کر کہیں بیٹھ گئی پھر کٹھا گرا کہ اس کا گلہ گھٹ گیا اور اسی میں مر گئی۔

خطیب کہتا ہے:

☆ ابولہب اور اس کی بیوی ہمہ وقت رسول اللہ ﷺ کے مشن کے خلاف برسرِ پیکار رہتے تھے۔

انجام:

☆ ابولہب کتے کی موت مرا اور اس کی لاش کئی دن بے گور و گن پڑی رہی۔

- ☆ کرائے کے آدمیوں نے اس کو گڑھے میں ڈالا۔
- ☆ ام جمیل جو کانٹے حضور ﷺ کے راستے میں بچھاتی تھی وہی کانٹے حضور ﷺ کے لئے پھول بن گئے اور ام جمیل کے لئے عبرت ناک موت کا سامان بن گئے۔
- ☆ ابولہب اور ام جمیل کا حشر پوری دنیا کو بتا گیا کہ نبی ﷺ کے دشمن خوار ہوتے ہیں اور نبی کے دوست امت کے لئے بہار ہوتے ہیں۔
- یارِ غار ہوتے ہیں۔
- ہمیشہ کے لئے جنت کے سردار ہوتے ہیں۔
- یہ ہوا ہی نہیں..... کہ نبی کا دشمن عزت پائے۔
- عزت، عظمت، رفعت، قیادت، سیادت خلافت سب کی سب نبی کے یاروں کو حاصل ہوتی ہے
- نبی کے دشمن عورت ذلیل و خوار ہوتی ہے۔
- نبی کے مشن اور دعوت پر بلیک کہنے والی عورتیں جنت کی سردار ہوتی ہیں۔
- حضرات گرامی!

میں تفصیل سے قرآن حکیم کی ان تین عورتوں کا بیان آپ کے سامنے کیا ہے جو خداوند قدوس کے ہاں ناپسندیدہ تھیں جنہیں دنیا اور آخرت کی رسوائی کے سوا کچھ بھی میسر نہ آیا۔ کیونکہ ان کا عقیدہ، ان کا کردار انبیاء علیہم السلام کے کاز کے مطابق نہیں تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ رشتے اور نبی تعلق اس وقت تک اللہ کے ہاں قابل اعتبار نہیں قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک عقیدے اور اعمال کی ہم آہنگی نہ ہو۔

وَاحْرُدْ دُعَاؤَنَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۱۲

## سیدہ مریم طاہرہ علیہا السلام

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... وَأَذْكُرُ فِي  
الْكِتَابِ مَرْيَمَ - (پ ۱۲ سورہ مریم)

حضرات گرامی! آج کی تقریر میں حضرت مریم سلام اللہ علیہا کی پاکیزہ سیرت اور  
عفت و عظمت کا تذکرہ کیا جائے گا۔ قرآن حکیم نے سیدہ مریم طاہرہ علیہا السلام کی زندگی کے  
پاکیزہ گوشوں کو نکھا کر جس انداز سے پیش فرمایا ہے وہ ہماری آنکھوں کے لئے نور اور پاکیزگی اور  
عصمت کا عظیم شاہکار ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے بھی حضرت مریم علیہا السلام کو دنیا کی کامل ترین عورتوں  
میں ایک کامل ترین خاتون قرار دیا ہے۔ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ ہیں اور  
حضرت زکریا علیہ السلام کی زیر نگرانی وزیر تربیت رہنے کی وجہ سے عفت و عصمت کا عظیم الشان  
نمونہ ہیں۔

## حضرت مریمؑ کا بچپن:

قرآن مجید میں حضرت مریم طاہرہ علیہا السلام کی حیات مقدسہ کو نہایت ہی بلیغ  
انداز میں بیان فرمایا ہے۔ آپ کے بچپن کا تذکرہ فرماتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

إِذْ قَالَتْ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا  
فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ O فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي  
وَضَعْتُهَا آنتَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنثَىٰ إِنِّي

سَمِيَّتَهَا مَرِيْمَ وَاِنِّي اَعِيْذُ هَايِكَ وَذَرِيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝  
 ”اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب کہ عمران کی بیوی نے  
 حالت حمل میں حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میں نے  
 نذر یعنی منت مانی ہے آپ کی (عبادت) کے لئے اس بچے کو جو میرے  
 شکم میں ہے کہ وہ خدا کی خدمت کے واسطے آزاد رکھا جائے گا۔ اور میں  
 اس کو اپنے کام میں نہ لاؤں گی۔ سو آپ اس کو مجھ سے قبول کر لیجئے بے  
 شک آپ خوب سننے والے ہیں اور خوب جاننے والے ہیں۔ کہ میری  
 عرض کو سن رہے ہیں اور میری نیت کو جان رہے۔ پھر جب اس بی بی نے  
 یہ لڑکی جنی تو (ان کو رنج ہوا۔ یہ تو خدمت بیت المقدس کے لائق نہیں یہ  
 کام تو مردوں کا ہے اس لئے حسرت سے) کہنے لگیں کہ اے میری  
 پروردگار! میں نے تو حمل میں لڑکی جنی حق تعالیٰ ہیں کہ (وہ اپنے خیال  
 سے حسرت کر رہی تھیں) حالانکہ خدا تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں اس لڑکی کی  
 شان کو جو انہوں نے جنی اور کسی طرح بھی وہ لڑکا جو انہوں نے چاہا تھا اس  
 لڑکی کے برابر نہیں ہو سکتا تھا۔“

بلکہ یہ لڑکی ہی افضل ہے کہ اس کے کمالات و برکات عجیب و غریب ہوں گے یہ  
 ارشاد خداوندی بطور جملہ معترضہ تھا۔ پھر اس بی بی کا قول ہے۔

اور میں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا۔ اور اس کو اور اس کی اولاد کو (اگر کبھی اولاد ہو  
 ) آپ کی پناہ اور حفاظت میں دیتی ہوں۔  
 خطیب کہتا ہے:

☆ انبیائے سابقین کی شریعت میں یہ بھی عبادت کا طریقہ تھا کہ اپنی اولاد میں سے کسی  
 بچے کو مسجد کے لئے، اللہ کے گھر کی خدمت کے لئے وقف کرتے تھے۔

☆ بچوں اور بچیوں کو مزارات کی نذر کرنا یہ کسی شریعت میں بھی جائز نہیں رہا۔

- ☆ ملنگ اور ملکنی کا تصور اس دور کے مجاوروں اور دین فروشوں کی ایجاد ہے۔
- ☆ مسجد اقصیٰ جو اللہ تعالیٰ کا بزرگ ترین گھر ہے۔ اس کی نذر کے لئے خدا سے امرأة عمران نے لڑکا مانگا..... مگر اللہ تعالیٰ نے لڑکے کی بجائے لڑکی عطا فرمائی۔
- ☆ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی خواہشات اور طلب کا پابند نہیں ہے مرضی آئے تو خواہش پوری کر دے۔
- ☆ نہ مرضی ہو تو طلب و خواہش نہ پوری کرے۔
- ☆ یہ اس کی مرضی ہے۔
- ☆ وہ نہ کسی کا پابند ہے۔ اور نہ کسی کا محتاج ہے۔
- ☆ لیکن اس وقت کے قانون کے مطابق لڑکی کو مسجد کی خدمت کے لئے قبول نہیں کیا جاتا تھا..... اس لئے اللہ نے قانون ہی بدل دیا کیونکہ مسجد بھی اس کی..... قانون بھی اس کا
- ☆ مریم علیہا السلام بھی اس کی۔

پہلے تو اس لڑکی کو بلند مقام عطا فرمایا۔ پھر اس کی والدہ سے اس کا پسندیدہ نام

رکھوایا۔

- ☆ پھر بی بی مریم علیہا السلام کو نئے قانون کے تحت مسجد پہنچایا۔
- ☆ پھر بی بی مریم علیہا السلام کا نگران حضرت زکریا علیہ السلام کو بنایا۔
- ☆ پھر بی بی مریم علیہا السلام کے لئے مسجد میں الگ کمرے کا اہتمام کرایا۔
- ☆ پھر بی بی مریم علیہا السلام کے کھانے کا خصوصی اہتمام فرمایا۔
- ☆ پھر قدم قدم پر ان کی نگرانی کر کے اہم منصب پر پہنچایا۔
- ☆ پھر انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ بنایا۔
- ☆ پھر ان کو پاکیزہ شہادتوں سے مقام عصمت عطا فرمایا۔
- ☆ پھر ان کے مراتب و فضائل سے تمام عالم کو روشناس کرایا۔
- ☆ اور پھر ان کی سیرت طیبہ کو قرآن کا حصہ بنایا۔

- ☆ اور پھر قیامت کے لئے ان کی عظمتوں کا پرچم چار دانگ عالم پر لہرایا۔
- ☆ پھر ان کے دامنِ عفت و طہارت کو پوری دنیا سے منوایا۔
- ☆ پھر ان کو منبر و محراب سے پوری امت محمدیہ سے روشناس کرایا۔
- ☆ اور پھر ان کو تمام دنیا کی خواتین کے لئے مشعلِ راہ بنایا۔
- ☆ پھر شیطان کو ان سے اور ان کے خاندان سے دور بھگایا۔
- ☆ پھر پوری دنیا کو ان کے ذکر سے معمور کرایا۔

سُبْحَانَ اللَّهِ!

یہ ہیں سیدہ مریم سلام اللہ علیہا۔

### حضرت مریمؑ کا مقامِ رفیع:

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَ هَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا  
كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَ هَارٍ زَقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ  
أَنْتِ لِكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ  
حِسَابٍ (سورہ آل عمران)

حاصل یہ ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ ان کو لے کر مسجد  
بیت المقدس میں پہنچیں اور وہاں کے مجاورین و عابدین سے جن میں  
حضرت زکریا ؑ بھی تھے جا کر کہا کہ اس لڑکی کو میں نے خاص خدا کے  
لئے مانا ہے اس لئے میں اس کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتی سوا اس کو لائی ہوں  
آپ لوگ رکھیئے۔

حضرت عمران اس مسجد کے امام تھے اور ان کی وفات ہو گئی تھی۔ ورنہ سب سے  
زیادہ مستحق ان کو لینے کے وہ تھے لڑکی کے باپ بھی تھے اور مسجد بیت المقدس کے امام بھی تھے۔  
مسجد کے عابدین میں سے نبی مریم علیہا السلام کی کفالت کا قرعہ حضرت زکریا  
علیہ السلام کے نام نکلا چنانچہ حضرت مریم زکریا علیہ السلام کو مل گئیں اور بعض روایات کے مطابق

انہوں نے ایک آیا کو ملازم رکھ لیا وہ خدمت کرتی تھی اور دودھ پلاتی تھی اور بعض روایات میں انہیں دودھ پینے پلانے کی حاجت ہی نہ رہی سب سامان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو جاتا تھا۔  
مسجد کے ملحق ایک مکان میں آپ کا قیام رکھا حضرت زکریا علیہ السلام باہر جاتے تو تالا لگا کر جاتے۔

قرآن ذکر کرتا ہے کہ پس مریم علیہا السلام کو ان کے رب نے بطریق احسن قبول فرمایا اور عمدہ طور پر ان کی نشوونما کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو ان کا سرپرست بنایا جب کبھی زکریا علیہ السلام ان کے پاس اس مکان میں آتے تو ان کے پاس کچھ پینے کی عمدہ چیزیں پاتے اور یوں فرماتے کہ

اے مریم! یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں جب کہ مکان مقفل ہے باہر سے کسی کے آنے جانے کا امکان نہیں۔

وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس (جو خزانہ غیب ہے اس میں) سے آتی ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں۔ جیسے اس مقام پر محض اپنے فضل سے بے مشقت عطا فرمایا۔  
خطیب کہتا ہے:

بی بی مریمؑ کی کفالت زکریاؑ کے ذمے۔  
پاکوں کے مربی بھی پاک استاد مقام نبوت پر فائز ہے  
معلمہ مقام ولایت پر فائز ہے  
استاذ بھی اونچا..... تلمیذہ بھی اونچی  
نظر نبی کی ہو..... مسجد خدا کی ہو  
ظرف مریمؑ کا ہو..... تو پھر نتیجہ..... طہارت نکلے گا۔  
مریم طاہرہ بنے گی..... مریم صدیقہ بنے گی۔  
مجھے کہنے دیجئے

نظر مصطفیٰ ﷺ کی ہو

حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہو

تو نتیجہ

عائشہ طاہرہ بنے گی

عائشہ صدیقہ بنے گی

سبحان اللہ!

جب مریم خدا کے گھر میں مہمان تھی تو پھر خدا کی طرف سے نہ آئے تو کہاں سے

آئے۔

آداب میزبانی یہی ہیں..... جس کے گھر قیام ہو گا کھانا وہیں سے آئے گا.....  
سیدہ مریم مہمان اللہ تعالیٰ کی تھیں۔ قیام رب کے گھر میں تھا اعتکاف رب کے گھر میں تھا، رکوع و  
سجود رب کے گھر میں تھے۔ اس لئے قیام و طعام بھی رب کے گھر کا تھا۔ کوئی مانے تو اس کی  
مرضی..... نہ مانے تو اس کی مرضی.....

میرے محبوب ﷺ کا قیام عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر ہے۔

حفاظت..... ان کے ذمے

زینت..... ان کے ذمے

طہارت..... ان کے ذمے..... اور

قیامت کے دن گھر والوں کی شفاعت ان کے ذمے۔ سبحان اللہ۔

زکریا علیہ السلام کو بی بی مریم علیہا السلام کی کفالت خود بخود نہیں ملی بلکہ عطا کی گئی۔

☆ کام قلم سے لیا۔

☆ کام پانی سے لیا۔

☆ پانی..... بھی عجیب تھا۔ سب کی قلمیں بہا لے گیا..... مگر زکریا علیہ السلام کی قلم کو

الٹا چلا دیا۔ وہ پانی کے بہاؤ کے ساتھ نہیں گئی بلکہ پانی پر غالب آ گئی۔

ایک طرف پانی کا زور۔

دوسرے طرف معجزہ پینمبر کا زور۔

پانی شکست کھا گیا۔

پینمبر کا باہرکت قلم جیت گیا۔

اسی طرح کئی ہاتھ قیامت میں کف حسرت ملتے رہ جائیں گے صحابہ رضی اللہ عنہم جیت جائیں گے۔

دست نبوت اعجاز نبوت۔ برکات نبوت جیت گئیں۔

جماعت نبوت جیت گئیں۔

پانی کی کیا مجال نبی کی قلم کے سامنے اکرے

پانی کی کیا طاقت کہ نبی کے قلم کے سامنے منہ زور ہو جائے۔

پانی تو فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے نہ اکرے۔

نیل کے ہوش ٹھکانے لگائے میرے فاروق اعظم نے۔

پانی منہ زور ہوگا فرعون کے سامنے۔

پانی منہ زور ہوگا کفار و فجار کے سامنے۔

پانی کی کیا مجال ہے کہ سیدنا فاروق اعظم کا خط پڑھ کر یاسن کرا کرے۔

یہ اعجاز فاروقی ہے۔ سبحان اللہ

یہ پرت نبوت کی ادنی جھلک ہے۔

پانی نے حضرت زکریا علیہ السلام کی خدمت کر کے اپنے آپ کو اونچا کر لیا۔

پانی نے سیدہ ہاجرہ کی خدمت کر کے انبیاء اولیاء کے دلوں کو ٹھنڈا کر دیا۔

پانی نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا احترام کر کے مصر کے باسیوں کو تاحیات مشکور کر دیا۔

پانی نے حضرت زکریا علیہ السلام کے دامن کے ساتھ ایک ایسی پاکیزہ بیچی کو

وابستہ کر دیا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے پاکیزہ مطہر بچے کو جنم دیا۔ ماشاء اللہ۔ سبحان اللہ

يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

☆ آپ ہزار روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ حساب کرتے ہیں۔

☆ آٹا کتنا لیا۔

☆ کریا نہ کتنا لیا۔

☆ دودھ کتنا لیا۔

☆ صابن کتنا لیا۔

☆ پائی پائی کا حساب

ایک آنہ ادھر ادھر ہو جائے کبھی بیوی کو جھڑکیاں، کبھی بچوں کو جھڑکیاں، کبھی ملازم

کو جھڑکیاں۔

میں قربان جاؤں اپنے رب کے اپنے اس الہ کے، اس داتا کے سب کچھ دیا.....

کچھ نہیں لیا۔

کبھی حساب نہیں مانگا۔

بغیر حساب کے دیا اور بے حساب دیا۔

بلا استحقاق دیا اور سب کو دیا

اپنے کو دیا۔ بیگانے کو دیا۔

کبھی حساب نہیں۔ مفت دیا۔

مگر کس قدر ناشکر ہے لینے والا۔ کبھی شکر بھی ادا نہیں کیا کبھی سجدہ تشکر بھی نہیں کیا

کبھی جھوٹے منہ سے..... الْحَمْدُ لِلَّهِ..... نہیں کہا۔

میرے رب! تو میرا رب، تو سب کا رب

تو میرا داتا، تو سب کا داتا۔

میں تیرا بندہ ہوں میرے جسم کا انگ انگ تیرا شکر گزار ہے۔

میرادل تیرا مشکور۔

میرا جسم تیرا مشکور۔

میری صحت تیری مشکور۔

میری حیاتِ مستعار تیری مشکور۔

میں تیرا بندہ..... تو میرا داتا۔

حُسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ

## سیدہ مریم طاہرہ کی سیرت کا اور ورق:

وَأذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذَا نْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرِيًّا ۖ  
فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا  
سَوِيًّا ۗ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِن كُنْتَ تَقِيًّا ۗ قَالَ إِنَّمَا أَنَا  
رَسُولُ رَبِّكَ لِأَهَبَ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا ۗ قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامًا  
وَلَمْ يَمَسِّنِي بَشَرٌ ۗ لَمْ أَكُ بَغِيًّا ۗ قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلِيمٌ  
هِمِّنٌ ۗ وَلَنَجْعَلَنَّ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ۗ

”اے محمد ﷺ اس کتاب یعنی قرآن کریم کے اس خاص حصہ میں

مریم کا قصہ بھی ذکر کیجئے اور وہ اس وقت ہوا جب کہ وہ اپنے گھر والوں

سے علیحدہ ہو کر ایک ایسے مکان میں جو مشرق کی جانب میں تھا گئیں۔ پھر

ان لوگوں کے سامنے سے انہوں نے درمیان میں پردہ ڈال لیا پس اس

حالت میں ہم نے اپنے فرشتہ جبریل کو بھیجا اور وہ فرشتہ ان کے سامنے

ایک پورا آدمی بن کر حاضر ہوا۔ (چونکہ حضرت مریمؑ نے اس کو آدمی سمجھا اس لئے گھبرا کر) کہنے لگیں میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ اگر تو خدا ترس ہے تو یہاں سے ہٹ جائے گا۔ فرشتہ نے کہا کہ میں بشر نہیں ہوں کہ تم مجھ سے ڈرتی ہو بلکہ میں تو تمہارے رب کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں۔ اس لئے آیا ہوں تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ یعنی تمہارے منہ میں یا گریبان میں دم کر دوں جس کے اثر سے باذن اللہ حمل رہ جائے گا اور لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ تعجب سے کہنے لگیں کہ میرے لڑکا کس طرح ہو جائے گا مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا یعنی نہ تو نکاح ہوا اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔ فرشتہ نے کہا کہ بس بغیر کسی بشر کے چھونے کے یوں ہی لڑکا ہو جائے گا میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ بغیر اسباب عادیہ کے میں بچہ پیدا کر دوں یہ میرے لئے آسان ہے اس طرح خاص طور پر اس سے پیدا کریں گے تاکہ ہم اس فرزند کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیں اور نیز اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت پانے کے لئے اس کو باعث رحمت بنا دیں۔ اور یہ بے باپ پیدا ہونا ایک طے شدہ امر ہے جو ضرور پورا ہو کر رہے گا۔“

خطیب کہتا ہے:

☆ جب حضرت مریم علیہا السلام اپنے خلوت کدے میں چلی گئیں جہاں عبادت فرمایا کرتی تھیں۔

☆ وہاں اچانک جبرائیل امین علیہ السلام ایک مکمل آدمی کی شکل میں پہنچ گئے۔  
☆ انسان شکل اس لئے اختیار فرمائی تاکہ فرشتہ کی مکمل شکل دکھ کر سیدہ مریم علیہا السلام خوف زدہ نہ ہو جائیں۔

☆ معلوم ہوا کہ فرشتہ بشر کی صورت میں آیا تھا۔

- ☆ معلوم ہوا کہ نور بشر کی خدمت میں حاضری دینا سعادت بھی سمجھتا ہے..... اور منصب اور ڈیوٹی بھی۔
- ☆ نیک سیرت خاتون کی حیاء اور عفت ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح بر ملا اس فرشتہ سے خدا کی پناہ میں آتی ہیں جو انسان کی شکل میں فرشتہ تھا۔
- ☆ عورت کا حقیقی زیور فطری حیاء اور شرافت ہے۔ سیدہ مریم علیہا السلام نے اس عفت و حیاء کا مظاہرہ فرمایا۔
- ☆ مغربی فیشن پرست عورت اس فطرتی جوہر سے یکسر محروم ہو چکی ہے۔
- ☆ اسلام عورت کو اسی فطری زیور سے آراستہ کرنا چاہتا ہے۔
- ☆ اقبال اسی جوہر کی موجودہ دور کی خواتین کو تلقین کرتا ہے۔
- تبولے باش و پنہاں شوازیں عصر  
کہ در آغوش شبیرے بگیری
- لَا هَبَّ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا
- ☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام جو ذمہ داری لے کر آئے تھے اس کا اظہار فرما رہے تھے۔
- ☆ بیٹے بیٹیاں دینا خدا کا کام ہے جبریل کا کام نہیں ہے۔
- ☆ آج کے ترقی یافتہ دور نے اس مسئلہ کو ٹی سی ایس قاصداوردیگر رسل و رسائل کے مسئلہ نے بالکل ہی حل کر دیا ہے۔
- ☆ جیسے قاصد کہتا ہے کہ میں منی آرڈر دینے آیا ہوں۔ اس کا مطلب کبھی کسی نے نہیں لیا کہ ہزاروں روپے کی رقم قاصداپنے پاس سے دے رہا ہے۔
- ☆ پارسل ٹی سی ایس کے ذریعے مختلف پیکٹ دینے والا کہتا ہے کہ میں پیکٹ دینے آیا ہوں۔
- ☆ نسبت اپنی طرف اس لئے کی ہے کہ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کا حکم اس کو ملا تھا۔
- ☆ جبریل امین علیہ السلام نے ایک خدائی فیصلے کا حکم حضرت مریم کو سنایا۔ اس پر انہیں

جب تعجب ہوا تو جبریل امین نے حقیقت کھول دی کہ یہ کام عام قانون کے مطابق نہیں ہوگا۔ بلکہ..... قَالَ رَبِّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ.....

☆ جب جبریل علیہ السلام نے یوں ارشاد کیا کہ  
لَا هَبَّ لَكَ غَلَامًا زَرِيًّا۔

تو اس پر سیدہ مریم عَلَيْهَا السَّلَامُ کو اشکال ہوا کہ جبریل علیہ السلام کس طرح بیٹا دے سکتا ہے اس لئے فرمایا کہ

أَنْتِي يَكُونُ لِي غُلَامٌ..... میرا بیٹے کیسے ہوگا!

اس پر جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَامُ نے صراحت فرمادی کہ یہ میرا عمل نہیں ہوا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ظہور ہوگا۔

قَالَ رَبِّكَ..... جب رب کا نام آیا تمام مسئلہ حل ہو گیا۔

مریم علیہا السلام صدیقہ کا اشکال تو ختم ہو گیا۔ مگر کذاب مُلّا اور مدنس راہب کا ابھی اشکال باقی ہے۔

کذاب مُلّا ابھی تک دھائی دے رہا ہے کہ جبریل بیٹا دے سکتا ہے۔

میں کذاب مُلّا سے پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو تمام انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کو پیدا کرنے

والا ہے اس کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کرنا ہی مشکل ہو گیا تھا۔

إِنَّا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ O

مُلّا کو یاد رکھنا چاہئے۔

☆ جو خدا بی بی مریم کو اپنے گھر میں پرورش کر سکتا ہے۔

☆ جو خدا بی بی مریم کو بند روازوں میں تازہ رزق پہنچا سکتا ہے۔

☆ جو خدا بی بی مریم کو بے موسم میوے تازہ بہ تازہ عطا کر سکتا ہے۔

☆ جو خدا بی بی مریم کے لئے زکریا کے پاس پہنچانے کے لئے قلم کو دریا کی موجوں

کے خلاف چلا سکتا ہے۔

- ☆ جو خدا جبریل کو فرشتے کی بجائے بشر کی شکل عطا کر سکتا ہے۔
- ☆ وہ اللہ تعالیٰ کسی کی مدد کے بغیر نبی بی مریم علیہا السلام کو بیٹا بھی عطا کر سکتا ہے۔
- جاہل ملاں قرآن کی تعلیم سے کورا ہے ایمان و عمل کی چاشنی سے کورا ہے۔ اس لئے قرآن کے الفاظ کو سمجھنے کی بجائے قرآن کے الفاظ اور مفہوم کو ہی بدل دیا۔
- ایسے جاہل بے خبر راہبوں کے خلاف ہی اقبال نے کہا ہے۔
- خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۗ فَاجَاءَهَا الْمَخَاضُ اِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مِّنْ سِبَا ۗ فَنَادَا هَا مِنْ تَحْتِهَا اَلَّا تَحْذَرُنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۗ وَهَزَىٰ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنَبًا ۗ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۗ فَاِمَّا تَرَيَنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُولِي اِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اَكْلِمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۗ

”پھر اس گفتگو کے بعد جبریل امین نے ان کے گریبان میں پھونک مار دی جس سے ان کے پیٹ میں لڑکا رہ گیا پھر جب اپنے وقت پر حضرت مریم علیہا السلام کو اپنے پیٹ میں بچہ کی پیدائش کے آثار محسوس ہوئے تو اس حمل کو لئے ہوئے اپنے گھر سے کسی دور جگہ جنگل پہاڑ میں الگ چلی گئیں پھر جب درد شروع ہوا تو درد زہ کی وجہ سے کھجور کے درخت کی طرف آئیں کہ اس کے سہارے بیٹھیں اٹھیں اب حالت یہ تھی کہ نہ کوئی انہیں نہ جلیس درد سے بے چین ایسے وقت میں جو سامان راحت و ضرورت کا ہونا چاہیے وہ نہیں تھا۔ اور ہر بدنامی کا خیال آ خر گھبرا کر کہنے لگیں کاش میں اس حالت سے پہلے مرگئی ہوتی۔ اور ایسی نیست دنا بود ہوتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ کے حکم سے جبریل

علیہ السلام پہنچے۔ ان کے احترام کی وجہ سے ان کے سامنے نہیں گئے بلکہ جس مقام پر حضرت مریم علیہا السلام تھیں اس کے نیچے مقام میں اوٹ میں آئے۔ انہوں نے ان کے اس مکان سے ان کو آواز دی جس کو حضرت مریم نے پہچانا کہ یہ اس فرشتہ کی آواز ہے جو اول روز ظاہر ہوا تھا کہ تم بے سرو سامانی اور بدنامی کے خوف سے پریشان مت ہوں کیونکہ بے سرو سامانی کا انتظام تو یہ ہوا ہے کہ تمہارے رب نے تمہارے بائیں مکان میں ایک پانی کی نہر پیدا کر دی ہے جس کے دیکھنے اور پانی پینے سے طبع فرحت حاصل ہوگی۔“

اور کھجور کے تنا کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ اس سے تم پر تروتازہ کھجوریں جھڑیں

گی۔

پھر اس پھل کو کھاؤ اور وہ پانی پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ پھر تم آدمیوں سے کسی کو آتادیکھو تو تم خود مت بولنا بلکہ اشارہ سے اس سے کہہ دینا کہ میں نے تو اللہ کے واسطے روزہ کی منت مانی ہے جس میں بولنے کی بندش ہے سو اس وجہ سے میں آج دن بھر کسی سے نہیں بولوں گی۔

خطیب کہتا ہے:

- ☆ سیدہ مریم علیہا السلام پر انعامات الہی کی بارش۔
- ☆ سیدہ کو تسلی دینے کے لئے جبریل امین علیہ السلام آیا۔
- ☆ سیدہ کے لئے جنگل کو منگل بنا دیا۔
- ☆ چونکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد آمد تھی۔ اس لئے ٹھنڈے پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔

- ☆ نبی مریم علیہا السلام کے لئے ٹھنڈے مشروب کا انتظام کر دیا گیا۔
- ☆ جبریل امین علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے احترام کے پیش نظر ان کے سامنے

نہیں آئے عیسیٰ ﷺ کو قوت گویائی عطا کرنا میرا کام ہوگا۔

فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ أَقَالُوا يَمْرُؤٌ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا فَرِيًّا يَا  
أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكَ أَمْرًا سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمَّكَ بَغِيًّا O  
فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا O قَالَ إِنِّي  
عَبْدُ اللَّهِ اتَّخَذَ الْكِتَابَ وَأَجْعَلَنِي نَبِيًّا O وَأَجْعَلَنِي مَبَارَكًا آيُنَ  
مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا O وَبِرَّآءِ بَوَالِدَتِي  
وَلَمْ يَجْعَلَنِي جَبَّارًا شَقِيًّا O وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ  
وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا O

”غرض مریم علیہا السلام کی اس گفتگو سے تسلی ہوئی اور عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے پھر وہ ان کو گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس لائیں۔ لوگوں نے جو دیکھا کہ ان کی شادی تو ہوئی نہیں تھی یہ بچہ کیسا؟ بدگمان ہو کر کہا کہ اے مریم علیہا السلام تم نے بڑے غضب کا کام کیا۔ اے ہارون کی بہن تمہارے خاندان میں کبھی کسی نے ایسا نہیں کیا چنانچہ تمہارے ماں باپ کوئی برے آدمی نہ تھے کہ ان سے یہ اثر تم میں آیا ہو اور نہ تمہاری ماں بدکار تھی کہ ان سے یہ اثر تم میں آیا ہو۔ پھر ہارون جو تمہارے رشتہ میں بھائی ہیں جن کا نام ہارون نبی کے نام پر رکھا گیا وہ کتنے نیک شخص ہیں۔ غرض جس کا خاندان کا خاندان نیک ہو۔ اس سے ایسی حرکت ہونا کتنا بڑا غضب ہے پس مریم علیہا السلام نے یہ تمام باتیں سن کر کوئی جواب نہیں دیا بلکہ بچہ کی طرف اشارہ کر دیا کہ اس سے کہو جو کچھ کہنا ہے۔ یہ جواب دے گا وہ لوگ سمجھے کہ یہ ہمارے ساتھ تمسخر کرتی ہیں۔ کہنے لگے بھلا مریم ایسے شخص سے کیوں باتیں کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے اور بات کرنے پر قادر بھی نہیں ہوئے بلکہ اوٹ سے آواز دی۔“

- ☆ معلوم ہوا جبریل مریم صدیقہ کے دروازے پر آتا تھا۔
- ☆ اسی طرح جبریل علیہ السلام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر آتے تھے۔
- ☆ حضرت مریم طاہرہ علیہا السلام کے لئے جنگل میں تازہ کھجوروں کا انظام کر دیا گیا۔
- ☆ نبی مریم علیہا السلام کی عجیب کرامت کا اظہار کیا گیا۔
- ☆ کھجور کے خشک تنے سے تازہ کھجوروں کے گوشے۔
- ☆ فرمایا کہ کھجور کے خشک تنے کو ہلانا تمہارا کام ..... اور تازہ کھجوریں گرانا رب کا کام۔
- ☆ کھجور کا خشک تنا..... دست مریم علیہا السلام سے ہرا بھرا ہو گیا۔
- پھلدار ہو گیا۔
- مجھے کہنے دیجئے۔
- دست مریم خشک درخت ہرے ہوئے۔
- ☆ دست مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز دیکھئے۔
- حلیمہ کی بکریوں کا دودھ بڑھ گیا۔
- ام معبد کے خیمہ میں بہار آگئی۔
- استن شانہ کو شعور مل گیا۔
- جابر کے گھر کھانے میں برکت آگئی۔
- دودھ کے پیالہ میں برکتیں آئیں۔
- وجود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ اور مدینہ کے درود یوار روشن ہو گئے۔
- خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
- کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا
- ☆ گھبرانا نہیں..... کوئی بچے کے متعلق پوچھے تو اشارہ کر دینا اشارہ کرنا تیرا کام ہوگا۔
- وہ بچہ خود ہی بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں نہ تو الہ ہوں جیسے جاہل نصاریٰ سمجھیں

گے اور نہ غیر مقبول ہوں جیسا یہود سمجھیں گے۔

اور بندہ ہونے اور اس کا خاص ہونے کے آثار یہ ہیں کہ اس نے مجھ کو کتاب یعنی انجیل دی یعنی گو آئندہ کتاب دے گا مگر بوجہ یقینی ہونے کے ایسی ہی ہے جیسا کہ ابھی دے دی اور اس نے مجھ کو نبی بنایا اور مجھ کو برکت والا بنایا یعنی مجھ سے مخلوق کو دین کا نفع پہنچے گا۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں گا مجھ سے برکت پہنچے گی۔ وہ نفع تبلیغ دین سے خواہ کوئی قبول نہ کرے انہوں نے تو نفع پہنچا دیا۔

اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں دنیا میں زندہ رہوں اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گار بنایا (چونکہ بے باپ پیدا ہوئے اس لئے والدہ کی تخصیص کی گئی) اس نے مجھ کو سرکش نہیں بنایا مجھ پر اللہ کی جانب سے سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا (وہ زمانہ قریب قیامت کا نزول آسمان کے بعد ہوگا۔ اور جس روز میں قیامت میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ اور اللہ کا سلام دلیل ہے خاص بندہ ہونے کی۔

خطیب کہتا ہے:

توم کا سیدہ طاہرہ بی بی مریم علیہا السلام پر الزام۔

طاہرہ پاکیزہ مریم علیہا السلام کی گواہی اللہ کے نبی نے دی۔

مولوی پر الزام لگے تو..... گواہی مولوی دے۔

پیر پر الزام لگے تو..... گواہی پیر دے۔

مگر قربان جاو عظمت مریم صدیقہ علیہا السلام پر کہ مریم صدیقہ پر قوم نے الزام

لگایا تو گواہی نبی نے دی۔

☆ قوم نے تعجب سے کہا کہ کیا ہم بچے سے گفتگو کریں کبھی بچہ بھی بولا ہے۔

☆ فرمایا کہ بچہ بولا تو نہیں کبھی..... مگر جب عرش والا بلانے پر آئے گا تو رُکے گا بھی

نہیں۔

☆ پھر بچہ ایسا بولا کہ عرش اور فرش پر دھوم مچ گئی۔

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ  
 آتَنِي الْكِتَابَ  
 وَجَعَلَنِي نَبِيًّا  
 وَأَجْعَلَنِي مِثْرًا أَيْمَانُكُمْ  
 وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ  
 وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا  
 وَبِرًّا • بِوَالِدَتِي  
 وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا  
 وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ  
 وَيَوْمَ أَمُوتُ  
 وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ تاریخی خطاب پنگلوڑے میں جس میں نبوت کی بنیادی عظمتوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی تمام قدروں کا نہایت جامعیت سے بیان فرما دیا۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یوں تو تمام زندگی معجزات سے مرکب ہے مگر جس طرح انہوں نے دودھ پیتے ہوئے پنگلوڑے میں بیان دیا۔ یہ ان کا ایسا معجزہ ہے جس نے ان کی زندگی اور مشن کو وہ معجزانہ نقشہ پیش کر دیا جو کائنات کی پیشانی پر آفتاب و ماہتاب کی طرح چمکتا رہے گا۔

حضرات گرامی!

حضرت سیدہ طاہرہ مریم علیہا السلام کے پاکیزہ حالات آپ کے سامنے بڑی تفصیل سے پیش کر دیئے ہیں۔

یقیناً ان درخشندہ موتیوں سے ہمیں ایک روشن اور تابناک رہنمائی ملتی ہے اللہ

تعالیٰ ہمیں اس پاکیزہ سیرت کو مشعل راہ بنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۱۳

## انبیاء صحابہؓ پر مشترکہ نعمتوں کی بارش

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُوْ بِاللّٰہِ مِنْ  
الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... اُنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ  
مِنَ النَّبِّیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالشّٰہِدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۝  
”اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا نبیوں، صدیقیوں، شہیدوں اور نیک

بندوں پر۔“

حضرات گرامی!

آج کی تقریر میں آپ کے سامنے ایک نہایت ہی اہم اور انوکھا مضمون بیان کیا جائے گا جس کی ندرت اور جامعیت بے مثال ہوگی۔ آپ نے سنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو عجیب و غریب نعمتوں اور کمالات سے سرفراز فرمایا ہے اور ان نعمتوں کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب و مقرب قرار پا گئے۔

حضرات محترم! آپ یہ سن کر اور پڑھ کر نہایت ہی حیران ہوں گے اور پھر ایمان میں ایک نئی حلاوت محسوس فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ نعمتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بھی عطا فرمائی ہیں اور سرکارِ دو عالم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ان نعمتوں سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔

قرآن حکیم کے مطالعہ سے ان نعمتوں کا اندازہ ہوتا ہے جو اصحابِ محمد ﷺ کو عطا فرما کر انہیں خیر امت کا بہترین تاج پہنایا گیا اور ان کو پوری دنیا کی قیادت و سیادت مل گئی۔

## انبیاء علیہم السلام کا انتخاب اللہ تعالیٰ کرتے ہیں:

قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ  
 وَأَجْتَبَيْنَا هُمْ وَهَدَيْنَاهُمُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝  
 ”ہم نے انبیاء کا چناؤ خود کیا ہے اور ان کا بازو پکڑ کر منزل مقصود  
 تک خود پہنچایا ہے۔“

جب انتخاب خود کیا جائے گا تو ظاہر ہے کہ ایسی شخصیت کے سر پر نبوت کا تاج رکھا  
 جائے گا جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوگا اور اس شخصیت میں جو اہر ات نبوت کا ذخیرہ ہوگا۔  
 اسی طرح هَدَيْنَاهُمْ ..... بازو پکڑ کر منزل مقصود تک پہنچایا یہ انبیاء علیہم السلام  
 کا خصوصی اعزاز ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی جماعت، جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی  
 عظمت اور رفعت شان بیان فرمائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کے یاروں کا انتخاب بھی اللہ  
 تعالیٰ نے خود فرمایا ہے جس سے ان کے دل کی پاکیزگی اور طہارت پر انتخاب الہی کی مہر تصدیق  
 ثابت ہوگئی۔

## صحابہ رضی اللہ عنہم السلام کا انتخاب اللہ تعالیٰ کرتے ہیں:

چنانچہ ارشادِ ربانی ہوتا ہے۔  
 وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ  
 ”اور اللہ کے کام میں کوشش کرتے رہو جو اس کی کوشش کا حق ہے اس  
 نے تم کو برگزیدہ کیا ہے۔“

خطیب کہتا ہے:

فقہاء مفسرین نے ارشاد فرمایا کہ اس آیت میں مدح صحابہ اور ان کی تطہیر ثابت

ہوتی ہے۔

وَفِي ذَلِكَ مَدَّةُ الصَّحَابَةِ الْمُكَاطِبِينَ بِذَلِكَ وَذَكِيْدٌ عَلِيٌّ  
طَهَارَتِهِمْ (بصا ص)  
هُوَ اجْتِبَاكُمْ

صحابہ کی جماعت اللہ تعالیٰ کی چنی ہوئی جماعت ہے۔

حضور ﷺ صحابہ پر مشرکوں کہ نعمتوں کی بارش:

سرکارِ دو عالم ﷺ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ  
وَكَسُوْفًا يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝ (پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ)  
اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا کرے گا کہ آپ خوش ہو  
جائیں گے۔

خطیب کہتا ہے:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کو اپنی  
رضا کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے۔

میری عطا..... تیری عطا۔

عطاے معبود..... رضاے محبوب۔

رضائے صحابہ کی سند:

□ جس طرح اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو راضی کرنے کا وعدہ اور بشارت دی اسی  
طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو راضی رکھنے کے لئے وعدہ فرمایا۔ چنانچہ قرآن حکیم میں  
ارشاد ہوتا ہے کہ۔

لِيُدْخِلَنَّهُمْ مُدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ

وہ انہیں ایسی جگہ داخل کریگا جس کو بہت ہی پسند کریں گے۔

☆ معلوم ہوا کہ جنت صحابہ رضی اللہ عنہم کی پسند کے مطابق ہوگی۔

☆ خدا کو چونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی پسند کا علم تھا اس لئے انہیں ہر چیز ان کی پسند کے مطابق عطا فرمائی گئی۔

☆ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی پسند وہی خدا تعالیٰ کی پسند۔

☆ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی پسند وہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند۔

### نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اجر غیر ممنون:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ (پ ۲۹ سورہ قلم)

یقیناً آپ کے لئے ایسا اجر ہے جو ختم ہونے والا نہیں۔

خطیب کہتا ہے:

☆ دنیا میں بھی اجر۔

☆ آخرت میں بھی اجر۔

☆ حشر میں بھی اجر۔

☆ نشر میں بھی اجر۔

☆ جنت میں بھی اجر۔

☆ اجر ہی اجر۔

☆ نہ ختم ہونے والا اجر۔

☆ آپ کی قربانیوں کا صلہ۔

☆ آپ کی جدوجہد کا صلہ۔

☆ آپ کی استقامت کا صلہ۔

☆ آپ کی بے مثال کاوشوں کا صلہ۔

☆ آپ کی عبادت کا صلہ۔

☆ آپ کی ریاضت کا صلہ۔

- ☆ آپ کی شب خیزیوں کا صلہ۔
  - ☆ آپ کی آہ و زاریوں کا صلہ۔
  - ☆ آپ کے تہجد کے آنسوؤں کا صلہ۔
  - ☆ آپ کے درد میں ڈوبے ہوئے سجدوں کا صلہ
- وان لك لا جرا غیر ممنون

### صحابہؓ کے لئے اجر غیر ممنون:

♦ حضرت گرامی! جس طرح اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو اجر غیر ممنون سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح سرکارِ دو عالم کی جماعت ”جماعت صحابہ“ کو بھی اجر غیر ممنون کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ۔

رَبُّوْا۟ اٰجْرًا غَيْرِ مَمْنُوْنٍ۔

ان کے لئے اجر ہو گا نہ ختم ہونے والا۔

خطیب کہتا ہے:

- ☆ ڈنکانج گیا صحابہؓ کا۔
- ☆ ڈنکانج گیا جماعت صحابہؓ کا۔
- ☆ ڈنکانج گیا نبی ﷺ کے یاروں کا۔
- ☆ ڈنکانج گیا نبی ﷺ کے حب داروں کا۔
- ☆ ڈنکانج گیا نبی ﷺ کے ساتھ تہجد گزاروں کا۔
- ☆ ڈنکانج گیا نبی ﷺ کے وفاداروں کا۔
- ☆ ڈنکانج گیا نبی ﷺ کے پہرے داروں کا۔
- ☆ ڈنکانج گیا نبی ﷺ کے سچے رضا کاروں کا۔

## ان کا اجر جاری رہے گا:

- حشر میں بھی۔
- نشر میں بھی۔
- خلوت میں بھی۔
- جلوت میں بھی۔
- جو نعمت مصطفیٰ ﷺ کو دی۔
- وہی نعمت جماعت مصطفیٰ ﷺ کو دی۔
- یہ سب حضور ﷺ کی برکتیں۔
- صحابہ رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے کمالات کا ہی عکس ہیں۔ سبحان اللہ

## نبی ﷺ کو شبات قلب عطا کیا:

اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو شبات قلب یعنی دل کی مضبوطی کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے کہ۔

لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ۔ (پ ۱۹ سورہ فرقان)

وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلاً ۝

اس لئے کہ ہم اس کے ذریعے سے آپ کے دل کو قوی رکھیں اور ہم نے اسے ٹھہرا ٹھہرا کرتا رہا۔

خطیب کہتا ہے:

- ☆ مولانا عبد الماجد دریا آبادی نے اس پر عجیب نکتہ اٹھایا ہے کہ یعنی ایک بڑی مصلحت اس تدریجی نزول قرآن میں تو رسول اللہ ﷺ کی تقویت قلب ہے۔
- ☆ مشائخ نے کہا ہے کہ ثمرات و مقامات میں جو تاخیر و تدریج ہے اس میں بھی یہی حکمت ہے کہ ثبات اور رسوخ حاصل ہوتا ہے۔
- جو چیز جلد آتی ہے وہ جلدی نکل جاتی ہے اس لئے سائل کو دیر ہونے سے تنگ نہ ہونا چاہیے بلکہ صبر کرنا چاہیے۔

علماء کے ہاں تعلیم کا سبقاً سبقاً ہونا اور مشائخ کے ہاں افادہ و افاضہ میں تدریج اسی آیت سرِ پاکت کی ماتحتی میں ہے۔  
 نیت کا مستحکم ہونا۔ قلب کا تحمل پر قادر ہونا بلکہ علم کا راسخ ہونا سب اسی کی برکات ہیں۔

### صحابہؓ کو ثباتِ قلب کی دولت سے نوازا گیا:

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ  
 قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا  
 وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ ۝ (پ ۱۴ سورہ نحل)  
 ”آپ کہہ دیجئے کہ اسے روح القدس نے اپنے پروردگار کے پاس  
 سے حکمت کے موافق اتارا ہے تاکہ ایمان والوں کو ثباتِ قدم رکھے اور  
 مسلمانوں کیلئے ہدایت و بشارت بن جائے۔“

خطیب کہتا ہے:

- ☆ جس طرح رسول اللہ ﷺ کا دل مضبوط رکھنا اللہ تعالیٰ کی حکمتِ عملی ہے۔
- ☆ اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں کو مضبوط رکھنا بھی اللہ تعالیٰ کی حکمتِ عملی ہے۔
- ☆ جس ثابت قدمی اور دل کی مضبوطی کی نعمت سے رسول اللہ ﷺ کو سرفراز فرمایا۔
- ☆ اسی ثابت قدمی اور دلوں کی مضبوطی کی نعمت سے اصحابِ رسول ﷺ کو سرفراز فرمایا گیا۔
- ☆ نعمتوں کی بارش میں صحابہؓ بھی نبی کے ساتھ برابر محفوظ ہوتے رہے۔

### حضور ﷺ پر سلام اور سلامتی کی نعمت:

سرکارِ دو عالم ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجا اور سلامتی کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا جسے اللہ تعالیٰ

نے قرآن مجید میں اسی طرح ارشاد فرمایا گیا ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

(پ ۲۲ سورہ احزاب)

”اے ایمان والو! تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا

کرو۔“

☆ حضور ﷺ پر سلام

☆ حضور پر رحمت

یہ خداوند قدوس کی خاص رحمتیں اور انعامات ہیں جو رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائے

گئے۔

### صحابہؓ کے لئے سلام:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سرکارِ دو عالم ﷺ کو ارشاد فرمایا ہے کہ

إِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۝

(پ ۱۷ انعام)

”اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری نشانیوں پر ایمان

رکھتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہو۔“

☆ سلام..... صحابہ ﷺ کے لئے سلام۔

☆ پیغمبر ﷺ کو حکم ہوا کہ ان کو سلام فرمائیے۔

☆ یعنی ان کو سلامتی کی دعا دیجئے۔

☆ سلامتی کی دعا سے مراد یہ ہے.....

رَدِّعَا سَلَامًا مِّنَ اللَّهِ فِي دِينِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ (قرطبی)

اللہ تعالیٰ ان تمام خرابیوں اور مصیبتوں سے دور رکھے جو کفر و انکار

کے لازمی نتیجے کے طور پر دنیا و آخرت میں پیش آئیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے رحمت رب لازمی ہوگئی۔  
 كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ  
 تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم کر رکھی ہے۔

### پوری امت صحابہؓ کو سلام کرتی ہے:

جب بھی کوئی آدمی نماز پڑھتا ہے اور دو رکعت کے بعد التحیات بیٹھتا ہے تو یہ  
 پڑھتا ہے کہ.....

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ۝

### حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین ہیں:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔

- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود گرامی دنیا و جہاں کے لئے رحمت۔
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام قرآن جہاں کے لئے رحمت۔
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ دنیا کے لئے رحمت۔
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام حیات اپنوں بیگانوں کے لئے رحمت۔
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام توحید جہاں کے لئے رحمت۔
- ☆ دشمن دوست آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے فیض یاب
- ☆ اقبال نے اس مضمون کو اس طرح ادا کیا ہے۔

لطف و مہر اور سراپا رحمت  
 آج بایا راں وایں باعد رحمتے

### صحابہؓ کے لئے خیر امت کا اعزاز:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ.....

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَامِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ

عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ-

”تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔“

- ☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم..... اُخْرِجْتُ لِلنَّاسِ ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم
- ☆ لوگوں کے مقتداء۔ ☆ لوگوں کے لئے پیشوا۔
- ☆ لوگوں کے لئے راہنما۔ ☆ لوگوں کے لئے روشنی کا مینار۔
- ☆ لوگوں کے لئے راہ ہدایت۔ ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کے نبی
- ☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام لوگوں کے لئے نبوت نما۔
- ☆ قبلہ نما..... نبوت نما..... صحابہ رضی اللہ عنہم
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے رحمت۔
- ☆ صحابہ رضی اللہ عنہم دنیا کے لئے ہدایت کا سرچشمہ۔
- ☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان..... نعمت عظمیٰ۔ تو مومنون باللہ

## نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رب کی نعمتوں کا مرکز:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام نعمتیں مکمل کر دی گئی ہیں۔

وَإِيْتَمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ (پ ۲۶ دورہ فتح)

اور آپ پر احسانات کی اور زیادہ تکمیل کر دے۔

یعنی آپ کے ہاتھ پر بکثرت لوگوں کو مسلمان کر کے اس طرح اجر و مراتب قرب

میں بدرجہا اضافہ کر کے آپ پر اپنے انعام و افضال کی تکمیل کر دے۔

نِعْمَتَهُ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی، قرآن ملا، معجزات ملے، علوم و معارف

ملے یہ سب اسی انعام و افضال الہی کی فردیں ہیں۔

## صحابہ پر اتمامِ نعمت کا اعزاز:

اللہ تعالیٰ سرکارِ دو عالم ﷺ کی پیاری جماعت صحابہ کرام ﷺ پر بھی اسی طرح اتمامِ نعمت فرماتے ہیں جس طرح اپنے پیارے نبی ﷺ کو اس کی بشارت دی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ.....

أَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ۝

اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

☆ یہ اتمامِ نعمت اسی دین کی تکمیل سے ہوا۔

☆ حضور ﷺ پر بھی نعمتوں کا اتمام۔

☆ حضور ﷺ کے صحابہ ﷺ پر بھی خدا کی نعمتوں کا اتمام۔

☆ نبی ﷺ اور صحابہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی مشرکہ نعمتوں کی مشرکہ بارش کا سماں بندھ گیا۔

حضرات گرامی! میں نے آپ حضرات کے سامنے آج کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی

ساتھ ایسی نعمتوں کا ذکر کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو عطا فرمائی ہیں اور ساتھ ہی

ایسی نعمتوں کا ذکر کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی نسبت سے آپ کی جماعت صحابہ

کرام ﷺ کو عطا فرمائی ہیں۔ گویا کہ حضور ﷺ پر جن نعمتوں کی بارش ہوئی ہے انہیں نعمتوں کی

بارش صحابہ کرام ﷺ پر ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نسبت سے صحابہ کرام ﷺ کو بھی اللہ

تعالیٰ نے اس قدر بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ وہ بھی نبوت کی برکات و ثمرات سے جھولیاں بھر کر بلند

مقام پر فائز ہوئے۔

اس لئے یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا کہ جن نعمتوں کی بارش حضور ﷺ پر ہوئی تھی۔ بعض

اوقات انہی نعمتوں کی بارش صحابہ کرام ﷺ پر بھی ہوتی تھی۔

ذالك فضل الله يوتيه من يشاء

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۱۴

## نبی ﷺ اور صحابہ کرام پر اللہ تعالیٰ کی مشترکہ نعمتوں کی بارش

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... وَأَتَمَمْتُ  
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي O

”اور میں نے تم پر تمام نعمتیں مکمل کر دیں۔“

حضرات گرامی!

گذشتہ تقریر میں میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ نعمتیں ایسی بھی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو بھی عطا فرمائی گئی تھیں اور ساتھ ساتھ ان نعمتوں سے اصحاب رسول کو بھی سرفراز فرمایا گیا تھا۔ آج کے خطبہ میں بھی اسی مضمون کو آگے بڑھایا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی نسبت سے صحابہ کرام ﷺ کو بھی ان نعمتوں سے بہرہ ور فرمایا۔ اس طرح حضور ﷺ کی نسبت سے صحابہ کرام بھی اس بلند مقام پر فائز ہو گئے جو ان کی عظمتوں اور رفعتوں کا نشان بن گیا۔ چنانچہ قرآن پاک کا مطالعہ کرنے سے ایسی بے شمار نعمتوں کا ذکر ملتا ہے جن سے نبی ﷺ اور صحابہ پر مشترکہ نعمتوں کی بارش ہوتے ہوئے صاف نظر آتی ہے۔ قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے کہ:

نبی ﷺ کے لیے کفار پر غلبہ کا وعدہ:

وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا O (پ ۲۲ فتح)

”اور اللہ آپ کو باعزت غلبہ دے گا۔“

خدا کی نصرت سے مشرکین پر آپ ﷺ کی ذات گرامی کو غالب کر دیا گیا۔

## صحابہؓ کو کافروں پر غالب کرنا خدا کے ذمے:

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (پ ۲۱ روم)

”اور اہل ایمان کا غلبہ تو ہمارے ذمے تھا۔“

جب بھی کافروں سے مسلمانوں کا رن پڑا تو اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کی

کامیابی اپنے ذمے لے لی۔

ایسا کیوں نہ ہو جب کہ صحابہؓ اللہ کی پارٹی ہیں۔

حزبِ اللہ ہیں۔

حزبِ اللہ کی فتح..... اللہ کے ذمے۔

صحابہ کرامؓ کے لاڈ لے سپاہی تھے اس لئے ان کی فتح کو اللہ تعالیٰ نے اپنے

ذمے لے لیا۔ سبحان اللہ۔

حَقًّا عَلَيْنَا

حَقًّا عَلَيْنَا..... پر غور کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے

صحابہؓ کی عظمت۔

صحابہؓ کی نصرت۔

صحابہؓ کی رفعت اپنے ذمے لے لی۔ سبحان اللہ

صحابہؓ کی ذمہ داری تو اللہ تعالیٰ نے لے لی۔

اے منکر اصحابِ رسولؐ تو بتا کہ اب تیرا کیا بنے گا مجھے گا تو.....

خدا تعالیٰ کی گرفت میں آئے گا۔

جہنم میں جائے گا۔

منہ کالا کرائے گا  
 اب تیرا اسی میں بھلا ہے کہ  
 صحابہ رضی اللہ عنہم کے قدموں میں بیٹھ جائے  
 معافی مانگ لے  
 کلمہ پڑھ لے  
 گندے عقیدے سے توبہ کر لے  
 تیرا سے باز آ جا.....

ورنہ قیامت کی رسوائی کے لئے تیار ہو جا۔

### حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کی نعمت سے سرفراز فرمایا:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا۔ (پ ۲۶ فتح)

بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی۔

صلح حدیبیہ فتح مکہ کی تمہید بن گئی۔

ایسی فتح جس کو خداوند قدوس نے خود فتح عظیم قرار دیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑا.....

اور فتح بھی بڑی۔

اللہ تعالیٰ نے جس طرح سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح عظیم کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس نعمت سے مالا مال فرما کر ان کی

عظمتوں کو چار چاند لگا دیئے۔

### صحابہ رضی اللہ عنہم کو فتح کی نعمت سے سر بلند کر دیا:

چنانچہ قرآن حکیم میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے ارشاد فرمایا گیا

کہ.....

وَآتَاهُمُ فَتْحًا قَرِيبًا۝ (پ ۲۶ فتح)

اور ان کو ایک لگے ہاتھ فتح بھی دے دی۔

حضور ﷺ کی برکت سے نسبت مصطفیٰ ﷺ کی وجہ سے صحابہ ﷺ کا عروج

ملاحظہ فرمائیے۔

جب فتح کا تذکرہ حضور ﷺ کے لئے کر دیا گیا تو لازماً صحابہ ﷺ بھی اس فتح میں شامل ہو گئے۔ کیونکہ حضور ﷺ کی فتح صحابہ ﷺ کی فتح بن گئی مگر اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر صحابہ ﷺ کی فتح کا تذکرہ فرما کر ان کو خاص طور پر اس نعمت میں شامل فرما دیا تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ جب میری فتح کی نعمت کی بارش ہو رہی تھی تو میں نے اس بارانِ رحمت بارانِ نعمت کے چھینٹے صحابہ ﷺ کی جماعت پر بھی برسائے اور انہیں نعمت کی بارش سے تروتازہ کر دیا۔ سبحان اللہ۔

### اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں:

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ.....

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ۔ (۲۲ حجرات)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔

- ☆ رحمتوں کی بارش نبی ﷺ پر۔
- ☆ برکتوں کی بارش نبی ﷺ پر۔
- ☆ شفقتوں کی بارش نبی ﷺ پر۔
- ☆ رفعتوں کی بارش نبی ﷺ پر۔
- ☆ انوارات کی بارش نبی ﷺ پر۔

☆ برکات کی بارش نبی ﷺ پر۔

## صحابہؓ پر رحمتوں کی بارش:

حضرات محترم! جس طرح اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذات گرامی کو اپنی نوازشات سے بہرہ ور فرمایا ہے اسی طرح صحابہ کرام ﷺ پر بھی اپنی رحمت کی موسلا دھار بارش برسائی ہے چنانچہ قرآن حکیم عجیب انداز سے اس کا تذکرہ فرماتا ہے کہ.....

هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى

النُّوْرِ ۝ (پ ۱۲۲ احزاب)

”وہ ایسا ہے کہ وہ خود اور اس کے فرشتے بھی تمہارے اوپر رحمت بھیجتے

رہتے ہیں۔“

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝

خطیب کہتا ہے:

☆ رحمتوں کی بارش صحابہ ﷺ پر۔

☆ برکتوں کی بارش صحابہ ﷺ پر۔

☆ شفقتوں کی بارش صحابہ ﷺ پر۔

☆ رفعتوں کی بارش صحابہ ﷺ پر۔

☆ انوارات کی بارش صحابہ ﷺ پر۔

☆ برکات کی بارش صحابہ ﷺ پر۔

## نبی مصطفیٰ ﷺ ہیں:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ.....

اللَّهُ يُصْطَفِيْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنْ النَّاسِ ۝ (پ ۱۷۱ حج)

”اللہ تعالیٰ انتخاب کر لیتے ہیں فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے

والے اور آدمیوں میں سے۔“

نبوت اور سفارت کا انتخاب اللہ تعالیٰ ہی فرماتے ہیں۔

ملائکہ میں سے سفیر لے جاتے ہیں ان میں سے سب سے برگزیدہ حضرت جبریل

امین ہیں۔ لیکن یہ نکتہ پختہ ہے کہ انبیاء ﷺ اللہ تعالیٰ کا حسن انتخاب ہوتے ہیں۔

## اصحاب رسول ﷺ بھی حسن انتخاب الہی ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ.....

أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا

پھر ہم نے یہ کتاب ان لوگوں کے ہاتھ میں پہنچائی جن کو ہم نے چن

لیا ﷺ (پارہ ۲۲ سورہ فاطر)

معلوم ہوا کہ صحابہ ﷺ کا چناؤ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

انبیاء ﷺ کے لئے یصطفیٰ کا لفظ بولا گیا۔

صحابہ کرام ﷺ کے لئے اصطفینا کا لفظ بولا گیا۔

معلوم ہوا کہ انبیاء ﷺ بھی انتخاب الہی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

صحابہ کرام ﷺ انتخاب الہی کا شاہکار۔

جس نظر نے انبیاء ﷺ کو منتخب کیا۔

اسی نظر نے صحابہ کرام ﷺ کو بھی منتخب کیا۔

عِبَادِنَا..... عبدیت کی نسبت اپنی طرف فرمائی یہ صحابہ کرام ﷺ کے لئے

بہت بڑا اعزاز ہے۔

عِبَادِنَا..... ہمارے بندے حضور ﷺ کے لئے عِبْدٌ فرمایا اور صحابہ

کرام ﷺ کے لئے عبادتِ نافرما یا۔ سبحان اللہ اپنی نسبت سے سب کو اونچا کر دیا۔

### نبی ﷺ پر سکینہ کا نزول:

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے لئے ارشاد فرمایا کہ.....

فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَى رَسُولِهِ ۝ (پ ۲۶ سورۃ فتح)

سواللہ تعالیٰ نے ان پر اطمینان پیدا کر دیا۔

### صحابہؓ پر سکینہ کا نزول:

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ پر دشمنوں کے مقابلے میں

اطمینان اور سکون کی بارش کر دی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے صحابہؓ پر بھی اطمینان

اور سکون کی فضا پیدا کر دی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ.....

وَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْمُؤْمِنِينَ ۝ (پ ۲۶ فتح)

پس نازل کیا اطمینان اپنے رسول ﷺ پر اور مؤمنین پر۔

ایک مقام پر فرمایا کہ.....

فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ (پ ۲۶ فتح)

لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے تحمل اپنے رسول ﷺ اور مؤمنین کو

عطا فرمایا۔

جو نعمت رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائی۔

وہی نعمت اصحاب رسول ﷺ کو عطا فرمائی۔

کیا مقام ہے اصحاب رسول ﷺ کا.....

نعمتوں کی تقسیم کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی نبوت کے خوانِ نعمت پر ساتھ بیٹھا

دیا۔ سبحان اللہ

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے  
یہ بڑے نصیب کی بات ہے

### نبی ﷺ کے لئے شرح صدر کی نعمت:

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو شرح صدر کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ ارشاد ہوتا ہے

کہ.....

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ (پ ۳۰)

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا۔

### شرح صدر؟:

وہ مقام جو حضرت موسیٰ ﷺ کو طلب و آرزو کے بعد عطا ہوا تھا رَبِّ الشَّرْحِ لِي

صدری۔

○ المراد من شرح الصدر ما يرجع الى المعرفة والطاعة (کبیر)

○ وشرح الصدر تنويره بالحكمة (بحر)

صوفیاء محققین کے ہاں شرح صدر بہت بڑی دولت ہے۔

### صحابہؓ کے لئے شرح صدر کی دولت:

اللہ تعالیٰ نے اصحاب رسول ﷺ کو بھی شرح صدر کی دولت سے سرفراز فرمایا تھا

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ.....

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ رَبِّهِ ۗ

”سو جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا اور وہ اپنے

پروردگار کے نور پر چل رہا ہے۔“

صحابِ رسول ﷺ کا شرح صدر نور اسلام سے ہوا۔ نور اسلام نے صحابہ

کو بھی چمکا دیا..... اور..... نور اسلام نے صحابہ ﷺ کے سینے کو بھی چمکا دیا۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

ایمان میں یکجہتی:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے.....

مَنْ الرُّسُولُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۝ (پ ۳ بقرہ)

پیغمبر ایمان لائے اس پر جو ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے

نازل ہوا اور مومنین بھی۔

☆ ایمان لانے میں قرآن پر پیغمبر کا اور صحابہ کرام ﷺ کا تذکرہ اکٹھے فرمایا تاکہ ان کی

نعمت میں شرکت کا سعادت مندانہ مظاہرہ بھی شامل کر دیا جائے۔

مَنْ الرُّسُولُ

وَالْمُؤْمِنُونَ..... سبحان اللہ

☆ کیا ایمان بالقرآن پر یک جہتی کا لازوال مظاہرہ ہے۔

☆ نعمت قرآن کی وصولی دونوں نے اکٹھے کی۔

یوم حشر نبی ﷺ اور صحابہ کی عظمتوں کا ڈنکا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ.....

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۝

(پ ۲۸ سورہ تحریم)

جس دن اللہ نہ نبی ﷺ کو رسوا کرے گا اور نہ ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔

خطیب کہتا ہے:

تحفظ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

تحفظ ناموسِ صحابہ رضی اللہ عنہم

- ☆ قیامت کے دن نبی ﷺ کی ناموس کا تحفظ اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے۔
- ☆ اسی طرح اصحابِ رسول ﷺ کی ناموس کا تحفظ بھی اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے۔
- ☆ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کی ہو پہرہ خدا کا ہوگا۔
- ☆ حفاظتِ خداوندی کی نعمتِ رسول ﷺ کو عطا ہوگی۔
- ☆ حفاظتِ خداوندی کی نعمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی عطا ہوگی۔

حضور ﷺ قیامت میں گواہ ہوں گے:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں.....

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا (پ ۲۶ فتح)

بے شک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا۔

قیامت کے دن حضور ﷺ اپنی امت کی صداقت کی گواہی دیں گے۔

صحابہ قیامت میں گواہ ہوں گے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ.....

وَجَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۝

(پ ۲ سورہ بقرہ)

اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک امت عادل بنا دیا ہے تاکہ تم گواہ

رہو لوگوں پر۔

- ☆ امت مصطفوی ﷺ کو تمام امتوں پر گواہ بنا دیا گیا۔
- ☆ سرکاری گواہ۔
- ☆ جماعت صحابہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے گواہ۔
- ☆ جماعت صحابہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے گواہ۔
- ☆ توحید خدا..... گواہ صحابہ ﷺ۔
- ☆ قرآن کتاب خدا کی..... گواہ صحابہ ﷺ۔
- ☆ صداقت مصطفیٰ ﷺ کی..... گواہ صحابہ ﷺ۔
- ☆ دین خدا تعالیٰ کا..... گواہ صحابہ ﷺ۔
- ☆ معراج مصطفیٰ ﷺ کا..... گواہ صحابہ ﷺ۔
- ☆ تہجد مصطفیٰ ﷺ کی..... گواہ صحابہ ﷺ۔
- ☆ تلاوت مصطفیٰ ﷺ کی..... گواہ صحابہ ﷺ۔
- ☆ مکمل دین کے..... مکمل گواہ صحابہ ﷺ۔

فیصلہ ہو گیا:

- خدا سچا..... صحابہ ﷺ سچے۔
- رسول ﷺ سچا..... صحابہ ﷺ سچے۔
- دین سچا..... صحابہ ﷺ سچے۔
- صدق ہی صدق..... صدیق ہی صدیق۔
- عدل ہی عدل..... عمر ہی عمر۔

سخاوت ہی سخاوت.....عثمانؓ ہی عثمانؓ۔

شجاعت ہی شجاعت.....علیؓ ہی علیؓ۔

پورے دین کے گواہ صحابہ رضی اللہ عنہم

اولئک ہم الراشدون۔

اولئک ہم الصادقون۔

اولئک ہم الغالبون۔

### رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور صحابہ کا دشمن جہنمی:

قرآن مجید نے جہاں انبیاء علیہم السلام اور اصحاب رسول رضی اللہ عنہم پر بعض نعمتوں کی بارش مشترکہ برسائی ہے وہیں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کی مخالفت پر وعید اور عذاب کی سزا بھی مشترکہ سنائی۔ جس میں فرمایا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور مومنین کے دشمنوں کو جہنم رسید کیا جائے گا۔ جہاں ارشاد ہوتا ہے کہ.....

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (پ ۵ النساء)

”اور جو کوئی بعد اس کے کہ اس پر راہ ہدایت کھل چکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا اور مومنین کے راستے کے علاوہ کسی راستہ کی پیروی کرے گا ہم اسے کرنے دیں گے جو کچھ وہ کرتا ہے اور پھر ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے۔“

☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور صحابہ رضی اللہ عنہم (مومنین) کا دشمن جہنم رسید کیا جائے گا۔

☆ اسی کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے اس طرح بیان فرمایا ہے

کہ.....

اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ مِنْ بَعْدِي غِرَضًا فَمَنْ  
أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِابْغَضِي أَبْغَضَهُمْ ۝

(الحديث)

حضرات گرامی:

نہایت تفصیل سے آپ کے سامنے قرآن حکیم کے جواہر پارے رکھ دیئے گئے ہیں جن سے روز روشن کی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ بعض نعمتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی نسبت کی وجہ سے اصحابِ رسول ﷺ کو عطا فرمائی ہیں۔ صحابہ کرام ﷺ کے پاس یہ اس قدر عظیم سرمایہ ہے جو کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی نصیب نہیں۔ اسی وجہ سے اصحابِ رسول ﷺ کا مرتبہ اور مقام اس قدر بلند ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ان کا کوئی ہمسر اور ہم مرتبہ نہیں ہے۔ وہ پوری امت کے افضل ترین افراد ہیں ان پر ایمان اور اسلام خود ناز کرتے ہیں دنیا کو جنت کی تلاش ہے اور جنت کو اصحابِ رسول ﷺ کی تلاش ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۱۵

## دعوتِ ولیمہ سنتِ رسول ﷺ ہے

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمُّ وَكَلِّمُ بِشَاةٍ O  
”ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو۔“

حضرات گرامی!

آج کی تقریر کا عنوان دعوتِ ولیمہ ہے۔ ولیمہ شادی کے بعد کیا جاتا ہے اور تقریباً  
ہر امیر و غریب اپنی بساط کے مطابق کرتا ہے۔ میرے خیال میں کوئی شخص بھی اسے سادگی اور  
پروقا اسلامی تقریب سمجھ کر نہیں کرتا بلکہ اس میں نمود و نمائش کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔ حالانکہ اگر اسی  
تقریب میں نیت درست کر لی جائے اور اسے سنت سمجھ کر ادا کیا جائے تو اس سے برکتیں بھی  
حاصل ہوں گی اور اسلامی روح بھی زندہ ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کے چند مخلص بندے اس دور میں بھی ہیں جو خالص اللہ کی رضا کے لئے  
ولیمہ کو سنتِ رسول سمجھ کر کرتے ہیں مگر اکثریت اس جذبہ سے عاری ہوتی ہے برادری رواجِ شہرت  
اور دولت و ثروت کی نمائش زیادہ ہوتی ہے تاکہ لوگوں میں اس تاثر کو غالب کیا جائے کہ چوہدری  
صاحب نے سیٹھ صاحب نے شیخ صاحب نے کمال کر دی۔ اس قدر ڈشیں تھیں۔ اس قدر نوع  
بنوع کھانے تھے کہ بس کچھ نہ پوچھئے سیٹھ صاحب نے علاقہ بھر میں شہرت حاصل کر لی اور دنیا سے  
اپنالو ہا منوالیا۔

اگر یہی تقریب اور یہی ولیمہ کا کھانا سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت سمجھ کر کیا جاتا تو

اس میں جن برکات و انوارات کا حصول ہوتا وہ گھر بھر کے تمام افراد کو سکون اور روحانیت سے مالا مال کر دیتا۔

ولیمہ چونکہ اس دور میں بڑی دھوم دھام سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں آپ حضرات کے سامنے اس کی حقیقت و عظمت اور طریقہ عرض کئے دیتا ہوں تاکہ اس کی حقیقی کیفیتوں سے آپ بہرہ مند ہو سکیں۔

### ولیمہ کا نبوی ﷺ حکم:

ولیمہ کی دعوت دراصل نکاح کے اس عہد نامہ کی علاقہ بھر میں شہرت کے لئے ہوتا ہے جو میاں بیوی کے درمیان طے پاتا ہے تاکہ عوام تک یہ بات پہنچ جائے کہ فلاں شخص فلاں گھرانے کی نیک خاتون کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گیا ہے اور یہ رشتہ اسلامی قدروں کے مطابق طے پایا ہے جس سے معاشرے میں عفت و پاکیزگی کی فضا پیدا ہوتی ہے اس کو شہرت دینے کے لئے ولیمہ کی دعوت انعقاد پذیر ہوتی ہے اور اس سے دو گھرانوں کے تعلق جدید کی ایک نئی دنیا سامنے آتی ہے اس لئے سرکارِ دو عالم ﷺ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس نے نئی شادی کی ہے۔ تو آپ نے اس کو فرمایا اور دعادی کہ.....

بَارَكَ اللهُ لَكَ أَوْلَمٌ وَلَوْ بِشَاةٍ (بخاری)

”اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے ولیمہ کرو کہ اگرچہ ایک بکری کا ہی ہو۔“

کس قدر سادگی ہے تکلف اور تصنع سے پاک کوئی نمود و نمائش نہیں بس ایک بکری ذبح کر دی جائے اور کھانا کھلا دیا جائے۔ جب اس قسم کی سادہ تقریبات ہوتی تھیں اور مختصر اور سادہ کھانا ہوتا تھا۔ محبتیں اور تعلقات بھی نہایت گہرے اور دیر پا ہوتے تھے۔ دلوں میں ایک دوسرے سے محبت اور ہمدردی ہوتی تھی۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شرکت ہوتی تھی ایک دوسرے کے کام آتے تھے۔ ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے تھے۔

جوں جوں تکلفات بڑھتے گئے۔ تعلقات کم ہوتے گئے۔

کیڑے نکھرتے گئے دل میلے ہوتے گئے  
 محبتوں کی جگہ نفرتوں نے لے لی شامیانے بڑھتے گئے دلوں کی دنیا سہمی گئی اے  
 کاش! سنتِ رسول کو زندہ کرنے کا جذبہ پھر سے زندہ ہو جائے اور دلوں کی روشنی پھر سے نور  
 پھیلانے لگے۔

اس لئے سرکارِ دو عالم ﷺ نے ولیمہ کرنے کا ارشاد فرمایا تاکہ نکاح کے عہد کو ولولہ

تازہ لے۔

### حضور ﷺ کی دعوتِ ولیمہ:

سرکارِ دو عالم ﷺ نے جب زینب بنت جحش سے نکاح فرمایا تو آپ نے بھی  
 دعوتِ ولیمہ دی جس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيِّنَ بِنْتِ  
 زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَهُ النَّاسُ خُبْرًا وَكَحْمًا ۝

(مسلم شریف)

”حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت  
 جحش سے شادی کی تو آپ ﷺ نے ولیمہ کی دعوت کی لوگوں کو گوشت  
 روٹی پیٹ بھر کر کھلائی۔“

خطیب کہتا ہے:

- ☆ گوشت روٹی تمام کھانوں کا سردار۔
- ☆ کھلانے والا تمام دنیا کا سردار۔
- ☆ کھانے والے تمام دنیا کے سردار۔
- ☆ اور کھانا تمام کھانوں کا سردار۔
- ☆ حضور ﷺ کا محبوب کھانا گوشت۔ شوربا۔ شریداگر آج اس سنتِ ولیمہ کو زندہ کر دیا

جائے تو تکلفات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ امیروں کے لئے آسان غریبوں کے لئے آسان۔

بٹھانا آسان.....کھلانا آسان۔

پھر کیوں نہ آئیں برکات رحمان

آج کی دعوت جو کھریوں پر کھڑے ہو کر کھائی جاتی ہے۔ اس میں نہ کھانے کا مزہ

اور نہ جانے کا مزہ۔

حیوانوں کی ایک حویلی کا سماں۔

شور باروٹی.....ایک بکرا۔

شور بائینٹروں کے لئے کافی

☆ سنت رسول ﷺ کے مزے ہی اور

☆ آؤ مدینے چلیں۔

### حضور ﷺ کے ایک اور ولیمے کی جھلک:

حضرات محترم! آپ نے دیکھا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے ولیمہ میں کس قدر سادگی کی امت کو رہنمائی عطا فرمائی۔ آئیے ذرا خیبر کے سفر سے واپسی پر آپ کے ایک ولیمے کی جھلک دیکھیں کہ اس میں امت کو ماہی لذت سے بہرہ ور فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ کے اس ولیمہ کی دعوت کا مزہ ہی کچھ اور ہے جسے چشمِ فلک نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ سبحان اللہ!

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ.....

عَنْ أَنَسٍ ۖ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ  
وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فِدَعُوتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْوَلِيمَةِ  
وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْإِنْطَاعِ  
فِيَنْطَطُ فَالْقَى عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقْطُ وَالسَّمْنُ ۝

(بخاری)

”حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر اور مدینہ کے

درمیان تین رات قیام فرمایا۔ حضرت صفیہ سے خلوت فرمائی میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کے لئے مدعو کیا اس ولیمہ میں گوشت روٹی نہیں تھی آپ ﷺ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا۔ دسترخوان بچھا دیا گیا آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق اس پر پنیر، گھی اور کھجوریں رکھ دی گئیں۔“

خطیب کہتا ہے:

- ☆ حضور ﷺ کا دسترخوان۔
- ☆ ولیمے کا دسترخوان۔
- ☆ حضور ﷺ میزبان۔
- ☆ صحابہ رضی اللہ عنہم مہمان۔
- ☆ دسترخوان نبوت پر سامان ملاحظہ فرمائیے۔
- ☆ کھانا کس قدر سادہ کس قدر تکلفات سے خالی۔
- ☆ پنیر، گھی، کھجوریں۔
- ☆ عربوں کا مرغوب کھانا۔
- ☆ گھی، پنیر، کھجوریں۔
- ☆ معلوم ہوا کہ سفر میں یہی کچھ تھا اور یہ مہمان کو ولیمہ میں پیش فرما دیا گیا۔
- ☆ اس دور میں بھی اگر تکلفات سے پاک ایسے ولیمہ کا اہتمام کیا جائے تو دنیا میں محبت و پیار کی خوشبو پھیل جائے۔

دعوت و ولیمہ میں غریبوں کو بھی شامل کریں:

ہمارے معاشرے میں یہی ہوتا ہے کہ اگر امیر گھرانے میں ولیمے کی دعوت ہو تو

پہلے.....

☆ اعلیٰ احکام۔

- ☆ قدر اور سیاست دان۔
- ☆ ممتاز تاجر۔
- ☆ فیکٹریوں اور ملوں کے مالک۔
- ☆ نوکریوں کے ممتاز افراد۔
- ☆ بیورو کریٹ۔
- ☆ ممتاز صحافی۔
- ☆ نامور وکلاء۔
- ☆ چوٹی کے صنعت کار۔
- ☆ زمیندار، جاگیردار، وڈیرے۔
- ☆ برادری کے سربراہ اور وہ افراد۔
- ☆ چوٹی کے رشتے دار۔
- ☆ شہر کے متول خاندان۔
- ☆ برادری اور قبیلہ کے چوہدری، سیٹھ، ممبران قومی اسمبلی و صوبائی اسمبلی کے ارکان
- ☆ کونسلرز وغیرہ۔

☆ مگر غریب، محلے دار، تنگ دست، مفلس، نادار اس مجلس سے دور۔

وہ آپ کی خوشی کے دن بھی آپ کے قریب نہ آسکے۔

افسوس صد افسوس: آپ کی خوشیاں بھی کسی غریب اور یتیم کو خوشیاں نہ دے

سکیں۔ آئیے ایسے ویسے کے متعلق سرکارِ دو عالم ﷺ سے گزارش کریں کہ میرے آقا، میرے

مولیٰ کیا ارشاد فرماتے ہیں اس سے متعلق حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ

الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَالِيْمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ

تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَرَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ (بخاری)

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کا وہ کھانا برا ہے جس میں خوش حال اور دولت مندوں کو تو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس شخص نے دعوت سے انکار کیا اس نے خدا رسول کی نافرمانی کی۔“

اس ارشاد گرامی میں آپ ﷺ نے دعوت ولیمہ میں غریبوں کو خاص طور پر مدعو کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس لئے ولیمہ کی دعوت کرنے والوں کو چاہیے کہ اور مہمانوں کے ساتھ ساتھ غریب اور نادار لوگوں کو بھی مدعو کیا جائے۔

کے معلوم نہیں کہ اس کے محلے میں غریب کتنے ہیں اور اس کے قرب و جوار میں غریبوں کے کتنے گھر ہیں۔ اسلام دین فطرت ہے ہر وقت غریب کا خیال رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

خطیب کہتا ہے:

- ☆ مصطفیٰ کریم ﷺ نے غریبوں کا ہر وقت خیال رکھا۔
- ☆ عید الفطر آئی تو غریبوں کا خیال۔
- ☆ عید النضحیٰ آئی تو غریبوں کا خیال۔
- ☆ رمضان آیا تو غریبوں کا خیال۔
- ☆ صدقہ دینے کا وقت آیا تو غریبوں کا خیال آیا۔
- ☆ شادی کا وقت آیا تو غریبوں کا خیال۔
- ☆ غریبوں! غریبوں!! جب آپ کا رسول اللہ ﷺ نے ہر وقت خیال رکھا آپ بھی آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کا اہتمام کریں۔ آپ بھی آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کا خیال کریں۔

### کب تک ولیمہ کیا جائے؟

حضرات گرامی! نبی اکرم ﷺ کے ارشادات گرامی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کب تک کرنا چاہیے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ.....

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَ طَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَ طَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سَمْعَةٌ وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ۔

(بخاری)

”حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شادی میں پہلے دن کا کھانا حق ہے دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا اپنے آپ کو مشہور کرنا ہے اور جو کوئی اپنی ذاتی شہرت و عزت کے لئے کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کر دیں گے۔“

اس حدیث سے ولیمہ کے مسنون ہونے کے اوقات ارشاد فرمائے گئے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مسنون ولیمہ کے لئے مسنون اوقات میں ادا ہوگی کردی ورنہ اس کے انوار و برکات اور نور سنت زائل ہو جاتے ہیں۔ ذاتی شہرت اور خود نمائی کے لئے کسی کام میں بھی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے اپنا نام اونچا کرنے کے لئے سنت ولیمہ کو استعمال کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے معاف فرمائے۔ اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## دعوت قبول کرنا سنت ہے:

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی مسلمان کھانے کی دعوت کرے تو اس کو قبول کرنا چاہیے۔ چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔ (مسلم)

”حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جسے دعوت میں مدعو کیا جائے اسے چاہیے کہ دعوت قبول کرے پھر چاہے کھائے اور چاہے

”نہ کھائے۔“

خطیب کہتا ہے:

☆ معاشرے میں حسن پیدا کرنے کے لئے ایک دوسرے کو کھانے پر بلاتے رہنا چاہیے۔

☆ حسن معاشرت کی اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی۔

☆ آج سے چالیس پچاس برس پیچھے لوٹ جائیے۔ ان لوگوں کو باہمی محبت کے تذکرے اب بھی سنائی دیتے ہیں۔

☆ اس محبت میں اس قسم کا باہمی میل جول مشترکہ بیٹھنا اٹھنا، ایک دوسرے کے گھر کچھ نہ کچھ بھیجنا اس سے لوگ ایک دوسرے کے دست و بازو تھے۔ وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر عمل کرنے سے بڑے لوگ بن گئے۔

سرکارِ دو عالم حضرت محمد ﷺ کی تو ایک سنت پر عمل بادشاہوں سے بھی بڑا بنا دیتی

ہے۔

اس لئے آئیے مل کر ولیمہ کی سنت کو سرکارِ دو عالم ﷺ کے مزاج اور منشاء کے

مطابق بنا دیں تاکہ معاشرہ پھر سے جنتِ نظیر بن جائے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاءُ الْمُبِينُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۱۶

## شرم ناک جرم ناپ تول میں بددیانتی

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... وَأَوْفُوا الْكَيْلَ  
وَالْمِيزَانَ ۝ (انعام)

”اور ناپ تول کو پورا کرو“۔

حضرات گرامی!

میں نے عقائد کی اہمیت اعمال کی عظمت اور دیگر سینکڑوں دینی عنوانات اور موضوعات پر بارہا آپ کی خدمت میں گزارشات کی ہیں مگر آج کے موضوع پر پہلی مرتبہ آپ کے سامنے بیان ہوگا تاجر دکان دار اور کاروباری حضرات معاشرے کا ایک اہم حصہ ہیں۔ ان کا کردار اور عمل اگر اچھا ہوگا دیانت اور امانت پر مبنی ہوگا تو پورے معاشرے کو امن ملے گا اور سکون ملے گا۔ اور اگر ان کا عمل اور کردار ہی بددیانتی اور ہیرا پھیری سے داغدار ہوگا تو پورا معاشرہ گندگی اور غلامت کی سنڈاس میں مبتلا ہو جائے گا۔

تاجر کی امانت معاشرے میں امانت و دیانت کو فروغ دے گی۔ اسی طرح تاجر کی بددیانتی معاشرے کو ایک مستقل روگ میں مبتلا کر دے گی۔

عوام کا واسطہ دکان داروں سے ہر روز پڑتا ہے گھر کا سودا سلف لانے کے لئے ہر شخص کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا دکان پر جانا پڑتا ہے اپنا خون پسینہ ایک کر کے کمائی ہوئی پونجی دکان دار کے حوالے کر کے اس سے اپنی ضرورت زندگی کی چیزیں خریدتا ہے۔ پیسے دینے میں وہ کوئی لیت و لعل کر ہی نہیں سکتا اس لئے دکان دار بھی اس بات کا ذمہ دار ہے کہ وہ اس کی اس محنت و مشقت

سے کمائی ہوئی پونجی میں ڈنڈی نہ مارے۔ امانت و دیانت کا خون نہ کرے۔ اور اس کی ادا کردہ رقم کے بدلے اس کو اس کی مطلوبہ چیز پوری پوری ادا کرے اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ کرنے پائے اس کی خرید کردہ چیز پر ڈاکہ نہ مارے قرآن اور اسلام اس کی کسی طرح بھی اجازت نہیں دیتا۔

گاہک کے ساتھ بے ایمانی کرنا دکھانا کچھ دینا کچھ کہنا کچھ اور کرنا کچھ یہ دکان داروں کی بددیانتی کا ایسا بھیانک کردار ہے جس کی قرآن مجید اور حدیث رسول میں شدید مذمت کی گئی ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ ۝ (انعام)

”اور ناپ اور تول کو پورا کرو۔“

کچھ چیزیں ایسی ہیں جو ناپ کفر و خت کی جاتی ہیں سائنس کے اس دور میں ناپنے کے لئے جدید پیمانے بازار میں آچکے ہیں۔ اس دور جدید میں اس قدر ہر میدان میں ترقی ہو گئی ہے کہ پرانے دور کے ناپ اور تول کے پیمانے فرسودہ ہو گئے ہیں مگر پرانی چیز پرانی ہی ہوتی ہے۔ پرانی چیزوں میں ناپ تول میں اگر چہ کمی بیشی ہو جاتی تھی مگر اگر کوئی سر پھرا سر پر کھڑا ہو جائے تو بددیانتی اور کم ماب تول کا سلسلہ کسی حد تک کم کیا جاسکتا تھا۔ مگر اس ترقی یافتہ دور کے ترقی یافتہ پیمانوں نے تو بددیانتی اور خیانت کو ترقی یافتہ بنا دیا ہے۔ اس لئے قرآن حکیم نے حکم دیا ہے کہ ناپ اور تول میں پورا پورا دیا جائے۔

ستم ظریفی کی حد ہوگئی:

ایک مزدور سارا دن مزدور کر کے دھوپ سردی گرمی برداشت کر کے رات گھر آتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بچہ بیماری کی شدت سے قریب المرگ ہے وہ بے چارہ الٹے پاؤں ڈاکٹر کے پاس دوڑتا ہے ڈاکٹر میسے پورے لیتا ہے مگر دوائی ناقص دیتا ہے۔ یہ ڈاکٹر کی بددیانتی ہے جسے اسلام خیانت مجرمانہ سمجھتا ہے۔ اس طرح اس مزدور کا بیٹا جاں بحق ہو جاتا ہے وہ اپنے اس خون

پسینے کی کمائی سے کفن کے لئے چند گز کپڑا خریدنے کے لئے جاتا ہے مگر کس قدر بد بخت شقی القلب اور درندہ صفت ہے وہ دکان دار جو اس مزدور سے کپڑے کی قیمت تو پوری لیتا ہے اور کپڑا اپنے میں بد دینتی کرتا ہے خیانت کرتا ہے۔

یہی ہے معاشرے کا وہ بد دیانت اور درندہ صفت دکان دار جس نے ایک مزدور گا ہک کا خون پیا اور اس وقت جس وقت اس غریب کے گھر سے اس کے لاڈ لے بیٹے کا جنازہ اٹھ رہا تھا۔ یہی معاشرے کے ناسور ہیں جنہیں اسلام نتھ ڈالنا چاہتا ہے۔ انہیں پہلے ترغیب سے اور بعد میں قانون کے سخت شکنجے میں کس کس کو مفلوج کرنا چاہتا ہے۔

یہی صورت کم تولنے والے کی ہے۔ پیسے پورے لے گا گھی کم دے گا۔ دودھ کم دے گا۔ آٹا کم دے گا۔ دالیں کم دے گا غرض یہ کہ کوئی چیز ایسی نہیں جس میں یہ ناپکار ڈنڈی نہ مارے۔

اس کے ہاتھ شل کیوں نہیں ہوتے۔

اس کا پیٹ آگ سے کیوں نہیں بھر دیا جاتا۔

اس کا سکون کیوں نہیں لٹ جاتا۔

جو معاشرے کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتا ہے۔

اشیاء میں ملاوٹ کرتا ہے

کم تولتا ہے۔

تیبوں غریبوں کا حق مارتا ہے۔

جیبیں کاٹتا ہے۔

ان کی زندگی ویران کرتا ہے۔

میرے خیال میں اس سے بڑا ڈاکو کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ ان ڈاکوؤں کو جو کم

تولتے ہیں اور کم ماپتے ہیں انہیں دہشت گرد اور ڈاکو قرار دے کر ان کا احتساب کرنا چاہیے۔

اگر قانون کی آنکھ بند ہے راشی افسر نہیں کچھ کرتے تو ان دکان داروں کو سوچ لینا

چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی آنکھ کھلی ہے وہ تمہاری کرتوتوں کو دیکھتا ہے تمہیں اپنے کئے کا حساب دینا ہو گا۔ اور وہ وقت بہت سخت ہو گا جب تم سے ایک ایک کوڑی کا حساب لیا جائے گا۔ اور تم بہت عذاب میں مبتلا کر دیئے جاؤ گے۔

عبرت..... عبرت..... عبرت

### فسادی تاجر اور دکان دار:

پہلی امتوں میں بھی ناپ تول میں کمی کرنے کا مرض تھا اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم اس مرض میں شدید مبتلا تھی ناپ تول میں کمی بیشی کرنا حقیقت میں دوسرے کے حق پر ہاتھ ڈالنا ہے جو کوئی لینے میں تول کو بڑھاتا اور دینے میں گھٹاتا ہے وہ دوسرے کی چیز پر بے ایمانی سے قبضہ کرتا ہے۔ اور یہ بھی چوری ہی ہے اس لئے قرآن حکیم میں اس سے بچنے کی خاص طور پر تاکیدیں آئی ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم سوداگری کرتی تھی اس لئے ان کی دعوت میں ناپ تول میں ایمان داری کی تاکید بار بار فرمائی گئی ہے حضرت شعیب علیہ السلام اپنی قوم کو ارشاد فرماتے ہیں کہ

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ  
الْمُسْتَقِيمِ ۝ وَلَا تَبْكَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ  
مُفْسِدِينَ ۝

”اور پورا دو ناپ اور نہ ہونقصان دینے والے اور تولو سیدھی ترازو کے ساتھ اور مت گھٹا کر دو لوگوں کو ان کی چیزیں اور مت پھر و ملک میں فساد پھیلاتے۔“

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اور جو دکان دار کم تولتے ہیں اور کم ناپتے ہیں۔ وہ معاشرے کے فسادی افراد ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝

”یقیناً اللہ تعالیٰ فسادی افراد کو پسند نہیں فرماتے۔“

بندوں کے ساتھ جو زیادتی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ اپنے بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا رشتہ محبت اس قدر مضبوط اور مستحکم ہے کہ ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو فسادی قرار دیا گیا۔

## فسادی:

- ☆ فسادی وہ ہے جو غریبوں کا حق غصب کرتا ہے۔
- ☆ فسادی وہ ہے جو لیتا پورا اور دیتا کم ہے۔
- ☆ فسادی وہ ہے جو پیسے پورے لیتا ہے اور سودا کم دیتا ہے۔
- ☆ فسادی وہ ہے جو مزدور کی خون پسینہ کی کمائی سے اس پر ظلم کرتا ہے۔
- ☆ فسادی وہ ہے جو دکان پر بیٹھا ہوا تمام دن دھوکے اور فریب کا کاروبار کرتا ہے۔
- ☆ فسادی وہ ہے جو کم تولتا ہے زیادہ بولتا ہے۔
- ☆ معاشرے کے ایسے فسادی عناصر کو خدا اور رسول کے غضب کا سامنا کرنا پڑے گا۔
- ☆ یوم الحساب سے پہلے پہلے ان فسادی عناصر کا قانون کے ہاتھوں قلع قمع ہونا چاہیے۔

## شعیب علیہ السلام کی قوم کو نصیحت اور وارنگ:

حضرت شعیب علیہ السلام نے نہایت فصاحت و بلاغت سے اپنی قوم کے تاجروں اور دکان داروں کو نصیحت فرمائی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ.....

وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ  
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۝ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ  
بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ  
مُفْسِدِينَ ۝ (سورہ ہود)

”اور ناپ تول میں کمی نہ کرو تم کو آسودگی میں دیکھتا ہوں اور ایک گھیر لینے والے دن کی آفت کو تم پر ڈرتا ہوں اور اے قوم! ناپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو۔ اور لوگوں کی چیزیں ان کو گھٹا کر مت دو اور ملک میں فساد پھیلاتے مت پھرو۔“

☆ لوگوں سے پیسے پورے لے کر چیزیں کم دینا یہ قومی خیانت ہے ایسے لوگ قومی مجرم ہیں۔ یہ خلق خدا کے حق پر ظالمانہ ڈاکہ ڈالتے ہیں اس لئے اس بیماری کا علاج کرنے کے لئے ایک پیغمبر کے ذمے یہ کام مستقل سپرد فرمایا گیا کہ وہ اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکیں اسی لئے حضرت شعیب علیہ السلام نے خصوصی طور پر اس پر زور دیا اور اس قومی جرم کی تیغ کئی فرمائی۔

☆ یہ آیت بتاتی ہے کہ ناپ تول کی بے ایمانی سے خیر و برکت جاتی رہتی ہے یا ظاہری نظر سے دیکھے تو یوں کہتے کہ بازار میں ایسے لوگوں کو جو ناپ تول میں کمی بیشی کرتے ہیں ساکھ جاتی رہتی ہے اور یہ بالآخر ان کے کاروبار کی تباہی کا باعث بن جاتی ہے یہ چاہتے تو ہیں کہ اس بے ایمانی سے اپنا منافع یا سرمایہ بڑھالیں گے مگر ہوتا یہ ہے کہ ان کی یہ اخلاقی برائی ان کی اقتصادی اور معاشی بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔

### ایمان داری کا انجام اچھا ہوگا:

بے ایمانی کرنے والے لوگ اپنے انجام پر نظر نہیں رکھتے ان کے نزدیک دولت کمانا ہی بہت بڑا کمال ہے حالانکہ دولت اور ثروت یہیں دھری کی دھری رہ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس دولت کی کوئی قدر نہیں ہوگی بلکہ اس کے اچھے مصارف میں خرچ کرنے سے اچھے ثمرات مرتب ہوں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا تاجروں اور کاروباری حضرات کو ارشاد ہے کہ.....

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ  
وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ (بنی اسرائیل)

اور جب تم ناپو تول ناپ پورا بھردو اور سیدھی ترازو سے تولو یہ بہتر ہے

اور اس کا انجام اچھا ہے۔

☆ آیت کریمہ کے آخری حصہ ہے کہ بے ایمانی کی ناپ تول سے گوشروع میں کتنا ہی فائدہ معلوم ہوتا ہو..... مگر آخر کار وہ بیوپاری کی تباہی کا باعث ہو کر رہتی ہے۔

خوب غور کر کے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ اس بد اخلاقی کے پیدا ہونے کا اصلی سبب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے دلوں سے یہ یقین کم ہو جاتا ہے کہ ان کے چھپے ہوئے کروتوت کی دیکھنے والی آنکھیں کھلی ہیں اور ایک دن آئے گا کہ جب ان کو خدا کے سامنے حاضر ہو کر اپنے ہر کام کا حساب دینا ہوگا۔

### مجرم خدا کی عدالت میں:

جو دکان دار دنیا میں کم مانتے ہیں اور کم تولتے ہیں انہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں کٹہرے میں کٹہرے ہو کر جواب دینا پڑے گا۔ چنانچہ خداوند قدوس ارشاد فرماتے ہیں کہ.....

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَكْتَلُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وُزُّوا نُؤُوا لَهُمْ يَخْسِرُونَ ۝ أَلَا يُظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

(پ. ۳۰ مطففین)

”خرابی ہے ان گھٹا کر دینے والوں کی جو اوروں سے جب ناپ کر لیں تو پورا لیں۔ اور جب ان کو ناپ اور تول کر دیں تو گھٹا کر دیں کیا ان کو یہ خیال نہیں کہ ایک بڑے بھاری دن کے لئے ان کو اٹھایا جائے گا۔ جس دن سب لوگ دنیا کے مالک کے لئے کٹہرے ہوں گے۔“

☆ جو دکان دار تاجر ماپ تول میں کمی کرتے ہیں انہیں جان لینا چاہئے کہ انہیں خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہی کے لئے کٹہرے ہونا پڑے گا۔

☆ عدالت خدا کی۔

- ☆ مجرم..... بددیانت اور خائن دوکان دار۔  
☆ فیصلہ غریبوں کے حق میں اور گاہکوں کے حق میں ہوگا۔

### دیانت دار تاجر قیامت میں اونچے مقام پر ہوگا:

جہاں آپ نے بددیانت اور خائن دکان دار کی مجرمانہ ہیرا پھیریوں کی گرفت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کو سزا اور مواخذے کا ذکر سنا وہیں پر یہ بھی یاد رکھا جائے کہ جو دکان دار دیانت دار اور امین ہوگا اس کے کردار و عمل کے پیش نظر قیامت کے دن اس کو نہایت ہی بلند مقام نصیب ہوگا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ ایسے دکان دار کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ.....

اَلتَّاجِرُ الصُّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيْنِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ  
وَالشَّهَدَاءِ (ترمذی)

”سچا اور دیانت دار تاجر قیامت کے روز نبیوں صدیقیوں اور

شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔“

سبحان اللہ! کس قدر اونچا مقام ہے اس تاجر کا جس کو اپنی امانت اور دیانت کی وجہ سے قیامت کے دن انبیاء صلحاء اور شہیدوں کی رفاقت اور سنگت نصیب ہوگی۔

حضرات گرامی! دکان دار کی دیانت و امانت چونکہ معاشرے میں بہت ہی حسن پیدا کرتی ہے اور ہزاروں اللہ کے بندے اس سے متاثر ہوتے ہیں اس لئے میں نے آج کے جمعہ میں تفصیل کے ساتھ اس موضوع پر معروضات پیش کی ہیں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو زندگی کے ہر شعبہ میں امین اور دیانت دار بنائے اور مخلوق خدا کو اذیت پہنچانے سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۱

## ہمسایہ کے ساتھ حُسنِ سلوک

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... وَالْجَارِ ذِي  
القُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجَنَبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنَبِ O

(سورہ النساء)

”اور خدا نے ہمسایہ قریب اور ہمسایہ بیگانہ اور پہلو کے ساتھی کے

ساتھ نیکی کا حکم دیا ہے۔“

حضرات گرامی!

آج کے خطبہ میں آپ کے سامنے ہمسایہ کے جو شرعی اور اخلاقی حقوق ہیں۔ ان کے متعلق گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں جس طرح ہم دینی اور اخلاقی فرائض میں دوسرے مقامات پر کوتاہی کرتے ہیں اسی طرح ہمسایہ جو ہمارے ہر طرح قریب ہوتا ہے اس کے متعلق اسلامی اور اخلاقی ذمہ داریاں ادا کرنے سے عہدہ برآ نہیں ہوتے اس لئے ضروری ہے کہ ان حقوق پر بھی نظر ڈالی جائے جن کا تقاضا ہمارا پڑوسی رکھتا ہے۔

”ہم سایہ“ کا معنی..... جو ہمارے گھر کی دیواروں کے سایہ میں ہمارا شریک ہے جو ہمارے اس قدر قریب ہے کہ اس کے گھر کی دیوار کا سایہ ہمارے گھر کے صحن میں پڑتا ہے یا ہمارے گھر کی دیواروں کا سایہ اس کی چار دیواری میں پڑتا ہے۔ اس قرب کی وجہ سے اس ساتھ والے پڑوسی کو ہم سایہ کہا جاتا ہے۔

حضرات گرامی!

☆ اس ہمسایہ کے متعلق مسلمان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے بہت سے احکامات دیئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول کے ہاں ایسے قریبی ہمسایہ کے لئے بے حد خیر خواہی اور محبت و آشتی کے ارشادات موجود ہیں۔

☆ اس دنیا میں ہر انسان دوسرے انسان کے تعاون کا محتاج ہے۔ اگر ایک بھی بھوکا ہے تو دوسرے پر حق ہے کہ اپنے کھانے میں اس کو بھی کھلائے۔

اگر ایک بیمار ہے تو جو تندرست ہے اس کی تیمارداری کرے۔

اگر ایک پر مصیبت آئے تو دوسرے کو اس کی ہمدردی کرنی چاہیے۔ اور اس اخلاقی نظام کے ساتھ انسانوں کی مجموعی آبادی باہمی محبت اور حقوق کی ذمہ داریوں کی گرہ میں بندھ کر ایک ہو جائے۔

ہر انسان بظاہر جسمانی اور مادی حیثیت سے جتنا ایک دوسرے سے علیحدہ اور بجائے خود مستقل ہے اخلاقی اور روحانی حیثیت سے فرض ہے کہ اتنا ہی زیادہ ایک دوسرے سے ملا ہوا ہو اس لئے انسان کے اس باہمی قرب کی وجہ سے اسلام نے ان دونوں انسانوں پر جو ایک دوسرے کے قریب آباد ہوں آپس کی محبت اور تعاون کی ذمہ داری رکھی ہے کہ وہی وقت پر ایک دوسرے کی مدد کو پہنچ سکتے ہیں۔

اس بات کا ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ انسان کو اس سے تکلیف اور دکھ پہنچنے کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے جو ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہو۔ اس لئے ان کے باہمی تعلقات خوشگوار اور ایک دوسرے سے ملائے رکھنا ایک سچے مذہب کا سب سے بڑا فرض ہے تاکہ برائیوں کا سدباب ہو کر یہ پڑوس دوزخ کے بجائے بہشت کا نمونہ ہو اور ایک دوسرے کی محبت اور مدد پر بھروسہ کر کے گھر سے باہر نکلے اور گھر میں قدم رکھے۔

☆ اسلام نے انہیں اصولوں کو سامنے رکھ کر ہمسائیگی کے حقوق کی دفعات بنائی ہیں عربوں میں دوسری قوموں سے زیادہ اسلام سے پہلے بھی پڑوس اور ہمسائیگی کے حقوق نہایت اہم تھے بلکہ وہ عزت و افتخار کا موجب تھے اگر کسی عرب کے پڑوسی

کے ساتھ ظلم ہو جائے تو وہ دوسرے پڑوسی کے لئے بے عزت اور عار کا موجب تھا اور اس لئے وہ اس کی خاطر لڑنے مرنے کو وہ اپنی شرافت کا نشانہ سمجھتا تھا اسلام نے اس احساس کو اپنی اقدار کے ساتھ اور بھی قوی کر دیا۔

☆ اسلام نے ہمسایہ کے مفہوم میں مزید وسعت دی ہے اور ہمسایہ کے پہلو بہ پہلو ایک اور قسم کے ہمسایہ کو جگہ دی ہے جس کو عام طور سے پڑوسی اور ہمسایہ نہیں کہتے مگر وہ ہم سایہ کی طرح اکثر ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے ایک سفر کے دور فیتق ایک مدرسہ کے دو طالب علم ایک کارخانہ کے دو ملازم ایک استاد کے دو شاگرد ایک دکان کے دو شریک یہ بھی درحقیقت ایک طرح کی ہمسائیگی ہے اور اس کا دوسرا نام رفاقت اور صحبت ہے۔

ان سب قسم کے ہمسایوں میں اولیت اس کو حاصل ہے جس کو ہم سایہ ہونے کے علاوہ قرابت یا ہم مذہبی کا یا کوئی اور دوہرا تعلق بھی ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ.....

وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ ۝ (نساء)  
 ”اور خدا نے ہمسایہ قریب اور ہمسایہ بیگانہ اور پہلو کے ساتھی کے ساتھ نیکی کا حکم دیا ہے۔“

اس آیت کریمہ کی سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنے عمل اور زبان مبارک سے مختلف انداز سے تشریح فرمائی ہے جو اس عنوان پر انتہائی اہم اور مسلمان کے لئے روشنی کا عظیم مینار ہے۔ اسی لئے میں آپ کے سامنے پڑوسی کے متعلق سرکارِ دو عالم حضرت محمد ﷺ کے ارشادات کا ایک حسین گلدستہ پیش کرتا ہوں جس سے تمام معاشرہ معطر ہو جائے گا۔

پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید:

سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ.....

قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنُ

جَارًا (بخاری)

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ قیامت پر یقین

رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔“

- ☆ ایمان باللہ۔
- ☆ آخرت پر یقین کے بعد ہمسایہ کے حقوق کا ارشاد فرمایا گیا۔
- ☆ ہمسایہ! کو مومن کی زندگی کا مربوط حصہ قرار دیا۔
- ☆ ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کا ارشاد فرمایا۔

### حسن سلوک کیا ہے؟

- ☆ ہمسایہ کے گھر کی خبر گیری۔
- ☆ اس کے دکھ سکھ میں شریک ہونا۔
- ☆ اس کی چھوٹی موٹی ضروریات کا خیال رکھنا۔
- ☆ اس کے گھر میں گندگی کوڑا کرکٹ نہ پھینکنا۔
- ☆ اس کے بچوں کو گھر آنے سے نہ روکنا۔
- ☆ آگ، پانی، آٹا، روٹی، سالن اور ضروریات زندگی میں تعاون سے گریز نہ کرنا۔
- ☆ میں کہتا ہوں کہ اگر قانون کی دنیا میں خلا بھی ہو اور اس قسم کا اخلاقی قانون نہ بھی موجود ہو تو تب بھی اسلام کی ان سنہری ہدایات پر عمل کیا جائے تو معاشرے میں محبت اور باہمی اعتماد کی فضا کا ایک ایسا حلقہ بن جائے گا جس پر دنیا جہاں رشک کرے گا۔

### رسول اللہ ﷺ کی سخت وارنگ:

مسلمان پر پڑوسی کا حق اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ

نہایت ہی عجیب انداز سے فرمایا کہ.....

وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ ..... وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ ..... وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ

خدا کی قسم! وہ شخص کامل ایمان دار نہیں۔

خدا کی قسم! وہ شخص کامل ایمان دار نہیں۔

خدا کی قسم! وہ شخص کامل ایمان دار نہیں۔

قَبِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ کون شخص ہے جس کا ایمان کامل

نہیں۔

تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ.....

الَّذِي لَا يُؤْمِنُ جَارًا بَوَائِقَهُ (مشکوٰۃ)

یعنی اس شخص کا ایمان کامل نہیں جس کا پڑوسی اس کے ظلم اور شر سے بے خوف نہ ہو

ایک روایت میں ہے کہ.....

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارًا بَوَائِقَهُ

یعنی وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کے مظالم

سے بے خوف نہ ہو۔

حضرات گرامی!

سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی واضح ہے۔

☆ ایک ہوتا ہے پڑوسی سے حسن سلوک۔

☆ ایک ہے پڑوسی کے ساتھ برا سلوک۔

براسلوک یہ ہے کہ.....

☆ اس کے گھر میں پانی پھینکنا..... کوڑا پھینکنا..... ہمہ وقت شور ہنگامے سے اس کے گھر کا

سکون تباہ کرنا۔

مثلاً ریڈیو، ٹی وی کی آواز سے اس کے سکون کو برباد کرنا راتوں کی نیند برباد کرنا۔

رات گئے تک اوچی آواز سے اپنے گھر میں مجلسیں جمائے رکھنا۔  
 اگر ملاں ناراض نہ ہو تو اس کے لئے بھی عرض کر دو کہ رات گئے تک لاؤڈ سپیکر  
 کھول کر غزلیں پڑھنا اور غیر شرعی اشعار سے ہمسایوں کا سکون بر باد کرنا۔  
 اس قسم کی تمام باتیں برے سلوک کے زمرے میں آتی ہیں اور ایسا شخص اللہ تعالیٰ  
 کے پیارے نبی ﷺ کے ہاں کبھی کامل ایمان رکھنے والا نہیں ہو سکتا۔

### دور حاضر کا بدترین ہمسایہ:

بڑے بڑے محل خوب صورت بنگلے خوشنما فلک بوس سنگ مرمر کی عمارتوں کا مکین تو  
 اس قدر شرم و حیا سے عاری ہو گیا ہے کہ اس کا خون اس قدر سفید ہو گیا ہے کہ اس کو ہمسایہ کے گھر  
 جنازے میں شرکت سے بھی گریز ہے اس کا اپنا مرتا ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ پورا علاقہ اس  
 کے گھر اس کی دلداری کے لئے آئے اس کی تصویریں اتریں حکام اور تاجر اور ڈیرے اس کے گھر  
 آئیں۔

مگر غریب کے گھر موت ہو جائے تو اس کی گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی اس طرح  
 دروازے سے نکل جاتی ہے جس طرح حیا و شرم اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔  
 اس کو نہ تو خدا کا خوف ہے اور نہ ہی معاشرے کا خوف ہے اس کی دولت ہی اس  
 کے لئے سب کچھ ہے اور وہی اس کی زندگی کا قیمتی اثاثہ ہے۔  
 ”ہمسایہ“ اس کی لغت میں کوئی لفظ نہیں ہے۔  
 غریب اس کی کسی کتاب کا ورق نہیں۔  
 وہ حسن اور سلوک کا معنی ہی نہیں جانتا۔  
 وہ کسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا جانتا ہی نہیں۔  
 برتاؤ ہی نہیں اچھا تو بعد کی بات ہے۔

اسی کو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسا شخص کامل ایمان دار نہیں۔ ایسے ہی  
 لوگوں پر جنت کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے جن کی زندگی میں انسانیت اور رواداری اور

اخلاق نام کی کوئی چیز نہیں ہے اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہمیں محفوظ فرمائے۔

رحمت دو عالم ﷺ نے اچھے اور برے ہونے کا معیار ہمسایوں کی رائے کو قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ تمہارے اچھے اور برے ہونے کا فیصلہ تمہارے ہمسائے کی رائے کے مطابق کیا جائیگا چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ

عن ابن مسعودٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِي  
أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ أَوْ إِذَا أَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَ  
هُمْ يَقُولُونَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ ۝

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں نے اچھا کام کیا ہے اور اب برا کام کیا ہے!

آپ نے فرمایا جب تم پڑوسیوں کو کہتے سنو تم نے اچھا کام کیا ہے تم تم سمجھ لو کہ تم نے اچھا کام کیا ہے اور جب تم انہیں یہ کہتے سنو کہ تم نے برا کام کیا ہے تو سمجھ لو کہ تم نے برا کام کیا ہے۔ (ابن ماجہ)

☆ گویا تمہارے اچھے اور برے کام کی کسوٹی تمہارے ہمسائے کی رائے کو قرار دیا ہے تمہاری اچھائی کی خوشبو ہمسائے کے گھر پہنچ جاتی ہے اور وہاں سے پورے محلے میں پھیل جاتی ہے اس طرح پورا محلہ تمہارے متعلق اچھی رائے قائم کر لیتا ہے۔ اسی طرح تمہاری برائی کی بدبو بھی تمہارے قرب و جوار سے نکل کر تمہارے محلے میں تمہارے علاقے میں پھیل جاتی ہے اس لئے لوگوں میں تمہیں برا سمجھا جانے لگتا ہے۔ سبحان اللہ

کس انداز سے ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ اچھا سلوک ہر وہ کام ہے جو ہمسائے کو خوش کر دے اور برا سلوک ہر وہ کام

ہے جو ہمسائے کے لئے راحت کے خلاف ہو۔

یہ ذمہ داری دو طرفہ ہے ہمسائے کے لئے بھی لازم ہے کہ وہ آپ کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرے جس طرح وہ آپ سے توقع رکھتا ہے

جبریل امین ہمسایہ سے حسن سلوک کی تاکید کرتے ہیں:

رحمت دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ.....

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوَصِّينِي  
بِالْجَلِي حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَاثِي ۝

”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام اس قدر ہمسائے کے بارے میں تاکید کرتے رہے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ ہمسائے کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔“

☆ معلوم ہوا کہ ہمسایہ اس قدر آپ کی محبت اور اچھے برتاؤ کا مستحق ہے جس طرح آپ کے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں۔

ہمسائے کی خدمت اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ  
تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ  
لِجَارِهِ (ترمذی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دوست وہ ہیں جو اپنے دوستوں کے لئے بہترین ہیں اور بہترین پڑوسی خدا کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے پڑوسیوں کے نزدیک بہترین ہیں۔“

پڑوسی کو تکلیف نہ دی جائے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوْذِ جَارَكَ-

(بخاری و مسلم)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا  
جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔“

حضرات گرامی!

میں نے تفصیل سے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کیلئے قرآن و سنت کے  
احکامات و ارشادات آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان ارشادات  
عالیہ پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور ہماری زندگی کا وہ نقشہ بن جائے جو اللہ تعالیٰ اور آپ  
کے پیارے رسول (ﷺ) کو پسند ہو۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۱۸

## جہاد فی سبیل اللہ اور اس کی اہمیت

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ  
اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَدًّا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ  
وَالْقُرْآنِ O (پ ۱۱ سورہ توبہ)

”بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور مال جنت  
کے عوض خرید لئے ہیں مومنین راہ خدا میں لڑیں گے اس طرح کہ وہ  
کافروں کو قتل کریں گے اور خود بھی شہید ہو کر رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا  
وعدہ ہے تورات اور انجیل اور قرآن مجید میں۔“

حضرات گرامی!

اسلام میں جہاد خصوصی اہمیت کا حامل ہے اور یہ مسلمانوں کا وہ قیمتی سرمایہ ہے  
جسے قیامت تک مسلمان حرز جان بنائے رکھیں گے۔ جب تک مسلمانوں میں جذبہ جہاد موجود ہے  
مسلمان غلبہ پاتے رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنی نصرت اور رحمت کاملہ سے سرفراز فرماتے  
رہیں گے۔

”جہاد“ کا لفظ اگرچہ وسیع مفہوم رکھتا ہے اس میں جہاد بالعلم جہاد بالنفس۔ جہاد  
بالمال اور اس قسم کے کئی معانی شامل ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ اہم اور مشکل جہاد کی وہ شکل  
ہے جو مسلمان اپنی جان کو تھیلی پر رکھ کر کافروں کے مقابلے میں لڑائی کے وقت کرتا ہے وہاں جہاد

قتال کی شکل اختیار کر جاتا ہے کافروں سے لڑنا اور اپنی جان کی پرواہ کرتے ہوئے اپنی جان کی بازی لگا دینا سرکٹا لینا اور کفر کو نیست و نابود کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینا، جہاد کا سب سے بڑا مرتبہ اور مقام ہے اور اس پر قرآن حکیم اور احادیث کا عظیم ذخیرہ موجود ہے جو اہمیت جہاد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

خطیب کہتا ہے:

اندازہ لگائیں کیسی منڈی ہے؟

- ☆ خریدنے والا اللہ۔
- ☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جانیں اور مال سرمایہ۔
- ☆ منڈی مکہ..... مدینہ۔
- ☆ قیمت..... جنت۔ سبحان اللہ
- ☆ مال کی قربانی بھی آسان
- ☆ سونے چاندی کی قربانی بھی آسان مگر.....
- ☆ جان کی قربانی..... مشکل..... مشکل..... مشکل۔
- ☆ گلا کٹا دو
- ☆ جسم ٹکڑے ٹکڑے کرادو
- ☆ چھڑی اتروادو
- ☆ جلتے ہوئے تیل کی نذر ہو جاؤ
- ☆ انگاروں کی تپش اور تیزی اپنے جسم کی چربی سے ٹھنڈی کر دو۔
- ☆ کلیجہ چبانے کے لئے دشمن کے حوالے کر دو۔
- ☆ آنکھوں کی پتلیاں نکلوانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔
- ☆ جسم زخموں سے چور چور کرادو۔
- ☆ صد آفرین ان مسلمانوں کے

ان نوجوانوں کے  
 ان اصحاب رسول کے پروانوں کے..... کہ  
 انہوں نے سب کچھ رضائے الہی کے لئے کر دکھایا  
 اب جنت نہ ملے تو اور کیا ملے؟  
 میں تو کہوں گا کہ  
 جنت خود ہاتھ جوڑ کے قربانی کے بادشاہوں کے دروازے پر کھڑی ہو جائے گی  
 کہ اپنے مبارک قدموں سے مجھے سرفراز فرما دو۔

☆ مجھے جنت بنا دو۔

میرے بازو آپ کے لئے کھلے ہیں۔

آئیے اور آرام فرمائیے۔

یہ اجبر، یہ عظمت، یہ رفعت صرف اور صرف ان مومنین کو حاصل ہوگی، جنہوں نے  
 اپنی جان اس جان آفریں کے سپرد کر دی۔

.....سُبْحَانَ اللَّهِ.....

یہی جہاد کی آخری منزل ہے اور اسی کی لذت شناسی کے لئے بڑی سے بڑی  
 شخصیات مضطرب اور بے قرار رہیں۔

رضائے خداوندی کا سٹوفکیٹ مل گیا:

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَيْنَا يَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۝  
 (سورۃ فتح)

”یقیناً اللہ راضی ہو گیا مومنین سے جو وہ آپ کے دست مبارک پر

بیعت کر رہے تھے۔“

یہ بیعت جہاد اور مشرکین کے مقابلہ کی تھی جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جان کی بازی لگا کر دنیائے کفر کے سامنے ڈٹ جانے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر وعدہ کیا تھا۔

معلوم ہوا کہ جہاد اس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تن من دھن کی بازی لگانے کا ارادہ کرنے والوں کو اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔ اب ہمیں بھی رضائے الہی حاصل کرنے کے لئے جہاد میں عملی حصہ لینا چاہئے۔ جہاد ہی سے مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو بحال کیا جاسکتا ہے۔

نجات کا عظیم ذریعہ! خدا کے ہاں منافع بخش تجارت جہاد کرنا

ہے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنَجِّبُكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ۝ تُوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّةٍ عِدْنٍ ۙ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ (پ ۲۸  
سورة الصف)

”اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے گی۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور راہ خدا میں اپنی جان و مال سے لڑو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اگر تم جانتے ہو۔ اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر کرے گا اور تمہیں

ایسی بہشت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ہمیشہ رہنے والے بہترین بنگلے دے گا اور یہی عظیم کامیابی ہے۔“

خطیب کہتا ہے کہ

مجاہدین کے ساتھ خدائی وعدے!

○ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ۔

گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

جنت کے باغ تمہارے لئے تسکین کا باعث ہوں گے۔

جنت کی نہریں تمہاری آنکھوں کی فرحت کا سامان ہوں گی۔

○ مَسْكِنَ طَيِّبَةً۔

تمہارے لئے عام بنگلے نہیں ہوں گے..... بلکہ طیبہ۔

تم بھی پاک اور تمہارے بنگلے بھی پاک۔

○ جَنَّاتٍ عَدْنٍ

جنت کی الاٹ منٹ تمہارے لئے ابدی اور دائمی ہوگی۔

مجاہدین بلند منصب پر فائز ہوں گے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجاہدین اور غیر مجاہدین کا فرق بیان فرمایا ہے اور

مجاہدین کے مرتبے اور مقام کو غیر مجاہدین سے بلند و بالا قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ  
الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۝

”مسلمانوں میں سے جو لوگ کسی عذر کے بغیر گھر بیٹھ کر جہاد میں

حصہ نہیں لیتے اور وہ لوگ جو راہ خدا میں لڑتے ہیں۔ برابر نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے راہ خدا میں لڑنے والوں کے درجات بلند کئے ہیں بیٹھنے والوں سے۔“

خطیب کہتا ہے!

مجاہد اور قاعد برابر نہیں ہیں۔

مجاہد اور قاعد میں بے حد فرق ہے۔

مجاہد..... اور..... قاعد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

گھر بیٹھ کر فلسفے پگھارنے والا میدان جہاد میں جان ہتھیلی پر رکھ کر آگے بڑھنے

والا ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔

یہ خدائی فیصلہ ہے

یہ مصطفائی فیصلہ ہے

یہ ابدی اور ازلی فیصلہ ہے

اس فیصلہ کو نہ جھٹلایا جاسکتا ہے اور نہ ہی دبایا جاسکتا ہے۔

### مظلوموں کی اعانت کیلئے جہاد کرو:

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے کہ

وَمَا لَكُمْ لَا تَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ  
وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ  
الظَّالِمِ أَهْلِهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ  
نَصِيرًا (پ ۵ سورنساء)

”اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ راہ خدا میں نہیں لڑتے ہو کمزور مردوں

عورتوں اور بچوں کی رہائی کے لئے جو کافروں کے ظلم کے پنجے میں پھنس

کر رہ گئے ہیں جو پکار کر کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے

نکال دے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنی جانب سے حمایتی پیدا فرما اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی مددگار پیدا فرما۔“  
خطیب کہتا ہے!

ظالم کا ہاتھ توڑنے کیلئے  
آمر کا نظام پھوڑنے کیلئے  
مظلوموں کو سر بلند کرنے کیلئے  
ظالموں کا سر قلم کرنے کیلئے  
رب کی دھرتی پر کفر کا سیلاب روکنے کیلئے  
رب کی دھرتی سے نظام کفر کو تھس نہس کرنے کیلئے  
..... اسلام کا نظام جہاد نہایت ضروری ہے.....  
جو اکڑی ہوئی گردنوں کو  
جو تے ہوئے جسموں کو  
خدا کی دھرتی سے پاک صاف کر دے  
کمزور اور ناتواں لوگوں کو خدا کی دھرتی پر  
سکون اور اطمینان کی فضا مہیا کر دے

### حضور ﷺ کو جہاد کا حکم:

جہاد اس قدر عظیم فریضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سرور کائنات ﷺ کو  
خاص طور پر جہاد کا حکم دیا ہے چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے کہ  
فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ۔ (پ ۵ سورہ نساء)  
”سو آپ بذات خود اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑائی کریں۔ آپ پر  
آپ کے نفس کے سوا کسی کی ذمہ داری نہیں۔“

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب پاک ﷺ کو کافروں کے خلاف مسلمانوں کو لڑنے کیلئے آمادہ کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ

وَ حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۝ (پ ۵ سورہ نساء)  
 ”اور مومنوں کو راہِ خدا میں لڑنے پر آمادہ کرو۔“

### کافروں کے خلاف مسلمانوں کو لڑنے کا حکم:

قرآن حکیم میں مسلمانوں کو مختلف مقامات پر کافروں کے خلاف لڑنے کا حکم دیا گیا ہے چند آیات ملاحظہ فرمائیں:

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ  
 مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا  
 الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝ (پ ۱۰ سورہ  
 توبہ)

”ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں لائے اور نہ  
 ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جن کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے  
 اور دینِ حق قبول نہیں کرتے ہیں جو اہل کتاب ہیں یہاں تک کہ ان کا زور  
 ٹوٹ جائے اور جزیہ دیے لگیں۔“

ایک مقام پر قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ كُلَّهُ لِلَّهِ ۝

(پ ۹ سورہ انفال)

”تم ان کافروں سے لڑو یہاں تک کہ کافروں کا فتنہ باقی نہ رہے اور

اللہ کے قانون کو برتری حاصل ہو جائے۔“

ایک مقام پر ارشاد ہے کہ

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۝ (پ۱۰ سورہ توبہ)

”اور سب مشرکین سے لڑائی کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑائی کرتے

ہیں۔“

### مجاہدین پر انعامات کی بارش:

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخِزَّهُمْ وَيُنصِرْكُمْ  
عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَيَذْهَبُ غِيظَ قُلُوبِهِمْ وَ  
يَتُوبَ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ (پ۱۰ سورہ توبہ)

”ان کافروں سے لڑو تا کہ اللہ انہیں تمہارے ہاتھ سے عذاب دیں  
اور انہیں رسوا کریں اور تمہیں ان پر غلبہ دیں اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا  
کر دیں اور ان کے دلوں سے غصہ دور کر دیں اور اللہ جسے چاہے توبہ  
نصیب فرمائے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔“

خطیب کہتا ہے!

کفر کو سزا دینا قانون فطرت ہے۔

کافروں کو سزا مجاہدین کے ہاتھوں سے دلائی جائے گی۔

تا کہ معلوم ہو جائے کہ قانون خدا کا ہوگا..... اور

نافذ مجاہدین کریں گے۔

عزت مجاہدین کے حصے میں آئے گی..... اور

ذلت کافروں کے حصے میں آئے گی

نصرت خداوندی کا اعزاز مجاہدین کو حاصل ہوگا۔

ہاتھ مجاہدین کا..... نصرت میرے خدا کی۔  
مشکل کشا خدا ہوگا۔

ناصر خدا ہوگا..... اور

مشکل مجاہدین کی حل کی جائے گی۔

غالب مجاہدین ہوں گے..... اور

مغلوب کافرین ہوں گے۔

مسلمان مجاہدین کے دل ٹھنڈے کر دیئے جائیں گے۔

غصہ نکال کر اطمینان و سکون عطا کر دیا جائے گا۔

خدائی رحمتوں کے مرکز مجاہدین بن جائیں گے

مجاہدین کو سکینت کی صورت میں خدائی تحفہ عطا کیا جائے گا۔

### جہاد قیامت تک جاری رہے گا:

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

الْجِهَادُ مَا ضِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝

”جہاد (کافروں کے خلاف) قیامت تک جاری رہے گا۔“

جب تک مسلمانوں کے پاس جہاد جیسا ہتھیار موجود رہے گا کفر پر مسلمانوں کا

رعب اور دبدبہ رہے گا..... یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا کے کفر مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں

مصروف ہے۔ انہیں اس بات کا خوف رہتا ہے کہ کسی نہ کسی دن مسلمان ضرور جذبہ جہاد سے سرشار

ہو کر دنیائے کفر کو نیست و نابود کر دیں گے۔

اے کاش! عالم اسلام کے زعماء اسلام کے فلسفہ جہاد کو اپنا کر پوری دنیا پر اپنا

دبدبہ قائم کر دیں۔

## مجاہدین قیامت تک علم جہاد بلند رکھیں گے:

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ  
قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ (مسلم)  
شریف)

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور  
مسلمانوں کی ایک جماعت ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت  
قائم ہو۔“

## رسول اللہ ﷺ کی تمنائے شہادت:

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ  
أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أَحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أَحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ۔ (مسلم)  
”اور تم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس  
بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر  
مارا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔“

خطیب کہتا ہے!

- ☆ یاری اسی کو کہتے ہیں۔
- ☆ محبوب پر قربان ہو جانا۔
- ☆ جان فدا کر دی جائے۔
- ☆ خدا کی وحدانیت پر قربان۔

☆ خدا کی ربوبیت پر قربان۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی  
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا  
یہ شہادت گہ اُلفت میں قدم رکھنا ہے  
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

### توحید خداوندی:

سب سے مقدس عقیدہ!

جسمِ رحمتِ دو عالم، پوری کائنات کی عظمتوں کا پیکر ﷺ فرماتے ہیں کہ اس عظیم جسم کو اس عظیم عقیدے پر قربان کرنا عین منشاءِ نبوت ہے۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے  
یہ بندہ دو عالم سے خفا مرے لئے ہے

### مدنی زندگی پوری عملِ جہاد سے مرکب ہے:

کتنے ہی ایسے معرکے ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ بذاتِ خود شریک ہوئے ہیں۔ غزوہٴ اُحد میں تو آپ زخمی ہو گئے اور پورا جسم زخموں کے خون سے رنگین ہو گیا۔ ”غزوات“ ان معرکوں کو کہا جاتا ہے جن میں رسول اللہ ﷺ بنفسِ نفیس خود شامل ہوئے جن سے معلوم ہوتا ہے اسلام کے لڑنا اور جان کی بازی لگانا سنتِ رسول اللہ ﷺ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہزاروں کی تعداد میں معرکہ ہائے جہاد میں شریک ہوئے اور شہید ہوئے۔ شہادتِ نبوی سبیل اللہ اسلام کا ایک سنہری باب ہے۔ جہاد کے معنی جدوجہد اور کوشش کے ہیں۔

دین کے جتنے شعبوں میں بھی کوشش کی جائے گی یقیناً اس کا بے حد اجر و ثواب

ہوگا..... مگر جہاد کی آخری قسم قتال فی سبیل اللہ ہے۔

لڑائی کفر سے

لڑائی شرک سے

لڑائی دین دشمنوں سے

ایسا گروہ ہی اللہ اور رسول کی ان بشارات کا مستحق ہے جو قتال کی آیات اور

احادیث میں بیان فرمائے ہیں۔

اس دور میں جہاد نے اپنی عظمت کا لوہا افغانستان میں منوالیا ہے اور روس جیسی سپر

طاقت کو صفر بنا کر رکھ دیا اور ثابت کر دیا کہ آج بھی اگر مجاہدین کی ان درخشندہ صفات کو اپنایا

جائے تو دنیا اسلام کی روشنی سے مستفیض ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہاد کی حقیقی لذتوں سے آشنا فرمادے۔ آمین

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو

اتر سکتے ہیں آسمان سے قطار اندر قطار اب بھی

وَأٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۱۹

## فضائلِ اعتکاف

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ - أَمَا بَعْدُ! أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ ..... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ (بخاری - مسلم)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔ وفات تک آپ کا یہ معمول رہا۔ آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اہتمام سے اعتکاف کرتی رہیں۔“

حضرات گرامی!

رمضان المبارک اور بالخصوص اس کے آخری عشرہ کے اعمال میں سے ایک اعتکاف بھی ہے۔ اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ہر طرف سے یکسو اور منقطع ہو کر بس اللہ سے لو لگا کے اس کے درپر (یعنی کسی مسجد کے کونہ میں) پڑ جائے اور سب سے الگ تنہائی میں اس کی عبادت اور اسی کے ذکر و فکر میں مشغول رہے۔

یہ خواص (بلکہ اخص الخصوص ہے اس عبادت کے لئے بہترین وقت رمضان المبارک اور خاص کر اس کا آخری عشرہ ہی ہو سکتا ہے اسی کو اس کے لئے انتخاب کیا گیا۔

نزول قرآن سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت مبارک میں

سب سے یکسو اور الگ ہو کر تہائی میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر و فکر کا جو بے تابانہ جذبہ پیدا ہوا تھا جس کے نتیجے میں آپ کئی ماہ تک غار حرا میں خلوت گزینی کرتے رہے۔ یہ گویا کہ آپ کا پہلا اعتکاف تھا اور اس اعتکاف ہی میں آپ کی روحانیت اس مقام تک پہنچ گئی تھی کہ آپ پر قرآن مجید کا نزول شروع ہو گیا چنانچہ حرا کے اس اعتکاف کے آخری ایام میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حامل وحی فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام سورہ اقرآء کی ابتدائی آیتیں لے کر نازل ہوئے۔ تحقیق یہ ہے کہ یہ رمضان المبارک کا مہینہ اور اس کا آخری عشرہ تھا اور وہ رات شب قدر تھی اس لئے بھی اعتکاف کے لئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا انتخاب کیا گیا۔

روح کی تربیت و ترقی اور نفسانی قوتوں پر اس کو غالب کرنے کے لئے پورے مہینے رمضان کے روزے تو تمام افراد امت پر فرض کئے گئے۔ گویا کہ اپنے باطن میں ملکیت کو غالب بہیمیت کو مغلوب کرنے کے لئے اتنا مجاہدہ اور نفسانی خواہشات کی اتنی قربانی تو ہر مسلمان کے لئے لازم کر دی گئی کہ وہ اس پورے محترم اور مقدس مہینے میں اللہ کے حکم کی تعمیل اور اس کی عبادت کی نیت سے دن کو نہ کھاوے نہ پیوے اور اسی کے ساتھ ہر قسم کے گناہوں بلکہ فضول باتوں سے بھی پرہیز کرے اور یہ پورا مہینہ ان پابندیوں کے ساتھ گزارے۔

پس یہ تو رمضان المبارک میں روحانی تربیت و تزکیہ کا عوامی کورس مقرر کیا گیا اور اس سے آگے تعلق باللہ میں ترقی اور ملاء اعلیٰ سے خصوصی مناسبت پیدا کرنے کے لئے اعتکاف رکھا گیا۔

اس اعتکاف میں اللہ کا بندہ سب سے کٹ کر اور سب سے ہٹ کر اپنے مالک و

مولیٰ کے آستانے پر اور گویا کہ

اسی کے قدموں میں پڑ جاتا ہے۔

اس کو یاد کرتا ہے۔

اس کے دھیان میں رہتا ہے۔

اس کی تسبیح و تقدیس کرتا ہے۔

اس کے حضور میں توبہ و استغفار کرتا ہے۔

اپنے گناہوں اور قصوروں پر روتا ہے..... اور

رحیم و کریم مالک سے رحمت و مغفرت مانگتا ہے۔

اس کی رضا اور اس کا قرب چاہتا ہے۔

اسی حال میں اس کے دن گزرتے ہیں..... اور

اسی حال میں اس کی راتیں گزرتی ہیں۔

ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی بندے کی اور کیا سعادت ہو سکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ اہتمام سے ہر سال رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے

تھے بلکہ ایک سال کسی وجہ سے رہ گیا تو اگلے سال آپ نے دو عشروں کا اعتکاف فرمایا:

میں نے خطبہ کے ابتداء میں جو حدیث پاک پڑھی ہے۔ اس میں نبی اکرم ﷺ

کے رمضان شریف میں اعتکاف کے معمول کا تذکرہ ہے۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ہر سال اعتکاف کی لذت اٹھایا کرتے

تھے۔

## آخری عشرہ کا اعتکاف آپ کا معمول تھا:

سرکارِ دو عالم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ہر سال اعتکاف بیٹھتے تھے چنانچہ حضرت

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ  
رَمَضَانَ نَلْمُ يَعْتَكِفُ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ  
عَشْرِينَ ۝ (ترمذی)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے  
آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ایک سال آپ اعتکاف نہیں  
کر سکے تو اگلے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔“

خطیب کہتا ہے!

☆ بیس دن سب سے رشتہ توڑا۔

رب سے رشتہ جوڑا۔

☆ بیس دن سب سے کٹ گئے

سب سے ہٹ گئے

☆ صرف اور صرف معرفت توحید کے سمندر میں غوطہ زن رہے۔

☆ اپنے لئے مانگا..... اور

امت کے لئے مانگا

☆ اپنے لئے روئے..... اور

امت کے لئے روئے

☆ رات دن اسی کے دروازے کے ہو رہے

☆ رات دن قرآن کی تلاوت سے

زبان و دل کو تازہ رکھا

☆ انہی خلوتوں نے

راز و نیاز کے دریچے کھول دیئے  
سینہ انوارات ربانی کا خزینہ بن گیا۔ ☆

یہی ہے اعتکاف

یہی ہے عروج کی انتہا

یہی ہے معرفت الہی کا زینہ

یہی ہے عبادت الہی کا قرینہ

نہ معلوم ان خلوتوں سے کیا کیا جلوتیں میسر آئیں

### اعتکاف میں کون کون سی باتیں ممنوع ہیں:

سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسَلْتُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا  
يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَيَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَايِعَ بِهَا وَلَا  
يُخْرِجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا بِمَا لَا بَدَّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اِعْتِكَافَ  
إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ معتکف کے لئے

شرعی دستور اور ضابطہ یہ ہے کہ وہ نہ مریض کی عیادت کو جائے نہ نماز جنازہ  
میں شرکت کے لئے باہر نکلے نہ عورت سے صحبت کرے نہ بوس و کنار  
کرے اور اپنی ضرورتوں کے لئے بھی مسجد سے باہر نہ جائے۔ سوائے ان  
حاجتوں کے جو ناگزیر ہوں جیسے پیشاب وغیرہ اور اعتکاف روزہ کے ساتھ  
ہونا چاہئے بغیر روزہ کے اعتکاف کے اعتکاف نہیں اور ایسی مسجد میں ہونا  
چاہئے جہاں جماعت ہوتی ہو۔“

## معتکف کا ثواب بڑھ جاتا ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي  
الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيَجْرِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ  
الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔ (ابن ماجہ)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ اعتکاف کی وجہ  
سے اور مسجد میں مقید ہونے کی وجہ سے گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کا  
نیکیوں کا حساب ساری نیکیاں کرنے والے بندے کی طرح جاری رہتا  
ہے اور نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہتا ہے۔“

.....خطیب کہتا ہے.....

جنازہ میں شرکت نہ کر سکا

مریض کی عیادت نہ کر سکا

یتیم کی خدمت کے لئے باہر نہ جاسکا

کسی بیوہ اور معذور کی خدمت کے لئے باہر نہ جاسکا

.....تو.....

اسے مسجد میں بیٹھے بٹھائے ثواب ملتا رہے گا

اعتکاف نے اس کیلئے

خدا کی رحمتوں کے دروازے کھول دیئے

.....کیوں نہ ہو.....

بیٹھا کس سخی کے دروازے پر ہے  
 بیٹھا کس داتا کے دروازے پر ہے  
 بیٹھا کس مولے کے دروازے پر ہے  
 جس کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

..... سبحان اللہ .....

مانگنا تیرا کام

عطا کرنا میرا کام

بلکہ یہاں تو کمال ہوگئی

بن مانگے عطا ہوا

بغیر سوال کے جھولیاں بھر دی گئیں

..... آؤ.....

متکو اس سخی کے در پر

ڈیرے جما کر بیٹھ جائیں

پھر دیکھو

کیسے دیتا ہے

تھوک اور پرچون ہر چیز دے گا

بے حساب دے گا

اور بلا قیمت دے گا

..... سبحان اللہ .....

## سیدہ عائشہ صدیقہ رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں کنگھی کرتی

تھیں:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَعْتَكَفَ اَدْنَىٰ اِلَىٰ رَأْسِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْجَلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ۔ (بخاری۔ مسلم)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب اعتکاف کی حالت میں ہوتے تو اپنا سر میری طرف جھکا دیتے پس میں کنگھی کر دیتی اور آپ انسانی ضرورت کے بغیر گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے۔“

خطیب کہتا ہے!

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف کے دوران سر میں کنگھی مجھ سے کراتے تھے۔

سر مصطفیٰ ﷺ کا ہاتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کا

دل نوازیگی مصطفیٰ کے اور خوش نصیب کنگھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی

یہ خدا کی عطا ہے

مصطفیٰ ﷺ کی ادا ہے

اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدعا ہے

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اعتکاف کی خلوتوں میں مصطفیٰ ﷺ کی خدمت نصیب ہوئی

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غار کی خلوتوں میں خدمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئی

خدا کا گھر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر ساتھ ساتھ تھا

صرف دیوار کا فاصلہ تھا

خدا کے گھر سے نکلو تو عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر

عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلو تو خدا کا گھر

ایک گھر میں خدا کے جلوے

ایک گھر میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے

کیوں دشمن عائشہ رضی اللہ عنہا ..... تجھے عقل آئی کہ نہیں

یہ رچمتوں کے جلوے دیکھے تو نے

..... یا.....

ہجرت کی رات سے آج تک تیری نظر کا اندھا پن برابر چل رہا ہے

حضرات گرامی! میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت سے آپ کے

سامنے رمضان المبارک میں اعتکاف کی سنت کا تذکرہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مجھے ان سعید

راتوں میں اعتکاف جیسی روح پرور سنت سے سرفراز ہوئے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۲۰

## صحابہ کرامؓ اور نظر نبوت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ  
الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ..... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ..... لَا تَمَسَّ النَّارُ  
مُسْلِمًا رَاٰنِیُّ اَوْ رَاٰی مِنْ رَاٰنِیُّ ۝ (ترمذی)

”آتش دوزخ اس مسلمان کو نہیں چھوسکتی جس نے مجھے دیکھا یا

میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہو۔“

حضرات گرامی!

آگ کی فطرت میں جلانا رکھا گیا ہے جو چیز اس کے سامنے آئے گی آگ اس کو  
جلا کر رکھ کر دے گی۔ اسے خاکستر کر دیا جائے گا۔

☆ کپڑا آئے گا جل جائے گا۔

☆ لکڑی آئے گی جل جائے گی۔

☆ آدمی آئے گا جل جائے گا۔

☆ نباتات آئیں گے جل جائیں گے۔

☆ جمادات آئیں گے جل جائیں گے۔

آگ کی عادت ہی جلانا ہے اور آگ کی فطرت ہی جلانا ہے، مگر جس قدرت نے  
اس میں جلانے کی تاثیر رکھی ہے وہی قدرت اس سے جلانے کی تاثیر سلب کر سکتی ہے اور اس کی  
عادت کو بدل سکتی ہے اور اس کی اس قوت کو ختم کر کے اس میں برودت اور ٹھنڈک پیدا کر سکتی ہے۔  
آگ کی اسی عادت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی یاروں کے لئے بدل دیا اور اپنے پیاروں

کے لئے بدل دیا اور اس کو ایک آرڈر دیا جو آج بھی قرآن حکیم کی ٹیپ ریکارڈ میں موجود و محفوظ ہے۔

### حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نارِ نمرود:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب نمرود اور اس کے درباریوں کے سامنے کلمہ حق کہا اور توحید کے دلائل سے پوری قوم کو عاجز اور ساکت فرما دیا تو قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معقول جواب دینے کی بجائے آپ کے خلاف تشدد اور غنڈہ گردی کا بازار گرم کر دیتی ہے۔ نمرود اور اس کے حواریوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ایک بہت بڑی چرخہ تیار کرائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی نذر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ۝ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ۝ (پ ۷ سورہ انبیاء)

”اور وہ لوگ بولے انہیں تو جلادو اور اپنے ٹھا کروں گا بدلہ لے لو۔ اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔ ہم نے حکم دیا اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہو جا ابراہیم کے حق میں اور لوگوں نے ان کے ساتھ سازش کرنا چاہی تھی ہم نے اس کو ناکام بنا دیا۔“

خطیب کہتا ہے!

اللہ تعالیٰ نے آرڈی منس جاری کر دیا کہ

اے آگ خبردار

تو ہے نار

یہ ہے میرا یار

اس کو نہ مار

اس سے ہے میرا پیار

یُنَّارٌ..... اس سے کر پیار

یُنَّارٌ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ

○ بَرْدًا..... ٹھنڈی، کیف آور، راحت جاں..... گویا کہ امیر کنڈیشند کمرہ بن جا۔

○ وَسَلَامًا..... ایسی ٹھنڈی نہیں جس سے میرے خلیل کو تکلیف پہنچے بلکہ گلزار بن جا۔  
پُر بہار بن جا۔

گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کے لئے ناز کو گلزار بنا دیا۔

آگ کی عادت تبدیل کر دی۔

اس کو برودت بنا دیا۔

یہ میرا پیار ہے اس کے قریب نہ جانا۔

اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیدیا کہ

میرے پیار کے قریب نہ جانا

گویا کہ فیصلہ ہو گیا کہ آگ میرے خدا کے محبوبوں کو خدا کے لاڈلوں کو

نہیں چھوئے گی

آگ نہ نبی کے قریب جائے گی

آگ نہ خدا کے ولی کے قریب جائے گی

رسول اللہ ﷺ کا اپنے پیاروں کیلئے آرڈی ننس:

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کے لئے جہنم کی آگ حرام قرار دے دی

ہے۔ اسی طرح سرکارِ دو عالم ﷺ نے بھی ایک آرڈی ننس جاری فرمادیا جس میں آگ کے لئے

حکم دیا کہ

میرے پیاروں کے قریب نہ جانا

میرے جتناں دے ویٹھڑے نہ جانا

میرے جتناں دے نیڑے نہ جانا

میرے یاروں کے گھر نہ جانا

میرے یاروں کے قریب نہ جانا

آگ صحابہؓ کے قریب نہیں جائے گی

آگ کی مجال نہیں کہ اصحاب رسول کی طرف آنکھ میلی کر کے دیکھ سکے

اجلے دل والوں کو آنکھ میلی کر کے آگ دیکھ ہی نہیں سکتی اس کی آنکھ نکال دی جائے گی

ارشاد ہوتا ہے کہ

لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَىٰ أَوْ رَأَىٰ مَنْ رَأَىٰ

آگ اس مسلمان کو چھو ہی نہیں سکتی، جس نے ایمان کی عینک لگا کر نبی ﷺ کو

دیکھا..... یا دل کو ایمان کی دولت سے مزین کر کے نبوت کی مجلس تربیت میں دن گزارے۔ اس

کے ہو گئے وارے نیارے۔

☆ ایمان کی عینک لگا کر نبی ﷺ کو دیکھا۔

☆ ایمان کی دولت سے مالا مال ہو کر نبی ﷺ کی مجلس کا لطف اٹھایا۔

☆ جمال ہم نشین کے مزے لئے۔

☆ برکات ہم نشین سے جھولیاں بھریں۔

☆ رَأَىٰ..... نبی ﷺ کو دیکھا۔

نبی کے چہرے کو دیکھا

نبی کے مکھڑے کو دیکھا

نبی کے رخساروں کو دیکھا

نبی کے اشاروں کو دیکھا

نبی کی پلکیں دیکھیں

نبی کی زلفیں دیکھیں  
 نبی کی سرگیں آنکھیں دیکھیں  
 نبی کے چہرہ انور کو جی بھر کے دیکھا  
 نبی کے چہرہ کو فجر میں دیکھا  
 نبی کے چہرہ کو ظہر میں دیکھا  
 نبی کے چہرہ کو عصر میں دیکھا  
 نبی کے چہرہ کو مغرب میں دیکھا  
 نبی کے چہرہ کو عشاء میں دیکھا  
 نبی کے چہرہ کو فجر میں دیکھا  
 نبی کا چہرہ ان کی آنکھوں میں  
 نبی کا چہرہ ان کے شعور میں  
 نبی کا چہرہ ان کے خلوت کدہ دل میں

..... سبحان اللہ .....

نبی کو دیکھا

بار بار دیکھا

ہزار بار دیکھا

..... بلکہ .....

سال بھر دیکھا

..... اور .....

عمر بھر دیکھا

جب بھی دیکھا

اک نیا سرور

نیا کیف

نیا وجد

نئی محبت

نیا مزا

نیا پیار

نیا انداز

نیا جلوہ

نئی دنیا

اس دیکھنے سے کیا ملا اور کیا ہوا؟

دیکھا آپ نے اس دیکھنے سے یہ ملا کہ

جہنم کی آگ ان کے قریب نہیں جائے گی جنہوں نے ایمان کی آنکھ سے نبی کو دیکھا

نبی کا چہرہ جس کی آنکھ میں بس گیا جہنم کی آگ اس کے قریب نہیں جاسکتی

..... سبحان اللہ .....

آنکھ مرکز بن گئی انوارات نبوت کی

ہائے کیا ہو گیا

آنکھ جسم کا حساس حصہ ہے

جدھر آنکھ جائے گی ادھر جسم جائے گا

صحابی کا جسم جنت کی طرف جائے گا

..... اور .....

جنت صحابی رسول کا استقبال کرے گی

نَزَلًا مِّنْ غَفْوَرٍ الرَّحِيمِ

چہرہ نبوت کی تاثیر:

یہ سب نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کی تاثیر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں کی کایا پلٹ گئی۔ دلوں میں انقلاب آ گیا۔

چہرہ نبوت مرکز انوارات الہیہ ہے، دن رات آپ کا چہرہ مبارک مطلع انوار الہی رہتا ہے۔ اس لئے دیکھنے والے براہ راست اس سے ایمان کے موتی حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے فرمایا گیا کہ

لَا تَمَسُّ النَّارُ مَنْ رَأَى

”جس نے مجھے دیکھا اسے جہنم کی آگ نہیں چھوس سکتی۔“

”صحابہ رضی اللہ عنہم تو پورا سال حضور ﷺ کے جمال جہاں آراء کو دیکھتے تھے اور آپ کی زیارت سے بہرہ ور ہوتے تھے اس لئے سونا بن گئے اور زر خالص بن گئے۔

اس گئے گزرے دور میں اگر کوئی شخص خواب میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کر لیتا ہے تو پھولا نہیں ساتا۔ دن بھر اس کا تذکرہ کرتا ہے احباب کو خوشی سے سناتا ہے کہ مجھے رات کو خواب میں زیارت ہوئی ہے۔ لوگ ایسے آدمی کو خوش بخت اور خوش نصیب سمجھتے ہیں۔ اس کی نیکی کے تذکرے ہوتے ہیں اور لوگ اسے دیکھنے آتے ہیں اور اس کی زیارت کرنے آتے ہیں۔

کیوں؟

اس لئے کہ اس کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی ہے بھلا دیکھئے تو سہی..... تمہیں ایک دفعہ خواب میں زیارت رسول ہو تو تم ولی اللہ بن گئے اور جن خوش نصیبوں کو خواب میں نہیں بیداری میں پورا دن رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی تھی اور پوری زندگی شب و روز رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرتے تھے اور آپ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے اور آپ کے چہرہ انور سے براہ راست تاثیر نبوت حاصل کرتے تھے۔ ان کا مقام اور مرتبہ کس قدر بلند اور ان کی شان کتنی اونچی اور وہ بخت کے کتنے بڑے سکندر ہوں گے۔

## آج کا مسئلہ:

آج کے دور میں آپ کو یہ مسئلہ بتایا جاتا ہے کہ جو شخص بیت اللہ شریف میں ایک نماز جماعت کے ساتھ وہاں کے امام کے پیچھے ادا کرتا ہے تو اس کو ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے اور اگر مسجد نبوی میں امام کے پیچھے ایک نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس کو پچاس ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے۔

اگر اس گئے گزرے دور میں مسجد نبوی کے امام کے پیچھے مسجد میں پچاس ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے تو بتائیے جو خوش نصیب اصحاب ہر روز نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے اور ان کی نمازوں کے امام حضور اکرم ﷺ ہوا کرتے تھے۔

ان کی نمازوں کا ثواب کس قدر عظیم ہوگا

ان کی نمازیں کس قدر اونچی ہوں گی

ان کی نمازوں کی خدا کے حضور کتنی قیمت ہوگی

اور وہ کس قدر نمازوں کی دولت سے مالا مال ہوں گے

ان کی نمازیں نسبت مصطفیٰ سے ملیں گی اور وہ کامیاب ہو جائیں گے

..... کیونکہ.....

ان کی نمازوں کا امام مصطفیٰ ﷺ ہوگا۔

ان کی نمازوں کا امام، امام الانبیاء ہوگا

..... سبحان اللہ.....

## جمال ہمنشینِ درمن اثر کرو:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو جمالِ ہمنشین نے اونچا کیا اور اس صحبت کا اثر ہوتا ہے نیکوں کی ہمنشینی اور ان کی صحبت سے انسان بنتے ہیں۔ ان میں پاکیزگی آتی ہے ان میں روحانی بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔

پھول اپنی تاثیر رکھتا ہے  
خوشبو اپنا اثر رکھتی ہے  
اور خوشبودار درخت اپنے اثرات رکھتا ہے  
..... اسی طرح.....

پیغمبر ﷺ کی صحبت کے اثرات بھی عجیب و غریب اثرات پیدا کرتی ہے اور نبوت کی خوشبو سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل و دماغ معطر ہو گئے۔ آپ ﷺ کی مجلس میں بیٹھنے والے اس قدر اونچے ہو گئے کہ بادشاہ بھی ان کے در یوزہ گر نظر آتے ہیں۔  
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے  
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

### شیخ سعدی کا عجیب استدلال:

دنیاے عرفان و محبت کے بادشاہ حضرت شیخ سعدی نے تاثیر اور صحبت کا اثر انداز ہونا ایک عجیب انداز سے بیان فرمایا ہے کہ

گلے خوشبوئے در حمام روزے  
رسید از دست محبوبے بدستم  
بد و گفتم کہ مشکی یا عبیری  
کہ از بوئے دل آویزے توستم  
بگفتا من گل نا چیز بودم  
ولیکن مدتے باگل نشستم  
جمال ہم نشین در من اثر کرد  
دگر نہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ایک دن ایک خوشبودار مٹی ایک دوست کے ہاں سے میرے ہاتھ میں آئی میں نے اس سے پوچھا کہ تو مشک ہے یا عنبر کہ دل آویز خوشبو سے مست ہو جاتا ہوں۔

مٹی نے کہا کہ میں تھی تو ناچیز مٹی مگر پھولوں کی خوشبو نے مجھے بھی خوشبودار کر دیا

ہے۔

اس ہم نشین کے اثر سے میں بھی خوشبودار ہو گئی۔ ورنہ میں وہی ناچیز مٹی ہوں جو

پہلے تھی۔

خطیب کہتا ہے!

اگر گلاب کا پھول اپنی خوشبو سے مٹی کو خوشبودار کر سکتا ہے تو مدینہ الرسول کا نبوت

کا پھول اپنے ماحول کو معطر نہیں کر سکتا؟

گلاب کے پھول نے مٹی کو معطر کر دیا

چنبیلی کے پھول نے گلشن کو معطر کر دیا

تو نبوت کے پھول نے صحابہ کو معطر کر دیا

نبوت کے پھول نے مکہ کو مکرمہ کر دیا

نبوت کے پھول نے مدینہ کو منورہ کر دیا

نبوت کے پھول نے ابو بکر کو صدیق کر دیا

نبوت کے پھول عمر کو فاروق کر دیا

نبوت کے پھول نے عثمان کو ذوالنورین کر دیا

نبوت کے پھول نے علی کو اسد اللہ الغالب کر دیا

نبوت کے پھول نے بلال کو مؤذن رسول کر دیا

نبوت کے پھول نے صحابہ کو رضی اللہ عنہم کر دیا

..... سبحان اللہ .....

دیکھی آپ نے تاثیرِ رخِ مصطفیٰ

اور ملاحظہ کیا آپ نے انواراتِ رخِ مصطفیٰ

اگر پھول اپنی خوشبو سے زمین کو معطر کر سکتا ہے

تو رسول بھی اپنی خوشبو سے ماحول کو معطر کر سکتا ہے

.....یہی وجہ ہے.....

آپ کی فیضِ صحبت سے معطر ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پوری دنیا میں پھیل گئے اور اپنی خوشبو سے پوری دنیا میں اسلام کی خوشبو پھیلا دی۔

### صحبتِ رسول کا صحابہ پر اثر:

وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝

”اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور ساتھ ہی تمہاری نظروں میں کفر و فسوق اور عصیان کو قابلِ نفرت بنا دیا ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ صحبتِ رسول نے اصحابِ رسول کو ان نوازشات سے معزز فرمایا۔“

- ☆ ایمان کو محبوب بنا دیا۔
- ☆ ایمان سے دوستی ہو گئی۔
- ☆ صحابہ رضی اللہ عنہم محبتِ ایمان ہو گئے۔
- ☆ اور ایمان صحابہ رضی اللہ عنہم کا محبوب ہو گیا۔
- ☆ ایمان صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلوں کی زینت بن گیا۔
- ☆ صحابہ رضی اللہ عنہم ایمان کے موتیوں سے مزین ہو گئے۔
- ☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان، ایمان کے موتیوں سے درخشندہ ہو گیا۔
- ☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان محفوظ ہو گیا۔
- ☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کو تین چیزوں کی ضلالت سے حفاظت کی گارنٹی مل گئی۔
- ☆ کفر، گناہ، نافرمانی کا صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں داخلہ ممنوع کر دیا گیا۔
- ☆ کفر صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس جا ہی نہیں سکتا۔

☆ گناہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں ڈیرہ جما ہی نہیں سکتا۔

☆ نافرمانی صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں داخل ہو ہی نہیں سکتی۔

أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ

”یہی لوگ سکہ بند ہدایت یافتہ ہیں“

کیوں؟

اس لئے..... رانی

انہوں نے مجھے ایمان کی عینک لگا کر جی بھر کر دیکھ لیا۔

اسی دیکھنے کا اثر ہے کہ

أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی ایسی نہیں ہے کہ اس کو نظر انداز کیا جائے۔

### درخت اونچا ہو گیا:

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

”یقیناً اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ان ایمان داروں سے جو درخت کے

نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔“

خطیب کہتا ہے!

درخت بے چارے کی کیا حقیقت ہے۔ یہ ایسا درخت ہے جسے بول کا درخت کہا

جاتا ہے یا کیکر کا درخت کہا گیا ہے۔

کوئی بادشاہ کیکر کا درخت اپنے گلشن میں نہیں لگاتا

کوئی لینڈ لارڈ یہ درخت اپنے باغ میں نہیں لگاتا

کوئی صنعت کار یہ درخت اپنے جنگل میں نہیں لگاتا

کوئی تاجر یہ درخت اپنے باغیچے میں نہیں لگاتا

کوئی عالم یہ درخت اپنے مکتب میں نہیں لگاتا

کوئی لیڈریہ درخت اپنے سخن میں نہیں لگاتا  
مگر قربان جاؤں اس درخت کی عظمت کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس درخت کو قرآن  
کے گلشن میں لگا دیا۔

اس درخت کو قرآن کے باغچے میں لگا دیا

اس درخت کو قرآن کے باغ میں لگا دیا

..... کیوں لگا گیا؟ .....

میرے رب اس درخت کی کیا تاثیر ہے

میرے رب اس درخت کی کیا عظمت ہے

..... ارشاد ہوتا ہے کہ .....

إِذْ يَبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

اس درخت نے میرے محبوب کی زیارت کی ہے

اس درخت نے میرے محبوب کے یاروں کی زیارت کی ہے

اس لئے یہ درخت اونچا ہو گیا

قرآن کے سینے میں لگ گیا

رَأْنِي أَوْ رَأْمُنْ رَأْنِي

یہ تو اور بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کا سکہ بیٹھ گیا کہ

جو رسول کو ایمان کی نظر سے دیکھے گا وہ بھی جنتی

جو اصحاب رسول کو ایمان و محبت کی نظر سے دیکھے گا وہ بھی جنتی

..... ثابت ہوا .....

درخت نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صحبت اختیار کی تو درخت اونچا ہو گیا

تابعین نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صحبت پائی تو تابعین اونچے ہو گئے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا:

اس بات پر بھی غور فرمائیے کہ جو شخص ایمان کی نظر سے چہرہ رسول کو دیکھے تو وہ جنتی ہو جائے گا۔

اگر رسول ﷺ محبت کی نظر سے کسی ایماندار کے چہرے کی طرف دیکھے تو اس خوش نصیب کا کیا مقام ہوگا۔

اللہ اللہ..... اسی نظر کی کیا اثر نے تو صحابہ کرام ﷺ کو زرخا لیس بنایا ہے۔ اس لئے ثابت ہو گیا کہ

صحابہ ﷺ نے حضور ﷺ کو دیکھا

اور حضور ﷺ نے صحابہ ﷺ کو دیکھا

صحابہ ﷺ کندن بن گئے

صحابہ ﷺ سونا بن گئے

أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ

حضرات گرامی! بڑی تفصیل سے آپ حضرات کے سامنے ترمذی شریف کی ایک حدیث کا مفہوم عرض کیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس کی عظمتوں اور لذتوں سے خوب خوب بہرہ ور ہوئے ہوں گے۔

دعا فرمائیے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم غریبوں کو ان مقدس، پاک باز شخصیات کے ساتھ اٹھائے تاکہ ہم ان کے پیچھے جنت میں جائیں۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۲۱

## حضور ﷺ صحابہ کی مجلس میں

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ..... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ..... وَاَصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ بِاَعْدٰوِہٖمُ وَالْعَشِیْرِ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنُکَ عَنْہُمْ۔ (پ ۱۵ سورہ کہف)

”اور جو لوگ صبح شام اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں۔ اس کی محبت میں سرشار اور اسی کی رضا کے خواہاں رہتے ہیں، تم انہی کی صحبت میں اپنے جی کو قانع کر لو اور اسی پر اپنے من کو جما لو اور ایسا نہ ہو کہ تمہاری آنکھیں ان سے پھر جائیں۔“

حضرات گرامی!

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ

وَاَصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ بِاَعْدٰوِہٖمُ وَالْعَشِیْرِ  
یُرِیْدُوْنَ وَجْہَہٗ

”اے محبوب! جہادِ بیخبر اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ صبح و شام

اللہ کو پکارتے ہیں۔“

وَاَصْبِرْ نَفْسَکَ۔

تمام دنیا کو حکم ہے کہ پیغمبر کی مجلس اختیار کیجئے۔

حضور ﷺ کی مجلس میں جائیئے۔

حضور ﷺ کی صحبت اختیار کیجئے۔

مگر سرور کائنات ﷺ کو ارشاد ہوتا ہے کہ آپ ان فقراء صحابہ کرام ﷺ کے

پاس تشریف رکھئے تاکہ

وہ آپ کے فیض صحبت سے اور بھی اونچے ہو جائیں

اور بھی سچے ہو جائیں

اور بھی زر خالص ہو جائیں

حضور ﷺ ان کی مجلس میں تشریف لے جائیں

.....یا.....

صحابہ ﷺ ان کی مجلس میں آئیں

فائدہ تو صحابہ ﷺ کو ہی ہوگا

قلوب تو انہی کے منور ہوں گے

آنکھیں تو انہی کی روشن ہوں گی

تزکیہ اور تطہیر تو انہی کی ہوگی

کیونکہ مرکز انوارات تو حضور اقدس ﷺ کی ذات گرامی ہے

محور تو وہی ہوں گے

لیکن خاص طور پر سرور عالم ﷺ کا صحابہ ﷺ کی مجلس میں تشریف

لے جانا یہ صحابہ ﷺ کے لئے اعزاز ہوگا۔

ان کو یہ تاریخی اعزاز نصیب ہوگا کہ حضور ﷺ ان کی مجلس میں

تشریف لے گئے۔ سبحان اللہ!

خطیب کہتا ہے!

صحابہ ﷺ اونچے ہو گئے

سماں بندھ گیا

حلقہ بندھ گیا

حضور ﷺ درمیان میں جلوہ افروز ہوں گے

صحابہ ﷺ حلقہ بنائے ارد گرد نبوت کے مزے لے رہے ہوں گے

کسی کی نظر محبوب کے چہرے پر ہوگی

کسی کی نظر محبوب کی پیشانی پر ہوگی

کسی کی نظر محبوب کی زلفوں پر ہوگی

کسی کی نظر محبوب کی پلکوں پر ہوگی

کسی کی نظر محبوب کے رخساروں پر ہوگی

کسی کی نظر محبوب کے ہونٹوں پر ہوگی

ہر کوئی اپنی بساط کے مطابق

اپنے انداز کے مطابق

اپنے ظرف کے مطابق

انوارات نبوت اُٹ رہا ہوگا

نبوت کی خوشبو سے دل و ایمان کو معطر کر رہا ہوگا

اپنا اپنا دامن جیب و دامن بھر رہا ہوگا

..... سبحان اللہ.....

یوں کہتے

درس نبوی کا نیا انداز

درس نبوی کا نیا طریقہ

درس نبوی کا انوکھا طرز

اب تعلیم..... کاغذ کے ذریعے نہیں ہوگی  
 اب تعلیم..... کتاب کے ذریعے نہیں ہوگی  
 اب تعلیم..... کتابت کے ذریعے نہیں ہوگی  
 اب تعلیم..... چہرہ نبوت کے ذریعے ہوگی

نبی کے چہرے کو پڑھو  
 نبی کی پیشانی کو پڑھو  
 نبی کے رُخساروں کو پڑھو  
 نبی کی پلکوں کو پڑھو  
 نبی کی آنکھوں کو پڑھو  
 نبی کے اشاروں کو پڑھو  
 نبی کے چہرہ اقدس کی تحریروں کو پڑھو

کیونکہ؟

خَلَقَهُ الْقُرْآنُ

نبی کا چہرہ تفسیر قرآن ہے  
 نبی کا چہرہ تحریر قرآن ہے  
 نبی کا چہرہ تطہیر قلب کرے گا  
 نبی کا چہرہ تزکیہ نفس کرے گا

یہی ہے وہ فلسفہ جس سے پیغمبر کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھ کر موتی لٹانے کا حکم دیا گیا

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ

جمادیتجئے

روکے رکھئے

تشریف رکھئے

بہ نفس نفیس

مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ

جو صرف اور صرف یا اللہ مدد کہتے ہیں

جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں

جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں

جن کا حاجت روا صرف اللہ ہے

جن کا داتا صرف اللہ ہے

جن کا مشکل کشا صرف اللہ ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اور بھی ہزاروں صفات ہیں مگر یہاں صرف اللہ تعالیٰ کی پکار کا خاص طور پر ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پکار تمام صفات سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ یہ بنیاد ہے تمام صفات کی اگر اس میں شان اونچی ہے تو سب میں شان اونچی ہوگی کیونکہ انسان کی تخلیق کا مقصد ہی یہی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَهُ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ إِنَّ  
الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَتَخَفُوا  
وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ  
فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُو مِنْ دُونِهِ الْهَاءُ لَقَدْ  
قُلْنَا إِذَا شَطَطًا ۝

قرآن کی تیس پارے اس کی شہادت دیتے ہیں کہ پکار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیے اور اسی کی ذات کو پکارنا چاہیے اس کے سوا نہ کوئی پکاریں سنتا ہے اور نہ ہی کسی کو پکارنا چاہئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ ادا اور یہ صفت اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند تھی کہ اللہ تعالیٰ نے

انہیں اسی صفت اور ادا سے یاد فرمایا ہے کہ.....

رِدْعُونَ رَبِّهِمْ

پکار خدا کی

.....اور.....

یاری مصطفی ﷺ کی

یہی ہے دین کا سرمایہ

.....اور.....

کٹ گئے نہ مصطفی ﷺ کو چھوڑا

دو آنکھیں.....دونور

خدا.....رسول ﷺ

مجھے کہنے دیجئے کہ.....

پوری دنیا نے دین کتابوں سے پڑھا

.....اور.....

صحابہ ﷺ نے دین رُخِ مصطفی ﷺ کی تحریروں سے پڑھا

نہ ان جیسا کوئی طالب علم ہو گا

نہ رُخِ مصطفی ﷺ جیسی کوئی کتاب ہو گی

رُخِ مصطفی ﷺ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ

نہ کسی کی بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

صحابہؓ نے رُخِ مصطفی ﷺ سے اپنے چہرے سنوارے:

نبی ﷺ اگر صحابہ ﷺ میں صرف بیٹھے رہیں تو اس کا ایک مستقل اثر ہوگا۔

صحبت کی تاثیر پوری دنیا میں مانی گئی ہے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی صحبت کی تاثیر کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

صحبتِ صالح ترا صالح کند  
 صحبتِ طالح ترا طالح کند  
 ”نیکیوں کی صحبت آپ کو نیک کر دے گی، اور بروں کی صحبت تمہیں بُرا  
 کر دے گی۔“

گر تو سنگِ خارہ مر مر شوی  
 گر بصاحبِ دل رسی گوہر شوی  
 ”اگر تو سخت پتھر ہے جو سنگ مرمر ہو جائے گا، اگر تو کسی دل والے  
 بزرگ ولی اللہ کے پاس بیٹھے گا تو موتی اور ہیرا ہو جائے گا۔“  
 چنگیاں دے لڑ لکیاں مری جھولی پھل پئے  
 ”اچھوں کی سنگت سے میری جھولی پھولوں سے بھر گئی۔“  
 حقیقت میں وہی سرمایہ عمر گرامی ہے  
 جو لمحاتِ حسین ہم ان کی محفل میں گزار آئے

### وِدْوَدٌ وَجْهَةٌ:

صحابہ رضی اللہ عنہم کے اخلاص پر اللہ تعالیٰ نے اس طرح مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے کہ  
 وہ صرف اور صرف رضائے الہی چاہتے ہیں۔

ان کی پوری زندگی کی جدوجہد اور قربانیوں کا خلاصہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی  
 رضا اور خوشنودی کا حصول ہے۔

یہ سند انہیں کسی ملاں اور پیر اور مجتہد نے نہیں دی..... بلکہ رضائے الہی کی یہ  
 سند انہیں خود اس ذات والا تبار نے دی ہے جو دلوں کے بھید جانتا ہے اور دلوں کی دھڑکنوں کو سنتا  
 ہے۔ سبحان اللہ

خطیب کہتا ہے!

صحابہ رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں گئے..... کیوں؟

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

صحابہ رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُحد میں گئے..... کیوں؟

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

صحابہ رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں گئے..... کیوں؟

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

صحابہ رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوک میں گئے..... کیوں؟

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اخلاص ہی اخلاص تھے..... اس لئے

اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت کا وعدہ دے دیا۔

كُلًّا وَعَدَّ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۝

## تمام صحابہ جنت میں جائیں گے:

أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ

أُولَئِكَ هُمُ الْمَفْلُحُونَ

أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ

أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا

أُولَئِكَ هُمُ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ

عینیہ بن حصن جو قبیلہ مزرکا سردار تھا۔ اسلام لانے سے پہلے ایک دفعہ بارگاہ

رسالت میں حاضر ہوا وہاں سلمان فارسی، ابوذر اور دیگر فقراء صحابہؓ نعمت دیدار حبیب سے لطف

اندوز ہو رہے تھے۔ گرمی کا موسم تھا۔ پسینے کی بواونی جبوں سے اٹھ رہی تھی۔

عینیہ کہنے لگا کیا یہ بدبو آپ کو تنگ نہیں کرتی۔ ہم قبیلہ مزرکا سردار ہیں۔ اگر ہم

آپ کا دین قبول کر لیں تو سب لوگ آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ ہمارا آپ کے پاس آنے کو تو

جی چاہتا ہے لیکن جب آتے ہیں تو غلیظ اور بدبودار کپڑوں والے آپ کے ارد گرد حلقہ بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ انہیں یہاں سے اٹھادیں۔ ہم آپ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہیں۔ یا ان کے لئے کسی الگ مجلس کا انتظام کریں تاکہ ان کی بدبو ہمارے دماغوں کو پریشان نہ کرے۔

اس پر فوراً جبرائیل امین علیہ السلام فرمان الہی لے کر نازل ہوتے ہیں کہ

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ

اللہ تعالیٰ کو ان مغرور اور متکبر لوگوں کی ہم نشینی پسند نہیں ہے۔ آپ ان لوگوں کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صحبت ترک نہ کریں جن کی زندگی کا مقصد وحید صرف اپنے رب کی رضا جوئی ہے جو صبح و شام بلکہ ہر لمحہ اس کی یاد اور اس کی محبت میں محو رہتے ہیں۔

وہ تیری نگاہ کرم کے پیاسے ہیں

وہ تیری نظر محبت کے بھوکے ہیں

جب تو ان کو ایک مرتبہ شفقت و محبت بھر انداز سے دیکھ لیتا ہے تو یہ سب رنج و غم

بھول جاتے ہیں۔

اے محبوب! ایسا نہ ہو کہ تیری نگاہ کرم ان سے پھر جائے۔ ان سے یہ صدمہ

برداشت نہیں ہوگا۔ اس لئے

لَا تَعُدُّ عَيْنَكَ عَنْهُمْ

اس جملہ سے دل نوازی اور دلیر بانی کے جو انداز سکھائے جا رہے ہیں ان کی

کشش کسی درد کے مارے سے پوچھو۔ وہ تمہیں بتائے گا کہ اس کی ساری خوشیاں اس کی نگاہ کرم کے ایک گوشہ میں سمٹ کر آگئی ہیں۔

اسی ایک سہارے پر وہ ہجر کے صدمے اور جدائی کی طویل گھڑیاں خوشی خوشی گزار

دیتے ہیں۔

اے دیدار محبت کے بیمارو!

تمہیں مبارک ہو نگاہ حبیب سے تم محروم نہیں ہو گے

خطیب کہتا ہے

لَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ

صحابہ رضی اللہ عنہم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظریں نہ پھیریں

یہ نظر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب مصطفیٰ سے نہ پھریں

☆ کیا عجیب عالم ہوگا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تشریف فرما ہوں گے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر نظریں جمائے اپنی اپنی بساط کے مطابق انوار نبوت سے دامن بھر رہے ہوں گے۔

☆ اور کیا عالم ہوگا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نظر نبوت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں کو دیکھ رہے ہوں گے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نبوت کے ابر کرم کی بارش ہو رہی ہوگی۔

نظر کی تاثیر ہمیشہ خطیب اور شاعر کا موضوع رہی ہے مثلاً علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے

کہا ہے کہ

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی

سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزند

سنا آپ نے

نظر نبوت ہی تھی..... جس نے اسماعیل رضی اللہ عنہ کے لئے عشق کا اس قدر عظیم

امتحان آسان کر دیا۔

نظر نبوت ہی تھی..... جس نے اسماعیل رضی اللہ عنہ کو گلے پر چھری پھرانے کے

لئے آمادہ کر دیا۔

نظر نبوت ہی تھی..... جس نے ابی محذورہ کو اذان کی نقلیں اتارتے وقت

دامن رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑ دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لارہے تھے۔ راستہ میں پڑاؤ ڈالا گیا۔

نماز کا وقت آیا تو اذان کہی گئی۔ بچے جو قریب ہی اذان سن رہے تھے۔ بچوں کی عادت کے مطابق

انہوں نے اذان کی نقلیں اتارنا شروع کر دیں۔

ایک بچہ جس کا نام ابو محذورہ رضی اللہ عنہ تھا وہ نقلیں اتارنے میں پیش پیش تھا۔ سرکارِ دو عالم نے فرمایا کہ

اسے پکڑ کر ہمارے پاس لایا جائے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پکڑ کر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی محذورہ سے فرمایا کہ جیسا پہلے کہتے تھے ویسے ہی اب بھی کہو۔

پہلی دفعہ اس نے اللہ اکبر آہستہ سے کہا۔

دوبارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زور سے کہلوا دیا۔

اسی طرح پہلی مرتبہ اس نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ آہستہ کہا..... اور

دوسری مرتبہ اس نے یہ کلمات زور سے کہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر کے بال پکڑ لئے اور زور دے کر فرمایا کہ کہو

اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

پہلی مرتبہ آہستہ سے کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں پر زور دیا تو اس نے بلند آواز

سے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

لوگ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی محذورہ کے بال پکڑ لئے۔

خطیب کہتا ہے کہ

سوچ لگا دیا

لوگ کہتے ہیں کہ سر کے بالوں پر ہاتھ رکھ دیا

خطیب کہتا ہے کہ

پلگ لگا دیا

نظریں ابی محذورہ کی نظروں میں جمادیں

بس پھر کیا تھا

سچ لگ گیا  
 پلگ لگ گیا  
 کنکشن لگ گیا  
 اور نظروں سے نظریں مل گئیں  
 ابی محذورہ کا کام ہو گیا  
 نظر مصطفیٰ ﷺ نے ابی محذورہ کا کام تمام کر دیا..... اور کہا  
 اب جائیے جہاں جانا ہے  
 ابی محذورہ نے جواب دیا کہ اب کہاں جاؤں؟  
 آپ ﷺ نے جانے کے قابل ہی نہیں چھوڑا  
 اب جانا نہیں جان حاضر ہے  
 خدا کی قسم نہ اٹھ سکے گا قیامت تک  
 جسے تو نے اپنا بنا کے چھوڑ دیا  
 وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ  
 دیکھا آپ نے  
 نظر نبوت کا معرکہ  
 نظر نبوت کی تاثیر  
 نقال کو فعال بنا دیا  
 اس کے قلب و جگر میں توحید و سنت کے نقشے جمادیے  
 وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ  
 ان کے پاس بیٹھنا آپ کا کام  
 اور کامل اور اکمل بنانا میرا کام

## ابوبکرؓ و عمرؓ پر نظر نبوت:

سرکارِ دو عالم ﷺ جب اپنے کا شانہ مبارک سے نماز پڑھانے کے لئے مسجد نبوی میں تشریف لاتے تھے تو آپ کی تشریف آوری سے پہلے تمام صحابہ کرام ﷺ صفیں باندھ کر دوزانو بیٹھے ہوا کرتے تھے۔

حضور ﷺ جب مسجد میں حجرہ مبارکہ سے تشریف لاتے تو صحابہ کرام ﷺ پاس ادب سے آنکھیں اٹھا کر آپ ﷺ کی طرف نہیں دیکھ سکتے تھے بلکہ نظریں جکھائے ادب سے بیٹھے رہتے تھے، مگر اگلی صف کے دو آدمی اس بات سے مستثنیٰ تھے۔

لَمْ يَرْفَعْ أَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَأَنَّا يَتَّبَعَانِ إِلَيْهِ وَ  
يَتَّبَعُهُمَا - (مشکوٰۃ)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تھے تو سوائے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے کوئی شخص بھی سراونچا نہیں کر سکتا تھا یہ دونوں حضرات آپ کو دیکھ کر مسکراتے تھے اور حضور ﷺ ان کو دیکھ کر مسکراتے تھے۔“

خطیب پوچھتا ہے!

☆ رسول اللہ ﷺ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر کیوں مسکرائے؟

☆ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کیوں مسکرائے؟

☆ گمران دونوں نے حضور ﷺ سے کوئی بات کی مگر تینوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

☆ نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے کوئی بات کی، مگر تینوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

اگر مجھ سے پوچھیے تو اگرچہ زبانیں نہیں بولیں۔  
مگر

آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہو گئے

ہم تمہارے تم ہمارے ہو گئے  
 مرے لبوں کا تبسم تو سب نے دیکھ لیا  
 جو دل پہ بیت رہی ہے وہ کوئی کیا جانے  
 آنکھ بن جاتی ہے دل کی ترجمان  
 جب زبان میں تاب گویائی نہ ہو  
 سُکتی ہے نگاہوں سے برستی ہے اداؤں سے  
 محبت کون کہتا ہے کہ پہچانی نہیں جاتی

### یہی بات ایک دوسرے انداز سے:

ارشاد ہوتا ہے کہ  
 وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ  
 وَجْهَهُ۔ (پ ۷ سورہ انعام رکوع ۱۱)  
 ”اور مت دور کر ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام  
 چاہتے ہیں اس کی رضا۔“

مکہ کے سرداروں کو غریب صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنا پسند نہیں  
 تھا وہ حیلوں بہانوں سے اس سرمایہ نبوت کو مجلس نبوی سے علیحدہ کرنا چاہتے تھے، عقبہ، شیبہ، ابن  
 ربیعہ اس میں پیش پیش تھے۔

کبھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے لباس پر اعتراض کرتے  
 کبھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی غربت و افلاس پر انگلیاں اٹھاتے  
 اور کبھی ان کے برابر بیٹھنے کو اپنی توہین سمجھتے  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار اس بات کے لئے امادہ کرتے کہ ہم آپ کی بات سننے کو تیار  
 ہیں مگر ان غریب صحابہ رضی اللہ عنہم کو آپ اپنی مجلس سے اٹھا دیجئے۔

یہ ہمارے منصب اور مقام سے فروتر ہیں

ہم ان کے برابر نہیں بیٹھ سکتے  
 اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم الشان آرڈر آیا کہ میرے محبوب! آپ اپنی مجلس سے  
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جدا نہ کریں..... الگ نہ کریں  
 یہ کفار ایمان لاتے ہیں تو لائیں اور اگر ایمان نہیں لاتے تو نہ لائیں  
 مگر آپ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی مجلس سے دور نہ اٹھائیں  
 آپ انہیں اپنی مجلس کا سرمایہ سمجھ کر  
 انہیں عظمتوں سے مالا مال کر دیں  
 پہلی آیت کریمہ میں حکم تھا  
 وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ  
 ان کے ساتھ تشریف رکھیں  
 دوسری آیت میں حکم ہے  
 وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ  
 انہیں اپنی مجلس سے الگ نہ کریں، دور نہ کریں  
 ..... سبحان اللہ.....

کیا شان ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی  
 اور کیا عظمتیں ہیں جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی  
 پوری دنیا کو حکم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھیں  
 اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مجلس نشینی فرمائیں  
 تمام طلباء کو چھٹی کی جاتی ہے  
 لیکن درس گاہ نبوی کی چھٹی بند  
 فرمایا انہیں اپنے ہاسٹل میں رکھیں  
 تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر نظر رہیں

اور تربیت مصطفیٰ سے تزکیہ اور تطہیر کے انتہائی مقام تک پہنچیں

..... سبحان اللہ.....

## ایک نابینا صحابیؓ بازی لے گیا:

قرآن مجید میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ آفتاب عالم تاب کی طرح ہمیشہ چمکتا رہے گا۔

آپ رضی اللہ عنہ نابینا صحابی تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس عظیم الشان طبقہ سے تعلق رکھتے تھے جن کا فقر اور افلاس مشہور زمانہ تھا۔ آنکھوں سے نابینا تھے، مگر دل کے بیٹا تھے۔ کفار مکہ آپ سے بہت کڑھتے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں دیکھ کر جل جل جاتے تھے۔

وہی مغرور قریشی اور خدا اور رسول کے حقیقی دشمن ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں بیٹھے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اسلام کی حقانیت کا درس دے رہے تھے۔ اچانک عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ آگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی کسی آیت کا مفہوم دریافت کیا۔ آپ کو معلوم نہیں تھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں کفار قریش بیٹھے ہوئے ہیں۔

آپ کا اس وقت یہ مسئلہ پوچھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گزارا، کیونکہ یہ تو اپنے تھے اور دوسرے وقت بھی مسئلہ دریافت کر سکتے تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت عبداللہ ابن مکتوم کا یہ سوال ناگوار گزارا اور ناگواری کے یہ آثار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر بھی نمایاں ہو گئے۔

خداوند قدوس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر آثارِ ناراضگی دیکھ کر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی رنجیدگی دیکھ کر جبرائیل امین علیہ السلام کو نازل فرمایا اور مجلس برخاست ہونے پر جانے لگے تو آثارِ جوی نمودار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا گیا کہ

عَمَسَ وَتَوَلَّى ۝ اِنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی ۝

”پیشانی پر بل ڈالا اور منہ پھیر لیا۔ اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا

آیا۔“

وَمَا يَذُرُّكَ لَعَلَّهٗ يَرْسُلُ ۝ (پ ۳۰ سورہ عبس)

”آپ کو کیا خبر کہ وہ سنور ہی جاتا یا نصیحت قبول کرتا۔“

حضرات محترم! حضرت عبداللہ ابن مکتوم ؓ کے سلسلے میں قریش کے سرداروں نے تکبر اور غرور کیا اور حضور ﷺ نے ان کے اس وقت سوال کرنے کو مناسب خیال نہ فرمایا تو فوراً اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم ؓ کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ان کی عظمت اور رفعت کا تمام عالم میں ڈنکا بجا دیا۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پوری دنیا کو نبوت کی صحبت اور مجلس سے ہٹایا جاسکتا ہے، مگر صحابی رسول کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی مجلس سے نہیں ہٹایا جاسکتا۔ یہی قرآن میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ

وَلَا تَطْرُقُ دِلَّالِذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ

”مت دور کیجئے ان لوگوں کو جو اپنے رب کو پکارتے ہیں۔“

حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم ؓ کو اس وحی الہی کے نزول کے بعد یہ شرف اور اعزاز ملا کہ آپ جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ

مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِي فِيهِ رَبِّي -

”خوش آمدید اے وہ شخص جس کے بارے میں میرے رب نے مجھے

عتاب فرمایا۔“

پھر پوچھتے کہ

هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ

”کوئی کام ہے تو بتاؤ“

عبداللہ بن ام مکتومؓ کو تین انعام:

سرکارِ دو عالم ﷺ مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو مدینہ منورہ میں اپنا کسی کو نائب مقرر فرما جاتے۔ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم ؓ کو یہ شرف دومرتبہ حاصل ہوا کہ آپ

ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ کی نیابت سپرد کی۔

اس نابینے پر دنیا جہان کے بیٹے قریبان جنہیں پیغمبر ﷺ نے اپنی نیابت کا اعزاز بخشا اور ساتھ ہی تیسرا انعام حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نیابت کا اعزاز بخشا گیا کہ ان کی عدم موجودگی میں اذان دینے کا فریضہ بھی ان کے سپرد ہوا۔

ذالك فضل الله يوتيه من يشاء

حضرات گرامی! نہایت تفصیل سے آپ حضرات کے سامنے عظمت اصحاب رسول کے اس پہلو کو بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام سرکارِ دو عالم ﷺ کی صحبت اور ہم نشینی ضروری قرار دی گئی۔

سرکارِ کو حکم ہوا کہ ان کو اپنی صحبت سے محروم نہ فرمایا جائے، جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو پسند نہیں کرتے وہ جہنم میں جائیں۔ حضور ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں تفریق نہیں ہو سکتی۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے قلب و جگر میں اصحاب رسول کی محبت و عقیدت کی مٹھاس بھر گئی ہوگی اور آپ کا دل ان کی حلاوت روحانی سے سرشار ہو گیا ہوگا۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر نمبر ۲۲

## حضور ﷺ اور صدیق کا بچپن سے یارانہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ - أَمَا بَعْدُ! أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ..... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... قَالَ عَمْرَ ابْنِ  
خَطَّابٍ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ -

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے رفیق تھے“

حضرات گرامی!

آپ حیران ہوں گے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ساتھ اعلانِ نبوت کے بعد نہیں بلکہ اعلانِ نبوت سے بہت پہلے وابستہ ہو گئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ابھی تک نبوت کا اعلان بھی نہیں فرمایا تھا اور جبرائیل امین علیہ السلام ابھی تک وحی لے کر بھی تشریف نہیں لائے تھے کہ انہی دنوں میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی دوستی ہو گئی تھی۔

## حسن اتفاق یا خدائی فیصلہ:

نہیں معلوم کہ یہ حسن اتفاق تھا یا خدائی فیصلہ تھا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک ہی محلے میں رہائش پذیر تھے۔ ایک ہی محلے کے مکین تھے۔ ایک ہی محلے میں رہائش تھی اور ہر روز ملنا جلنا، ایک دوسرے کے گھر آنا جانا اور لین دین جاری رہتا تھا۔ باہمی محبت و اعتماد کا سلسلہ مضبوطی سے استوار تھا۔

## دونوں تاجرز:

حضور اکرم ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں تجارت کرتے تھے۔ تجارتی امور میں دونوں کی ایک دوسرے سے دلچسپی تھی۔ اس طرح تجارت میں حسن کردار کی بنیاد آپ نے نہ

صرف مکہ مکرمہ بلکہ عالمی منڈی میں دونوں بزرگوں نے ڈالی۔ اور دونوں کی تجارت میں دیانت و امانت، شرافت و نجات کا پورے حجاز میں شہرہ تھا۔

آپ ﷺ کی اسی دیانت و امانت سے متاثر ہو کر سیدہ طاہرہ خدیجہ الکبریٰ نے اپنی تجارت کی ذمہ داری سرکارِ دو عالم ﷺ کے سپرد کر دی تھی۔ جس کی وجہ سے اس سال انہیں بے حد منافع ہوا۔

### صدیق اکبرؓ نے خواب دیکھا بحیراراہب نے تعبیر دی:

حضرت ابوبکر صدیقؓ تجارت کی غرض سے کئی مرتبہ ملک شام تشریف لے گئے اور تجارتی قافلوں کے ہمراہ نہایت کامیابی سے واپس تشریف لائے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا جس کی تعبیر کے لئے آپ بے حد بے چین رہتے تھے۔

بحیراراہب جو ملک شام کو جاتے ہوئے راستے میں قیام پذیر تھا۔ ابوبکر صدیقؓ نے اس سے اپنے خواب کی تعبیر دریافت فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خواب کا تذکرہ سیرت حلبیہ میں اس طرح کیا گیا ہے کہ

رَأَى الْقَمَرَ نَزَلَ إِلَى مَكَّةَ فَدَخَلَ فِي كُلِّ بَيْتٍ مِنْهُ شُعْبَةٌ ثُمَّ  
كَانَ جَمِيعَةً فِي حَجْرَةٍ فَقَصَّهَا عَلَى بَعْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَعَبَّرَهَا لَهُ  
بِأَنَّهُ يَتَّبِعُ النَّبِيَّ الْمُنْتَظَرَ الَّذِي قَدْ ظَلَمَ زَمَانَهُ وَأَنَّهُ يَكُونُ  
أَسْعَدَ النَّاسِ إِلَيْهِ۔

(سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۳۱۰، ثانی اثینین، سید احمد شاہ بخاری)

”حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خواب میں دیکھا کہ چاند مکہ شریف میں اتر آیا ہے اور ہر ایک گھر میں ایک ایک ٹکڑا پہنچ گیا ہے۔ پھر چاند کے تمام ٹکڑے اکٹھے ہو کر ابوبکرؓ کی گود میں آگئے ہیں۔ آپ نے اپنا یہ خواب اہل کتاب میں سے بعض علماء کے سامنے پیش کیا تو اس نے

تعبیر میں کہا کہ تو اس نبی کی تابعداری کرے گا جس کا انتظار زمانہ کو ہے اور اس کے ظہور کا زمانہ بہت قریب آچکا ہے اور تو اس نبی سے سب لوگوں کی نسبت زیادہ نفع پائے گا۔“

صاحب سیرت حلبیہ علی بن برہان الدین حلبی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس شخص کے سامنے یہ خواب بیان کر کے تعبیر پوچھی تھی وہ بچیرا راہب تھا۔ خطیب کہتا ہے!

☆ صدیق کو اعلانِ نبوت سے پہلے ہی بشارتوں سے نوازا گیا۔

☆ حضور ﷺ کی تصدیق کیلئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دل کی دنیا ہموار کی گئی۔

☆ چاند جھولی میں اتر آیا۔

☆ تمام کلمے جمع ہو کر جھولی میں آگرے۔

☆ اعلانِ نبوت سے پہلے تو خواب ہی خواب تھا..... لیکن

☆ اعلانِ نبوت کے بعد تو یہ خواب حقیقت بن گیا۔

### غارِ ثور میں یہ خواب حقیقت بن گیا:

کون نہیں جانتا کہ غارِ ثور میں جب سرکارِ دو عالم ﷺ نے آرام فرمانا چاہا تو

گود صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تھی

اور سرِ مصطفیٰ کریم ﷺ کا تھا

ذالك فضل الله يوتيه من يشاء

صدیق کی گود انوارِ نبوت کا مرکز بن گئی

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ سے قلبی محبت تھی

اور اس کی جھلکیاں نظر آتی رہتی تھیں۔

کبھی بیداری میں اور کبھی خواب میں..... سبحان اللہ!

## حضور ﷺ اور صدیق اکبرؓ کی کمیٹی کے رکن:

تاریخ میں حلف الفضول کا تذکرہ جلی عنوان سے موجود ہے۔ عرب جنگ جو تھے اور بات بات پر لڑتے رہتے تھے۔ حرب فجار جو سا لہا سال عربوں میں جاری رہی۔ آخر چند شرفاء نے اس جنگ کو ختم کرنے کیلئے ایک انجمن بنائی جس کے ذمے اس جنگ کو ختم کرانا تھا۔ اس انجمن کے امیروں میں سرکارِ دو عالم ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ سرفہرست تھے اور دونوں کی خواہش تھی کہ اس جنگ کو بھرپور جدوجہد کے ذریعے ختم کرایا جائے۔

اس انجمن نے بہت تاریخی کارنامہ انجام دیا جس کی وجہ سے عربوں میں جنگ بندی ہوگئی۔ سرکارِ دو عالم ﷺ اس انجمن کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر اب بھی ایسی انجمن بنائی جائے تو میں اس میں ضرور شرکت کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ اور صدیق اکبرؓ اس انجمن کے اکٹھے ممبر تھے۔ یہ آپ کی مشترکہ سوچ کی جھلک ہے جو نظر آ رہی ہے۔

## شادی کا جوڑا صدیق اکبرؓ نے دیا:

سیدہ خدیجہ طاہرہؓ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی شادی ہوئی تو آپ نے اس روز جو لباس زیب تن فرمایا وہ صدیق اکبرؓ نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تھا۔ یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

## غیر اللہ کو کبھی سجدہ نہیں کیا:

مشرکین مکہ غیر اللہ سے مانگنا

غیر اللہ سے فریاد کرنا

اور غیر اللہ کے سامنے جھکنا

اپنا فریضہ منصبی سمجھتے تھے۔ انہیں غیر اللہ کی پکار اور غیر اللہ سے فریاد کے بغیر مزہ ہی

نہیں اتا تھا، مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فطرتاً توحید پرست پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے کبھی اپنی ابتدائی زندگی میں بھی غیر اللہ کو سجدہ نہیں کیا تھا، چنانچہ آپ کے متعلق آتا ہے کہ

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يُسْجُدْ لِصَنَمٍ قَطُّ

”ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کبھی بت کو سجدہ نہیں کیا۔“ (سیرت حلیہ)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے محبوب کو اعلان نبوت سے پہلے ہی نبی سمجھتے تھے:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے اس قدر قریب تھے کہ آپ حضور کی عادات و اطوار سے سمجھ گئے تھے کہ میرے محبوب وہی نبی ہیں جن کا پہلی کتابوں میں ذکر آتا ہے اور جن کی آمد آمد ہے اور جن کا ظہور ہونے والا ہے، چنانچہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلان نبوت سے قبل ہی اللہ کا سچا نبی اور رسول سمجھتے تھے، چنانچہ سیرت حلیہ میں آتا ہے کہ

أَخْرَجَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَمِنُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ النُّبُوءَةِ أَيَّ عِلْمِهِ أَنَّهُ النَّبِيُّ  
الْمُنْتَظَرُ۔ (سیرت حلیہ)

”ابو نعیم نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ

نبوت سے پہلے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔ مراد یہ ہے کہ وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی منتظر سمجھتے تھے۔“

خطیب کہتا ہے!

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ اہل علم نے اس پر تحقیق و ریسرچ کی۔ ہمارے زمانے کے جید عالم دین امام اہلسنت حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری جو ہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی علمی تحقیق کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نبوت سے پہلے ایمان لانے پر

تعجب نہیں کرنا چاہئے۔ شامی راہب، بحر یا نامی اور ملک یمن کے ازدی

عالم کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونے والا پیغمبر اور نبی سمجھتے تھے۔“

اربابِ تاریخ سب سے پہلے ایمان لانے پر طویل گفتگو کرتے ہیں اور مختلف روایات کو ایک خاص دستور کے مطابق تطبیق دینے کی سعی مشکور کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

لیکن جب ابو نعیم صاحبِ حلیۃ الاولیاء کی روایت بالا کو صحیح تسلیم کر لیا جائے اور صحیح تسلیم نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے تو بلا اختلاف سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ٹھہرتے ہیں، کیونکہ جن بزرگوں کی اولیات کی روایات آتی ہیں وہ چار بزرگ ہیں:

- ۱۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
- ۲۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
- ۳۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
- ۴۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

اور یہ سب روایات دعوائے نبوت اور اظہار رسالت کے بعد کی ہیں، لیکن ان چاروں بزرگوں میں سے صرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک ایسی ہستی ہیں جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوائے نبوت سے پہلے ایمان لانے کی روایات آتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کانوں میں دعوائے نبوت پہنچتا ہے تو آپ نے کوئی انکار نہیں کیا، بلکہ تردید بھی نہیں فرمایا۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ

مَا كَلَّمْتُ أَحَدًا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا أَبِي عَلِيٍّ وَرَأَيْتُنِي فِي الْكَلَامِ  
إِلَّا ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ فَإِنِّي لَمُ أَكَلِمُهُ فِي شَيْءٍ إِلَّا قَبْلَهُ وَاسْتَقَامَ عَلَيْهِ  
(سیرتِ حلیۃ ج ۱)

”میں نے اسلام کے بارے میں جس سے بھی گفتگو کی اس نے سوال وجواب کیا مگر ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیونکہ میں نے اس سے جو بات بھی قائم کی ہے اس نے قبول کر لی ہے اور اس بات پر مضبوطی سے قائم رہا ہے۔“

### صدیق اکبرؓ بازی لے گیا:

- ☆ اعلانِ نبوت سے پہلے ہی حضور ﷺ کا یار۔
- ☆ اعلانِ نبوت سے پہلے ہی حضور ﷺ کا فدائی۔
- ☆ اعلانِ نبوت سے پہلے ہی حضور ﷺ پر مال لٹانے والا۔
- ☆ اعلانِ نبوت سے پہلے ہی حضور ﷺ پر جان فدا کرنے والا۔
- ☆ اعلانِ نبوت سے پہلے ہی حضور ﷺ کی نبوت کا شیدائی۔
- ☆ اعلانِ نبوت سے پہلے ہی حضور ﷺ کے انوارات کا معترف۔
- ☆ اس دن کے انتظار..... میں کہ
- ☆ جوں ہی حضور ﷺ نبوت کا اعلان فرمادیں۔

میں غلامی کا اعلان کر دوں۔

دما دم مست قلندر  
ابوبکرؓ کا پہلا نمبر

حضرات گرامی! آپ کے سامنے چند جھلکیاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی پیش کی گئی

ہیں جن سے آپ کی زندگی کا سراپا عشقِ مصطفوی سے لبریز نظر آتا ہے۔

اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی سرکار دو

عالم ﷺ کی رفاقت و صداقت کے لئے کیا تھا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہا

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ